وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

رہنمائے حُجّاج

فضائل و مسائل اور مناسک حج و عمرہ کا

مستند و معتبر مجموعہ

تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

ناشر

اقبال بک ہاؤس

صدر - کراچی نمبر ۳

فون: ۷۷۱۵۸

○ اشاعت اوّل ۱۳۹۱
۱۹۷۱

○ تعداد ۱۰۰۰ ہزار

○ کتابت احباب کتابت

○ طباعت گابا آفسٹ پرنٹنگ پریس کراچی

○ قیمت چھ روپے

○

ناشر

اقبال بک ھاؤس صدر کراچی ۳

ٹرام جنکشن صدر کراچی ۳ فون ۷۷۱۵

ہدیہ گرامی
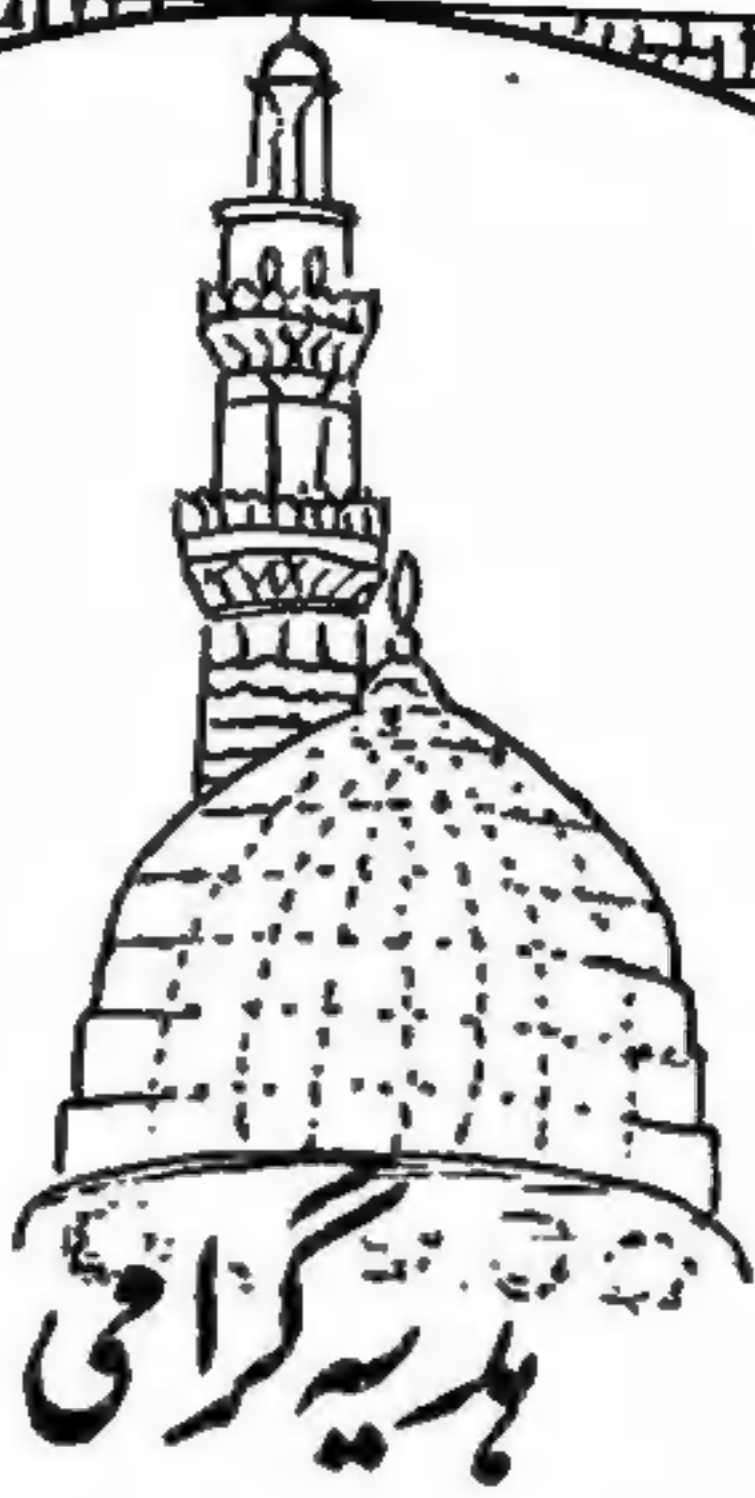
بحضور

"دعائے خلیل و نوید مسیحا"

صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ

غلام بارگاہ

خلیل الرحمٰن نعمانی

فہرست مضامین

عرض مرتب

الحمد للہ رب العالمین حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ۔ وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد صلوٰۃ دائمۃ مقبولۃ تودی عنا حقہ العظیم۔

امّا بعد۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان و فرائض میں سے ایک اہم اور عظیم رکن اور فرض ہے۔ یہ فرض بھی زکوٰۃ کی طرح مالدار اور ذی ثروت مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔

اسلام کے دیگر فرائض و واجبات نماز روزہ وغیرہ میں تو یہ آسانی اور سہولت میسر آجاتی ہے کہ آدمی دوسرے کو کرتا دیکھ کر بھی جان جاتا ہے یا اگر وہ فاسد ہوجائیں تو ان کی تلافی اور قضا کچھ دشوار نہیں ہوتی۔ اور پھر چونکہ وہ دن رات کے فرائض ہیں یا سال میں ایک بار ان کا اعادہ ضروری ہوتا ہے اس لئے ان کے مسائل یاد بھی رہتے ہیں اور ان کے متعلق معلومات بھی بآسانی حاصل ہوجاتی ہیں۔

مگر حج ایسا فریضہ ہے کہ عام طور پر عمر بھر میں ایک مرتبہ اس کی ادائیگی کی نوبت آتی ہے اس لئے اس کے مسائل و احکام بیچارے عوام تو کیا اہل علم کو بھی مستحضر نہیں رہتے اور پھر اگر

خدا ناکردہ حج فاسد ہو جائے تو اس کی قضا آسان بھی نہیں۔ اور اگر کچھ احکام چھوٹ جائیں تو حج ناقص اور غیر مقبول رہ جاتا ہے۔

اس لئے جن خوش بخت لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے ان کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ حج کے لئے دیگر ضروریات کی فراہمی کے انتظام سے بھی زیادہ توجہ حج کے احکام و مسائل معلوم کرنے کی طرف لگائیں۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ حج کے ضروری احکام و مسائل پر مشتمل کوئی مختصر یا مفصّل کتاب کسی اہل علم سے بطور سبق پڑھ لیں۔ اور اگر سبقاً سبقاً پڑھنے کی فرصت میسر نہ ہو تو ایسی کتابوں کا خود بار بار مطالعہ کرتے رہیں اور کوئی مشکل مسئلہ در پیش ہو تو کسی عالم سے دریافت فرمالیں۔

یہ مختصر رسالہ حجاج کرام کی سہولت اور معلومات کیلئے مرتّب کیا گیا ہے، اس میں تمام مسائل و احکام فقہ حنفی کے مطابق درج کئے گئے ہیں، اس لئے کسی مرحلہ پر دوران حج کسی اور صاحب کو اس کے مندرجات کے خلاف عمل کرتے ہوئے دیکھ کر شبہ میں نہ پڑیں، ممکن ہے وہ کسی اور فقہی مسلک کے مطابق عمل کر رہے ہوں۔

چونکہ اس مختصر کتاب میں تمام احکام و مسائل کا احاطہ دشوار و مشکل ہے اس لئے اگر کوئی مسئلہ اس میں نہ ملے تو کسی دوسری مفصّل کتاب میں دیکھ لیں یا کسی عالم سے دریافت فرمالیں ویسے کوشش اسی بات کی کی گئی ہے کہ کوئی ضروری اور

اہم مسئلہ چھوٹنے نہ پائے

حج وزیارت کے احکام ومسائل اور معلومات پر جو کتابیں اردو میں دستیاب ہیں وہ یا تو سفرنامہ کی نوعیت کی ہیں کہ بیچ بیچ میں احکام ومسائل بھی درج کردیئے گئے ہوں، یا ایسی ہیں کہ ان میں ضروری اور غیر ضروری ہر قسم کے مسائل درج کردیئے گئے ہوں، جن سے عام پڑھے لکھے لوگوں کو بوقت ضرورت مسائل تلاش کرنے میں دقت ہو،

یہ مختصر رسالہ الحمدللہ نہ سفرنامہ کی نوعیت کا ہے نہ ہی اس میں غیر ضروری مسائل کی بھرمار ہے، پھر اس کی ترتیب بھی عام کتابوں کے انداز سے جدا ہے، جس سے بوقت ضرورت استفادہ نہایت آسان ہے، معمولی پڑھا لکھا عام آدمی اور اہل علم دونوں یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس کے مسائل فقہ حنفی کی متداول اور معروف ومستند کتب سے لئے گئے ہیں، مختلف فیہ مسائل میں وہی شق اختیار کی گئی ہے جس میں سہولت کا پہلو نظر آیا۔ انشاء اللہ یہ مختصر رسالہ مسائل و احکام حج کے بارے میں آپ کے لئے صحیح رہنما ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرماکر مسلمانوں کے لئے نافع ومفید فرمائے۔ جو صاحب بھی اس کتاب سے استفادہ فرمائیں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصاً مقامات اجابت پر اس کے مرتب اور ناشر کو بھی ضرور شامل فرمالیں۔

خاکسار، خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

نعمانی منزل ۲ پرانا دھوبی گھاٹ بادشاہ روڈ کراچی ۳

لَبَّيْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکُ
لَا شَرِیْکَ لَکَ ۵

تاریخ کعبہ و حج

★ خانہ کعبہ کی پہلی تعمیر جنت سے دُنیا میں آنے کے بعد
حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم خداوندی فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کا نزول تو کسی اور مقام پر ہوا مگر جب تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو آپ موجودہ مکہ معظمہ کے مقام پر پہنچے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی رہنمائی و ہدایت کے مطابق خانہ کعبہ کی موجودہ جگہ پر ہی بیت اللہ کی بنیاد رکھی اور اس میں حجر اسود کو جو جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے نصب کیا۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو حج و طواف کے آداب اور طریقے سکھائے اور ایک پہاڑی پر اپنے ساتھ لے جا کر حج کی تکمیل کرادی، اسی دوران حضرت حوا علیہا السلام بھی حضرت آدم علیہ السلام کو تلاش کرتی ہوئی وہاں پہنچیں اور شریک حج ہوئیں، آپ دونوں کی ملاقات چونکہ اس پہاڑ پر ہوئی تھی اس لئے اس پہاڑ کا نام عرفات پڑ گیا، اسی نسبت سے اس کے آس پاس کے میدان کو میدان عرفات کہنے لگے اب اس پہاڑ کو جبل رحمت کہتے ہیں۔ عرفات سے چل کر دونوں رات کے وقت مزدلفہ کے مقام پر ٹھیرے، آج بھی حجاج عرفات سے چل کر مزدلفہ میں شب کو قیام کرتے ہیں، پھر وہ منیٰ ہوتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور طواف کیا۔ چنانچہ آج تک اسی کے مطابق عملدرآمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا ہوا بیت اللہ نوح علیہ السلام کے زمانہ تک رہا اور ان کے زمانہ میں آنے والے طوفان کی وجہ سے منہدم ہوگیا اور اس کی جگہ صرف

ایک ٹیلارہ گیا۔

★ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بابل کی حکومت انتہائی عروج پر تھی، اس زمانہ میں نوح علیہ السلام کی نویں پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرض نبوت ادا کرنا شروع کیا اور وقت کے بادشاہ نمرود کے خود ساختہ بتوں کی مذمت اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کی تو رعایا و بادشاہ حتیٰ کہ ان کے والد بھی جو دربار شاہی میں رسوخ رکھتے تھے آپ کے مخالف ہو گئے اور فرض نبوت کی ادائیگی سے باز رکھنے کی کوشش کی، بادشاہ نے تو انتقامی کارروائی کے طور پر آپ کو آگ کے بھڑکتے الاؤ تک میں پھنکوا دیا۔ مگر اللہ کے اس اولوالعزم پیغمبر پر وہی آگ برد و سلام اور گل و گلزار ہو گئی۔ آپ جب ان کی ہدایت سے مایوس ہو گئے، تو مصر کی جانب ہجرت کر کے تشریف لے گئے، مصر کے بادشاہ کا نام اخیون تھا۔ اس نے آپ کے ساتھ عزت کا برتاؤ کیا، اور اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔

★ اس وقت آپ کافی سن رسیدہ تھے، اولاد ابھی تک کوئی نہیں ہوئی تھی، طلب اولاد کی دعا کی قبولیت کا وقت جب آیا تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تولد ہوئے اور اس کے کافی عرصہ بعد پہلی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

★ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر مبارک دو تین سال ہی

کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو مع بی بی ہاجرہؑ کے مکہ میں بیت اللہ کے مقام پر یکہ و تنہا چھوڑ کر آنا پڑا۔ واپسی کے وقت آپ نے دعا کی

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ٥

ترجمہ: اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے محترم و برگزیدہ گھر کے قریب اس سرزمین پر بسا چلا ہوں جو بے آب و گیاہ ہے (مقصد یہ ہے کہ اس کی نسل تیرا نام بلند کرنے کے لئے) نماز قائم کرے، آپ لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دیجئے، اور ان کی روزی پھلوں کی صورت میں عطا فرما، تاکہ یہ تیرے شکر گذار رہیں۔

★ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تشریف لے گئے تو آپ کا دیا ہوا زادراہ۔ کچھ خرمے۔ ایک مشکیزہ پانی۔ کچھ عرصے بعد ختم ہو گیا۔ ایک دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاس سے بہت مضطرب اور بے تاب ہوتے اور بیتابی میں زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگے۔ بی بی ہاجرہ آپکی حالت دیکھ کر پانی کی تلاش میں اٹھیں، ان کی جائے قیام کے قریب صفا کی پہاڑی تھی اس پر چڑھیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی مگر پانی کہیں نظر نہ آیا، وہاں سے مایوس ہو کر اس کے مقابل کی پہاڑی مروہ کی طرف گئیں۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کچھ نشیب تھا۔ وہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نظروں سے اوجھل ہو گئے تو وہ راستہ آپ نے دوڑ کر طے کیا تاکہ جلد

اونچائی پر پہنچکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نظر میں رکھیں مروہ پر بھی ناکامی ہوئی، تو آپ پھر صفا کی طرف لوٹیں اور اس امید پر کہ شاید کوئی آتا جاتا قافلہ وغیرہ نظر آجائے، پھر صفا پر چڑھیں۔ اسی تگ و دو میں آپ نے صفا و مروہ کے سات پھیرے کئے اور ہر پھیرے میں نشیب کو دوڑ کر طے کیا، جب آپ صفا یا مروہ پر چڑھتی تھیں تو دونوں مقام پر دعا مانگتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے سعی کو حج کا جز بناکر ہر حاجی پر یہ لازم کردیا کہ وہ بھی یہ عمل دہرائے، اب آجکل وہ پہاڑیاں تو نہیں رہیں، مگر اس نشیب و فراز کے نشانات محفوظ کرلئے گئے ہیں۔ نشیب کے دونوں سروں پر سبز ستون بنادئے ہیں رات کو سبز بلب روشن ہوتے ہیں۔ ان کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

★ صفا و مروہ پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی مانگی ہوئی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و مہربانی کا مظاہرہ یوں فرمایا کہ جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایڑیاں رگڑتے رہے تھے وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ جب حضرت ہاجرہؑ نے یہ دیکھا تو بے حد مسرور ہوئیں ارد گرد مٹی کی روک بناتی جاتی تھیں اور زم۔ زم فرماتی جاتی تھیں جس کے معنی ہیں ٹھہر ٹھہر اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ زم زم کے معنی کثیر کے ہیں۔ چونکہ اس میں پانی بہت زیادہ ہے اس لئے یہ نام ہوا۔ یہی چشمہ اب تک جاری ہے جسے بعد میں کنوئیں کی شکل میں محفوظ کرلیا گیا اور جو چاہ زم زم

کہلاتا ہے۔ پانی کی افراط کا یہ عالم ہے کہ ہر سال لاکھوں کروڑوں ٹن صرف میں آتا ہے مگر اس میں کوئی کمی نہیں آتی، پانی بھی حد درجہ صحت افزا دنیا کے تمام پانیوں سے افضل و عمدہ اور تمام پانیوں کا سردار ہے، محققین نے تو اسے کوثر سے بھی افضل بتایا ہے۔

زم زم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "روئے زمین پر بہترین پانی آب زم زم ہے کہ جس میں مثل طعام غذائیت بھی ہے اور مرض کے لئے شفا بھی" نیز ارشاد فرمایا کہ "زم زم کا پانی ہر اس کام کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے، جو شخص کسی مرض سے شفا حاصل کرنے کے لئے پیئے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں اور جو بھوک کی وجہ سے پئے اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ بھر دیتے ہیں اور جو کوئی کسی اور ضرورت کے لئے پئے اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری فرماتے ہیں"

★ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے نصف ماہ سے بھی زیادہ صرف زم زم کو غذا کے طور استعمال کیا اس کو بھوک نہ لگتی تھی، یہی غذا کا کام دیتا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے خود کہا کہ میں نے بعض اوقات ۴۰ دن تک زم زم پر اکتفا کیا اور قوت میں کوئی کمی نہیں آتی روزہ بھی رکھتا تھا، طواف بھی کرتا تھا اور حق زوجیت بھی ادا کرتا تھا۔ غرض زم زم ہر مقصد کے حصول کے لئے بے نظیر چیز ہے مگر اخلاص اور اعتقاد شرط ہے

★ یہاں دونوں ماں بیٹے پانچ یوم تک تنہا رہے، پانچویں دن بنو جرہم کا ایک قافلہ اِدھر آنکلا جب وہاں پانی دیکھا تو حضرت

ہاجرہ کی اجازت سے کر وہیں آباد ہو گیا، پھر بنی قنطور کے بھی کچھ آدمی وہاں آبسے اور یوں خانہ کعبہ کے پاس چھوٹی سی بستی آباد ہو گئی۔

★ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام خبر گیری کے لئے تشریف لائے تو آپ کو بذریعہ خواب حکم ملا کہ اسمٰعیل کی قربانی کرو یوم الترویہ یعنی ۸ رذی الحجہ کی رات کو آپ نے پہلا خواب دیکھا، اور پھر ۹ رو ۱۰ رکی رات کو بھی یہی خواب دیکھا تو ۱۰ رذی الحجہ کو ذبح کے ارادے سے لیکر منیٰ پہنچے۔

دوران سفر شیطان نے انسانی شکل میں آکر تین جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی اول جمرۃ العقبہ پر وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم خدا اس کے سات کنکریاں ماریں اور وہ غائب ہو گیا، پھر جمرۃ الوسطیٰ کی جگہ پر ظاہر ہو کر آپ کو اپنے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی آپ نے پھر سات کنکریاں ماریں تو وہاں سے بھی بھاگا، اور آخری کوشش جمرۃ الاولیٰ پر کی مگر وہاں بھی سات کنکریاں کھا کر خائب و خاسر لوٹ گیا۔ اسی واقعہ کی یاد میں اب تک منیٰ میں جمرات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، تاکہ حاجیوں کو یہ سبق یاد رہے کہ وہ شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں۔

★ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربانی کرنے کے لئے لٹا دیا، اور حلقوم پر چھری چلانے کو تیار ہی تھے کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے حضرت اسمٰعیلؑ کی جگہ دنبہ رکھدیا۔ اور ادھر سے ندائے ربانی آئی

يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ: اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ اسی طرح دیا کرتے ہیں۔

خانہ کعبہ کا نقش ثانی

★ شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ بیت اللہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم الہی تعمیر کیا۔ سیرت و تاریخ کی کتابوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام سے پہلے ہی بیت المعمور (ساتویں آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ) میں بیت اللہ کا ایک نمونہ تیار کر رکھا تھا۔ آدم علیہ السلام کی بنا رمیں نوح علیہ السلام کے زمانہ تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت مرمت ہوتی رہی، طوفان نوح میں یہ عمارت غرق ہو کر منہدم ہو گئی۔ پھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو اس کی از سر نو تعمیر کا حکم ہوا جب آپ تیسری مرتبہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ملاقات کو تشریف لائے تو بیٹے کو تعمیر کعبہ کا حکم ربانی بتایا اور دونوں مل کر بیت اللہ کی تعمیر میں لگ گئے، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر اور گارا دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھروں کو قرینے سے جماتے جاتے تھے۔ تاریخ کی کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ میں استعمال ہونے والے پتھر بھی بہشت سے ہی آئے تھے۔

★ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے دو دروازے رکھے، ایک مشرق کی جانب دوسرا مغرب کی طرف تاکہ لوگ ایک

دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر آئیں دروازوں کی دہلی زمین کے برابر تھی، آپ کی یہ تعمیر ایک مستطیل احاطہ تھا دیواریں بلند تھیں مگر ان پر چھت نہ تھی، دروازوں میں نہ چوکھٹ تھی نہ کواڑ آپ نے یکم ذی قعدہ کو کام شروع فرمایا اور ۲۵ ذی قعدہ کو اس کی تکمیل فرما کر فارغ ہوئے۔ کعبہ کی تکمیل کے بعد بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝

ترجمہ: لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ۔ وہ دور دراز کی مسافت پیدل یا دبلے اونٹوں پر سوار طے کرکے حج کے لئے آئیں۔

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، اتنے دور دراز گوشوں تک بھلا میری آواز کیا پہنچے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم آواز لگادو، پہنچانا ہمارا ذمہ ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر پکارا:

"اے لوگو تمہارے رب نے تمہارے لئے ایک گھر بنایا ہے اور تم پر اس کا حج فرض کیا ہے پس خدا کے حکم کی تعمیل کرو۔"

کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کے نام سے جو پتھر آج تک محفوظ ہے وہی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ تعمیر کیا، دیوار جوں جوں اٹھتی جاتی تھی یہ پتھر بھی از خود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

★ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت میں مرور ایام

کے سبب انہدام ہوا تو تیسری بار بنو جرہم نے جو حضرت اسمعیلؑ کی سسرال سے تعلق رکھتے تھے اس کو از سر نو تعمیر کیا۔ چوتھی بار مصر و شام کے بادشاہ عمالقہ نامی نے بنایا۔ معماران کعبہ میں بعض نے قصی بن کلاب کا نام بھی لیا ہے۔ قریش نے یہ جدت کی کہ کعبہ پر چھت بھی ڈالی اور مشرقی جانب سطح زمین سے قد آدم پر دروازہ بنایا اس میں چوکھٹ اور کواڑ لگائے۔ اور پانچویں بار نبی آخر الزماں سردار دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بعثت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کا کچھ حصہ جل جانے کی بنا پر اہل مکہ نے اپنے طرز پر اس کی تعمیر کی اور جب حجر اسود کے اٹھانے پر باہمی نزاع ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر اس کو ایک چادر میں رکھ کر اس چادر کو تمام قبائل کے سربرآوردہ لوگوں نے اٹھایا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دیوار میں نصب فرما دیا۔ قریش مکہ نے تعمیر کعبہ کے لئے جو انتظام کیا تھا وہ کم پڑ گیا اس لئے حطیم کا حصہ خانہ کعبہ میں شامل ہونے سے رہ گیا فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ بیت اللہ پورا بنیاد ابراہیمی پر از سر نو تعمیر ہو تو بہتر ہے شمالی دیوار کی طرف جو حطیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہے وہ بھی عمارت میں آجائے اور ایک کے بجائے دو دروازے شرقاً غرباً آمنے سامنے لگائے جائیں تاکہ حجاج کو آنے جانے میں سہولت رہے، مگر ابتداءً اہل قریش کی گراں طبعی کے خیال سے آپ نے تامل فرمایا پھر آخر عمر میں اس کا اظہار فرمایا کہ سال آئندہ زندگی رہی تو اس کو انھیں بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا۔ مگر اسی سال آپ کا وصال ہو گیا، ہاں جب ۶۴ھ میں بالاتفاق حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما امیر المومنین

منتخب ہوئے تو انھوں نے قریش کی عمارت کو گرا کر کل بنیاد ابراہیمی پر از سر نو تعمیر کرایا۔ سطح زمین کے قریب شرقاً غرباً آمنے سامنے دو دروازے لگائے لیکن چند سال بعد ہی آپ شہید کر دیئے گئے اور حجاج والی مکہ ہوا، تو اس نے پھر شمالی دیوار گرا کر اہل قریش کی بنیاد پر تعمیر کی اور بیت اللہ کا شمالی حصہ پھر حطیم میں شامل کر دیا، غربی دروازہ بند کر دیا اور شرقی دروازہ کو بھی حسب سابق زمین سے کئی ہاتھ بلند نصب کیا۔ گیارھویں صدی میں جب یہ عمارت بھی سیلاب کے سبب خستہ ہو گئی تو سلطان مراد رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۴۰ھ میں خاص اہتمام کے ساتھ بیت اللہ کو از سر نو قریش ہی کی بنیاد پر تعمیر کیا وہی عمارت اب تک موجود ہے۔

★ بیت اللہ شریف کی موجودہ عمارت تقریباً مربع ہے حطیم کی چہار دیواری جانب شمال بیضوی ہے، مشرقی دیوار میں سطح فرش سے ۶ فٹ بلندی پر دروازہ ہے۔ خوب مضبوط اور کشادہ، چوکھٹ اور کواڑوں پر نقرئی اور طلائی کام ہے۔ آیات وغیرہ کندہ ہیں۔ دروازہ پر نہایت قیمتی اور خوشنما پردہ پڑا ہوا ہے اسمائے حسنیٰ اور آیات قرآنی کارچوب تحریر ہیں۔ اوقات معینہ یا خصوصی مہمانوں کی آمد کے موقعہ پر جب دروازہ کھلتا ہے تو ایک چوبی زینہ کے ذریعہ اندر داخلہ ہوتا ہے۔ اندر بھی عمارت خوب آراستہ ہے۔ وسط میں عود خالص کے نہایت قیمتی تین ستون ایستادہ ہیں دروازہ کے مقابل غربی دیوار میں ایک محراب بنی ہوئی ہے۔ فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں داخل ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ دوگانہ شکر ادا فرمایا تھا۔ اب بھی جن خوش نصیبوں کو داخلہ ملتا ہے وہاں نفل پڑھتے ہیں۔ شمال مشرقی کونہ میں زینہ کا ایک چھوٹا سا دروازہ ہے یہ باب التوبہ کہلاتا ہے وہاں بھی لوگ

وُ عا منا ــــــ لگتے ہیں۔ موجودہ عمارت میں دو رکن یعنی رکن یمانی اور رکن اسود تو اپنی قدیم جگہ پر ہیں مگر حطیم کی طرف کے دو رکن۔ رکن عراقی اور رکن شامی قدیم جگہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ شمال کی طرف منڈیر میں ایک نقرئی پرنالہ لگا ہوا ہے جسے میزاب رحمت کہا جاتا ہے، بارش میں اس کا پانی حطیم میں عین اس جگہ گرتا ہے جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر بتائی جاتی ہے۔ بطورِ علامت فرش پر محراب نما سیاہ پتھر لگا ہوا ہے۔ گو قبر کا ہونا قرین یقین نہیں تاہم یہاں نماز پڑھنا بیت اللہ میں پڑھنا شمار ہوتا ہے۔ بیت اللہ کے دروازہ سے جانب حطیم ہٹ کر فرش پر رنگین پتھر کا مثلث بنا ہوا ہے (پہلے جو نل نما گڑھا تھا، جسے حفرہ یا معجن کہتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہاں سے گارا لے کر چنائی کی گئی تھی، بعض کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کا پتھر پہلے یہاں رکھا تھا۔

★ بیت اللہ کے چاروں طرف جو گول صحن ہے یہ مطاف کہلاتا ہے اور سی میں چاروں طرف گھومتے ہیں یہ حصہ حرم شریف کے باقی صحن سے نشیب میں ہے، اس میں سفید سنگ مرمر کا فرش ہے کہیں کہیں سنگ سیاہ و سرخ کی پٹیاں اور مصلے بھی ہیں، یہ سفید پتھر سخت گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے البتہ باقی رنگ کے پتھر گرم ہو جاتے ہیں۔ قدیم مطاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک باقی تھا۔ مگر حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے دور میں قرب وجوار کے مکانات خرید کر داخل حرم کئے گئے۔ اس کے بعد اس میں وقتاً فوقتاً توسیع ہوتی رہی۔ صحن حرم میں حد مطاف تک آٹھ پختہ روشیں بنی ہوتی ہیں ان میں یہ خاص صفت رکھی گئی ہے کہ کوئی کسی بھی روش سے باہر جائے اس کی پشت خانہ کعبہ کی طرف نہیں ہوگی، سب کے زاویئے ہٹے ہوئے ہیں۔ البتہ منبر کی طرف آنے والی روش اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ روشیں

تقریباً پانچ فٹ چوڑی ہیں۔ باقی تمام صحن خام مگر مسطح ہے اس میں باریک اور گول سنگریزے بچھے ہوئے ہیں۔ یہ سنگ ریزے دھوپ میں کم گرم ہوتے ہیں اور جلد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں سعودی حکومت کی جدید تعمیر سے قبل کی عمارت سلطان سلیم رحمۃ اللہ علیہ کی دینداری اور اولوالعزمی کی یادگار تھی جس میں صحن کے بعد تہرے چوہرے دالان، ڈاٹ دار چھتیں، کشادہ محرابیں، بلند ستون اور اندر کا فرش پختہ تھا۔

★ دالانوں کی پشت پر بہت سے حجرے بنے ہوئے تھے، حرم شریف کی طرف بھی جن کے دریچے اور دروازے تھے، خدام اور عابد، زاہد لوگ ان میں رہتے تھے۔ ان حجروں کے درمیان جابجا دالانوں کی پشت پر حرم شریف کے تقریباً بیس دروازے تھے۔ جن میں بعض بہت ہی شاندار تھے۔

★ اب سعودی حکومت نے یہ تمام ترکی عمارت بجز صحن سے ملحقہ دالان کے گرا کر اور آس پاس کی عمارات خرید کر نہایت شاندار وسیع اور پختہ دو منزلہ عمارت مسجد تعمیر کی ہے مسعیٰ بھی اب مسجد میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جہاں سعی ہوتی ہے۔ وہ حصہ مسقف ہے اوپر کی دوسری منزل مسجد کی عمارت کا حصہ بن گئی ہے۔

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ جب تک بذریعہ وحی تحویل قبلہ کا حکم نہ آیا مسلمان بھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی خواہش کے مطابق کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تو روئے زمین کے مسلمانوں کا قبلہ کعبہ قرار پایا۔ عمارت چونکہ مکعب ہے اس لئے کعبہ کہلائی، اور صرف عبادت کے لئے مخصوص ہونے کی وجہ سے بیت اللہ اور عظمت و حرمت کے

لحاظ سے اور سجدہ گاہ مومنین ہونے کی وجہ سے مسجد الحرام!

مسلمانوں کا پہلا اجتماعی طواف

★ سنہ ۶ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ مع اپنے صحابہ کے مکہ میں ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، صحابہ تو عرصہ سے طواف کعبہ کے لئے بیقرار تھے اس خواب کے بعد حضور کی خدمت میں عرض معروض کرکے مکہ چلنے کے لئے آپ کو بھی آمادہ کرلیا۔ چنانچہ آپ مع چودہ سو صحابہ کے ذی قعدہ سنہ ۶ھ میں قربانی کے اونٹوں کو ساتھ لے کر سفر مکہ کے لئے روانہ ہوئے چونکہ یہ سفر طواف بیت اللہ کے لئے تھا اس لئے سامان جنگ و حرب ساتھ لینے کا سوال ہی نہ تھا۔ اور پھر اس مہینہ میں عرب کے رواج قدیم کی بناء پر جنگ و جدال ممنوع تھی دوست دشمن کو بلا روک ٹوک مکہ میں آنے دیتے تھے، جب حضور مقام حُدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے تقریباً ۱۹ میل ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر اہل مکہ کو اطلاع کرنے اور دخول مکہ کی اجازت کے لئے آگے روانہ کیا اور خود وہیں قیام فرمایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی واپسی میں دیر ہوئی، اور یہ افواہ بھی پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ شہید کردیئے گئے یا قید کرلئے گئے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بے سروسامان جماعت سے وہیں جان نثاری کی بعیت لی۔ اسی بعیت کو بعیت رضوان اور بعیت شجرہ کہا جاتا ہے،

★ قریش مکہ پر اس بعیت کا ایسا رعب پڑا کہ وہ مصالحت پر آمادہ ہوگئے اور صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جس نے مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا راستہ کھولدیا۔ اس صلح نامہ کی ایک شرط کے مطابق آئندہ سال سنہ ۷ھ میں

مسلمانوں کو طواف کے لئے آنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ ۷ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچے، اور عُمرہ کے لئے تین دن قیام فرماکر تمام صحابہ کے ہمراہ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔

حج کی فرضیت اور حجۃ الوداع

★ ۹ھ میں بذریعہ وحی الہی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ حج فرض کیا گیا، جو اسلام کا پانچواں رُکن ہے اسی سال حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بناکر تین سو صحابہ کرام کو آپ کی سرکردگی میں حج کے لئے روانہ فرمایا آپ کی روانگی کے بعد سورہ توبہ نازل ہوئی، جس میں وہ آیت بھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ مشرکین نجس ہیں ان کو اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے کی اجازت نہ ہوگی، ان احکامات کا اعلان ضروری تھا، حجاج کا قافلہ روانہ ہو چکا تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد یہ خدمت فرمائی کہ وہ جائیں اور حج کے مجمع عام میں احکامات الٰہی سنائیں۔

★ ۱۰ھ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس حج کے لئے تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور جملہ اطراف میں دور و نزدیک اس ارادے کی تشہیر فرمائی، اس اطلاع کے بعد انبوہ در انبوہ مسلمان مدینہ طیبہ میں جمع ہوگئے، جس میں ہر درجہ اور طبقہ کے مسلمان شامل تھے۔

۲۶ ذی قعد ۱۰ھ یوم شنبہ (بعض روایات میں جمعرات کا دن آیا ہے) ظہر کی نماز مسجد میں ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا، لوگوں کو ارکان

حج تعلیم فرماتے۔ بعد نماز سر مبارک میں تیل ڈالا کنگھا کیا، چادر مبارک زیب تن فرمائی اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ ذوالحلیفہ پہنچے تو عصر کی نماز قصر فرمائی اور وہیں قیام فرمایا۔ یہاں آپ نے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔ ۲۷ کی صبح کو بعد نمازِ ظہر آپ نے خطمی اور اُشنان سے غسل فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو جس میں مُشک ملا ہوا تھا پیش کی جو آپ کے سر و جسم مبارک پر ملی گئی، غسل کے بعد تہبند باندھا اور چادر اوڑھی۔ اور جب اونٹنی پر سوار ہونے لگے۔ تو آپ نے باواز بلند تلبیہ پڑھا۔ جب اونٹنی کھڑی ہو گئی تو پھر تلبیہ پڑھا، اور آپؐ روانہ ہو گئے۔ اثنار سفر بیدار کی پہاڑی پر چڑھے تب بھی آپؐ نے تلبیہ پڑھا ۳ ذی الحجہ ۱۰ھ شب یکشنبہ کو آپ مکہ مکرمہ کے قریب وادی طوی میں پہنچکر شب باش ہوئے فجر کی نماز کے بعد غسل فرمایا۔ اور پوری جمعیت کو ساتھ لے کر بالائے مکہ سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ (یہ مقام مدعیٰ کہلاتا ہے مروہ کی جانب اِس وقت اس قرار پر بہت بڑا اور بارونق بازار ہے) آپ کے داخلہ کے وقت طلوع آفتاب پر ایک ساعت گذر چکی تھی۔ آپؐ باب بنی شیبہ پر پہنچے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو آپؐ نے تکبیر کہی اور یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
اَلسَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ آپ ہی سلامتی والے ہیں آپ
ہی کی طرف سے سلامتی ملتی اور آپ ہی
کی طرف لوٹتی ہے پس اے رب ہمیں
سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی
کے گھر (جنت) میں ہمیں داخل فرمالے
عزت وجلال والے رب آپ بڑی برکت

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَزِدْ تَعْظِیْمَہٗ وَ تَشْرِیْفَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ وَعُمْرَتَہٗ

والے اور بلند مرتبت والے ہیں۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت میں اضافہ فرما۔ اور جو اس کا حج یا عمرہ کریں ان کے ذریعہ بھی اس کی عظمت و شرافت بڑھا۔

جب آپ مسجد والے حصہ میں داخل ہوئے تو سیدھے بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور حجر اسود کے مقابل آکر استلام فرمایا۔ اور طواف شروع فرما دیا۔

★ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل فرمایا۔ ردائے مبارک کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر اضطباع فرمایا۔ باقی چار چکر عام رفتار سے کیے۔ ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل آکر اپنے عصا مبارک سے جس کا سرا اوپر کو مڑا ہوا تھا۔ بوجہ ہجوم، حجر اسود کی طرف اشارہ فرماتے اور عصا کو چوم لیتے۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کا جب بھی موقعہ آیا ہے تو محدثین نے اس کی کئی کیفیات نقل کی ہیں، کبھی لب مبارک اس پر رکھتے اور کبھی دستِ مبارک رکھ کر ان کو چوم لیتے، کبھی حجر اسود پر پیشانی بھی رکھتے اور اس پر سجدہ کر کے اس کو بوسہ دیتے۔ استلام کے وقت اللہ اکبر کہتے۔

★ طواف سے فارغ ہو کر وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی تلاوت فرماتے ہوئے مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھی نماز سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود پر تشریف لائے اور استلام کیا۔

★ پھر صفا و مروہ کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے اور کعبہ کی طرف رُخ

کرکے تکبیر و تہلیل اور دُعا فرمائی اور دونوں کے درمیان سعی بھی کی۔

★ ۸ ذی الحجہ کو قیام گاہ مکہ سے روانہ ہو کر منا میں قیام فرمایا اور ظہر سے لے کر فجر تک پانچوں نمازیں وہیں ادا فرمائیں۔

★ ۹ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہو کر وادی نمرہ میں قیام فرمایا، اس وادی کے ایک جانب عرفات ہے۔ دوسری طرف مزدلفہ دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لائے۔ ایک لاکھ چوالیس یا چوبیس ہزار کا مجمع میدان میں پھیلا ہوا تھا۔ اور اپنے رب کی حمد و ثنا تحمید و تقدیس میں مشغول تھا، آپؐ نے جبل رحمت کے دامن میں ذرا بلندی پر اپنی قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا۔ یہ خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے یہاں اس کا مکمل ترجمہ دیا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

★ اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اور تم آئندہ پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

★ اے لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت و ناموس ایک دوسرے کے لئے ایسی ہی محترم ہیں جیسا تمہارے لئے آج کا دن، یہ مہینہ یہ شہر، قابل احترام ہیں! لوگو، تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔

★ لوگو، جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں جاہلیت کے دور کے قتل و خون ریزی کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں میں ابن ربیعہ بن الحارث کا خون (جس نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا) جو میرے خاندان کا پہلا خون ہے اور جسے ہذیل نے مار ڈالا تھا معاف کرتا

ہوں، جاہلیت کا سود بھی ملیامیٹ کر دیا گیا ، اپنے خاندان کا جو پہلا سود میں مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا ہے، وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔

★ لوگو! اپنی بیویوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال کیا۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں۔ ہاں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

★ لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اس کو مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔

★ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پنجگانہ نماز ادا کرو، سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوۃ خوشدلی کے ساتھ دو اور خانۂ خدا کا حج بجالاؤ، اور تم میں سے جو صاحب امر ہو جائیں ان کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی فردوس بریں میں داخل ہو گے۔

★ لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ بتاؤ تو کیا جواب دو گے، پورے مجمع نے کہا کہ ہم اسبات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچائے، رسالت و نبوت کا پورا پورا حق آپ نے ادا فرما دیا، آپ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی پہچان بخوبی کرادی۔

★ تب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت اٹھائی۔ اور تین مرتبہ اس کیفیت کے ساتھ کہ پہلے انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور پھر مجمع

کی طرف جھکاتے تھے یہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ۔ اے اللہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ اس کے گواہ رہئے

پھر آپ نے فرمایا، سنو جو کچھ تمکو کہا گیا ہے یہ ان لوگوں تک بھی

پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

★ آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تھے کہ سورۂ مائدہ کی آیت الیوم

اکملت لکم دینکم نازل ہوئی

★ حضور اونٹنی سے اتر آئے حضرت بلال رضؓ کو اذان کا حکم دیا اور آپ

نے ظہر و عصر دونوں وقتوں کی نماز ملا کر بصورت قصر ادا فرمائی۔ نماز

سے فارغ ہو کر پھر اونٹنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں جبل رحمت کے دامن

میں بڑے پتھروں پر کھڑے ہوئے اور الحاح وزاری کے ساتھ دعا میں مشغول

ہو گئے۔ دعا میں آپ کی کیفیت ایسی تھی جیسے کوئی بہت ہی بھوکا مسکین انتہائی

لجاجت اور گڑگڑا کر روٹی مانگے۔ غروب آفتاب تک آپ اسی طرح دعا میں

مشغول رہے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس دعا کے لئے وہی جگہ مخصوص نہیں

جہاں میں کھڑا ہوں بلکہ جہاں چاہو کھڑے ہو جاؤ۔

★ غروب آفتاب کے بعد آپ عرفات سے روانہ ہوئے اس وقت

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا، سواری

کی نکیل آپ نے اتنی کھینچ رکھی تھی کہ اونٹنی کا سر کاٹھی سے لگ گیا تھا، یہ اس لئے کہ

اونٹنی تیز رفتار نہ چلنے لگے، اور راستہ میں لوگوں سے بھی فرماتے جاتے کہ لوگو!

آہستہ چلو دوڑو مت، بھاگ دوڑ متانت و وقار کے خلاف ہے۔ راستہ میں

کسی جگہ میدان آ جاتا تو سواری کو کسی قدر تیز بھی فرما لیتے، راستہ میں آپ

تلبیہ بھی پڑھ لیتے تھے، ایک جگہ رک کر آپ نے وضو فرمایا تو حضرت

اسامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں نماز پڑھیں گے تو آپ نے فرمایا کہ نماز کی جگہ آگے آرہی ہے۔ آپ پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ یہاں آپ نے پھر وضو فرمایا اذان کہی گئی۔ اور اسباب اتارنے اور قیام کا انتظام کرنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز (صرف فرض) پڑھے، پھر اسباب اتارا گیا۔ اور دوسری اقامت کہہ کر عشا کے فرض پڑھے، مغرب و عشاء کے مابین کے نوافل وغیرہ نہیں پڑھے، اور وہیں استراحت فرمائی اس رات تہجد کی نماز بھی ادا نہیں فرمائی فجر کی نماز ہی اوّل وقت پڑھی۔ پھر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے، اور وہاں وقوف فرمایا قبلہ رو ہو کر تکبیر و تہلیل دعا و تضرع وزاری اور ذکر میں مشغول رہے اور جب آفتاب نکلنے کے قریب ہوا تو آپ اونٹ پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا حضرت اسامہؓ دوسرے حضرات کے ساتھ پیدل چلے، راستہ میں فضلؓ سے فرمایا رمی کے لئے کنکریاں چن لو انھوں نے سات کنکریاں چن کر آپ کو دیں آپ نے دونوں ہاتھوں سے ان کی گرد جھاڑی اور فرمایا "بس ایسی ہی کنکریاں مارا کرو، لغو اور تکلفات سے بچتے رہو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ ایسی ہی لغویتوں اور تکلفات کے سبب ہلاک ہوئے"!

★ منیٰ پہنچکر وادی کے نشیب میں جمرۃ العقبہ کی رمی کے لئے اس رُخ کھڑے ہوئے کہ منیٰ کی آبادی داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف ہوا۔ پھر آپ نے سواری پر سے ہی ایک ایک کر کے سات کنکریاں جمرہ پر ماریں پہلی کنکر پر تلبیہ موقوف فرما دیا تھا، اور ہر کنکر مارتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اس وقت حضرت بلال اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے۔ ایک نے اونٹنی کی نکیل تھام رکھی تھی دوسرے سایہ کئے ہوئے تھے۔ وہاں بھی آپ نے خطبہ

فرمایا۔ اور یہ آپ کی معجزانہ شان تھی کہ آپ کے خطبہ کی آواز نزدیک و دور خیموں تک میں پہنچ رہی تھی۔ خطبہ میں آپ نے قربانی کے متعلق احکام فرمائے اور یوم النحر کی فضیلت بیان فرمائی اور فرمایا حج کے ارکان مجھے کرتے دیکھ کر سیکھ لو شاید میں دوسری بار حج نہ کر سکوں نیز فرمایا اللہ کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کا سب پورے کا پورا مانو۔

★ پھر آپ نے مہاجرین و انصار کو طلب فرما کر نصیحت فرمائی کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافر نہ ہو جانا۔ یاد رکھو جو شخص گناہ کرتا ہے اس کی جوابدہی اسی کے ذمہ ہے۔ نیز فرمایا حاضر لوگ غیر حاضروں کو بھی یہ باتیں اور احکام پہنچا دیں۔

★ پھر ذبح گاہ پر تشریف لائے، اور سو اونٹ قربان کئے، ان میں سے بہت بڑی تعداد کو آپ نے اپنے دست مبارک سے نحر فرمایا۔ باقی غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کسی اور صاحب نے نحر کئے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کا گوشت، کھال، جھول وغیرہ سب مسکینوں کو صدقہ کر دو۔ قصائی کو کوئی چیز اُجرت میں نہ دینا۔ اس کی اُجرت الگ سے دی جائے گی۔

★ قربانی سے فراغت کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ منی کی پوری وادی اور مکہ کے تمام راستے قربان گاہ ہیں۔ بعدہ آپ نے حلق کرایا۔ معمر بن عبداللہ بن فضلہ رضی نے آپ کا حلق کیا۔ اس وقت آپ نے حضرت معمر رضی سے کہا کہ میاں تمہارے ہاتھ میں اُسترا ہونے نے آج تم کو رسول اللہ کے دونوں کانوں کی لوؤں کے درمیانی حصہ کا مختار بنا دیا۔ معمر رضی نے جواب دیا یہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے! تب آپ نے معمر رضی کو اشارہ

کیا کہ پہلے دائیں طرف کے بال مونڈیں، جب ادھر کی حجامت ہوگئی تو وہ بال آپ نے حاضرین کو تقسیم فرما دیئے، پھر بائیں طرف مونڈنے کا اشارہ فرمایا اور اس طرف کے سب بال حضرت ابو طلحہؓ کو عنایت فرمائے۔ دائیں طرف کے کچھ بال بھی ان کو ملے تھے۔ اس سے فارغ ہو کر ناخن ترشوائے، لوگوں کو بمشکل ایک ایک بال یا ناخن ملا۔

★ اس کے بعد زوال سے پہلے آپؐ مکہ تشریف لے گئے اور طواف زیارت فرمایا، یہ طواف آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر فرمایا، اس کی وجہ بعض حضرات تو یہ بتلاتے ہیں کہ کثرت ازدحام کی بنا پر ایسا فرمایا تاکہ سب حضرات آپ کو دیکھ سکیں۔ اور طریقہ طواف و افعال و ارکان طواف سیکھ سکیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے پاؤں میں کوئی زخم تھا۔ اس کی وجہ سے مجبوراً ایسا فرمایا۔ پہلی وجہ زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ ابھی آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ منیٰ میں آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ "مجھ سے ارکان حج سیکھ لو شاید پھر میں دوسرا حج نہ کر سکوں"۔

★ اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے، حضرت عباس اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم کنوئیں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے ازدحام کا خطرہ نہ ہوتا تو میں خود پانی کھینچتا۔ ایک ڈول آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔ پھر اسی وقت منیٰ واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز وہاں ادا فرمائی۔ مگر حضرت جابر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرجح روایت یہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز مکہ ہی میں ادا فرمائی۔

★ رات کو منیٰ میں قیام فرمایا زوال کے فوراً بعد نماز ظہر سے پہلے اول جمرہ اولیٰ پر آئے اور اس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکر مارنے پر تکبیر پڑھتے

تھے۔ اس کے بعد ایک طرف کو کئی قدم گئے وہاں رو بقبلہ ہو کر دعا مانگی اور اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکے۔ اس کے بعد جمرۃ الوسطیٰ پر تشریف لے گئے اسی طرح رمی کی، اسی طرح کھڑے ہو کر دعا کی اور اتنی ہی دیر قیام فرمایا۔ پھر جمرہ عقبہ پر آئے اور اس کے برابر کھڑے ہو کر منیٰ شہر دائیں ہاتھ اور مکہ بائیں ہاتھ پر تھا رمی کی، مگر یہاں نہ دعا فرمائی نہ قیام فرمایا۔ منیٰ میں آپ کا قیام تین یوم پورے اور چوتھے دن بعد ظہر تک رہا یعنی شنبہ، یکشنبہ اور دوشنبہ، سہ شنبہ کو بعد ظہر رمی فرما کر وادی محصب میں قیام فرماتے ہوئے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر طواف وداع فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے بدھ کی فجر کی نماز بیت اللہ کے قریب پڑھی اس میں سورہ والطور پڑھی، اور پھر مدینہ طیبہ واپس روانہ ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفرِ حج کے آداب و دیگر ہدایات

★ جب حج فرض ہو جائے تو تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔ اللہ پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دینا چاہیئے حکومتی مجبوریوں اور مصالح کے پیشِ نظر قرعہ اندازی کا جو نظام رائج ہے، وہ صحیح ہو یا غلط، اس کو نظر انداز کر کے حج فرض ہونے کے سال ہی درخواست دے دینی چاہیئے، یہ بھی انتظام سفر کا ہی ایک مرحلہ ہے

★ سب سے پہلے نیت کی درستگی کی ضرورت ہے حج کے سفر میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، ادائے فریضہ اور حکم خداوندی کی تعمیل کے سوا کوئی نیت نہیں ہونی چاہیئے، جو شخص سیاحت، تبدیلِ آب و ہوا یا حاجی کا لقب حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرے گا۔ اس کو حج کا ثواب نہیں ملے گا۔ گو اس کے ذمہ سے فریضہ

ساقط ہو جائے۔

★ سفر حج میں تجارت کی نیت کی اجازت تو ہے مگر بہتر یہی ہے کہ یہ نیت بھی نہ ہو۔

★ نیت کی درستگی کے بعد صدق دل سے توبہ کریں۔ اگر کسی کا مالی یا جانی حق اپنے ذمہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کو ادا کرو یا معاف کراؤ۔ اگر اہل حقوق فوت ہو گئے ہوں تو ان کے ورثاء کو مال ادا کرو، یا معاوضہ دو، ورثاء کا کوشش کے باوجود پتہ نہ چلے تو وہ مال اُن کی طرف سے صدقہ کر دو، غرضیکہ معاملات کی طرح صفائی کرو۔ عبادات میں جو کوتاہی اور قصور ہوا ہے اس کی قضا اور تلافی کرو اور آئندہ کے لئے پختہ عزم کرو کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔

★ توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ غسل یا وضو کر کے دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھو اس کے بعد درود شریف پڑھ کر استغفار کرو اور نہایت خضوع وخشوع، عاجزی، ذلت سے گڑگڑا کر دُعا مانگو اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرو اور توبہ کرو، اور بار بار یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا۔ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ان کا ارتکاب نہ کروں گا۔ اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بدرجہا وسیع ہے اور مجھے اپنے اعمال سے زیادہ تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے۔

ان باتوں سے فارغ ہو کر والدین زندہ ہوں تو ان سے سفر کی اجازت حاصل کرو، اگر وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی بلا اجازت جانا ناپسندیدہ

اور بُرا ہے۔

اسی طرح بیوی بچّے اگر ان کے نفقہ کا انتظام تو کر دیا ہے مگر اندیشہ ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں وہ ہلاک نہ ہو جائیں تو ان کی اجازت بھی ایسی صورت میں ضروری ہے۔

★ اگر کسی کا قرض فی الحال ادا کرنا ضروری ہے تو اس کی اجازت کے بغیر بھی جانا مکروہ ہے، البتہ فی الحال اَدائیگی ضروری نہیں۔ یا اس نے مہلت دیدی۔ یا کوئی ضامن ہو گیا۔ یا ادائیگی کی مدت مقررہ تک واپس لوٹ آئیگا یا کاروباری نوعیت کے قرضے ہیں۔ کہ دیر سویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان صورتوں میں بلا اجازت جانا بھی جائز ہے۔

★ اگر کسی کی امانت ہے یا مانگی ہوئی کوئی چیز ہے ان کو واپس کر دے! اور جملہ ضروریات اور اُمور سے متعلق وصیت نامہ لکھ دے، لینا دینا، حق، حقوق، سب مفصل درج کر دے۔ اور کسی معاملہ شناس منصف، دیندار شخص کو قائمقام بنا دے۔ (یہ قائمقام وصی یعنی وصیت کا اجراء کرنے والا۔ کہلاتا ہے)

★ سفرِ حج کے لئے جہاں تک ہو مال حلال ہونا چاہیئے۔ حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں ہوتا۔ گو حج فرض ساقط ہو جاتا ہے، اگر کسی نے مشتبہ اور شرعی اعتبار سے ناپسندیدہ طریقہ پر روپیہ کمایا ہے تو وہ مال اس پر حج تو فرض کر دیتا ہے مگر ایسے مال کو حج کے سفر کے لئے خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اس دشواری کے حل کے لئے اس کی اجازت ہے کہ کسی غیر مسلم سے بلا سود قرض لے لے' اور اپنا مال قرض کی ادائیگی میں دے دے۔

★ سفری آداب و انتظامات میں رفیق سفر کی تلاش بھی ہے۔ جو تکلیف میں کام آئے۔ دُکھ درد میں ہاتھ بٹائے، حوصلہ بڑھائے۔ دیندار اور

اہل علم ہو تو بہت ہی اچھا ہے تاکہ مسئلہ مسائل حج میں مدد ملتی رہے۔
رشتہ دار کی نسبت اجنبی رفیق سفر ہو تو بہتر ہے کیونکہ خدانخواستہ اگر کشیدگی
ہو جائے اور قطع تعلق کرنا پڑے تو رشتہ دار کی صورت میں صلہ رحمی کا قطع کرنا
لازم آئے گا جو بہت گناہ کی بات ہے۔ بخلاف اجنبی کے کہ اس سے بسہولت
جُدائی ہو سکتی ہے (مگر دیگر امور کی وجہ سے آج کل عزیز رشتہ دار کو اجنبی پر
ترجیح دینا مناسب ہے۔)

★ حج کرنے والے کے لئے وقت سے پہلے ہی حج کے مسائل سیکھنا واجب
وضروری ہے، اس لئے سفر شروع کرتے ہی مسائل معلوم کرنے کی تگ ودو
کرنی چاہیئے، کوئی عالم دین ہمسفر ہوں تو ان سے معلوم کرو، خود پڑھ سکتے ہو
تو احکام ومسائل حج کی کوئی کتاب معتبر ساتھ رکھو (یہ کتاب بھی تمام ضروری
احکام، مسائل اور معلومات پر مشتمل ہے اس کا ساتھ رکھنا بھی انشاء اللہ
مفید اور کافی ہوگا) اور بار بار اس کا مطالعہ کرو، اور کسی خاص افعال و
ارکان کی ادائیگی کا جب وقت آئے تو اس وقت اس باب کا خاص طور پر
مطالعہ کرو، جو بات سمجھ میں نہ آئے کسی عالم سے پوچھو عام لوگوں کی تقلید نہ کرو،
معمولی پڑھے لکھے لوگوں پر بھی بھروسہ نہ کرو، حتیٰ کہ ان معاملات میں معلمین ومطوفین
پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ بہت سے تو ان میں ناواقف ہوتے ہیں، اگر
کسی کو مسائل معلوم بھی ہوں تو ان کا اہتمام نہیں کرتے، مثلاً خاکسار نے بچشم
خود بعض معلمین کو دیکھا کہ وہ لوگوں سے طواف کی نیت حجر اسود اور رکن
یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر کراتے ہیں، اب یا تو وہ ناواقف ہیں کہ طواف
کی نیت حجر اسود کے سامنے ہونی چاہیئے یا انھیں اس کی اہمیت کا
احساس نہیں۔

★ غرضیکہ حج کے مسائل میں کسی معتبر اور مستند عالم پر ہی اعتماد کرنا چاہیئے، ہرکس وناکس کی تقلید سے اندیشہ ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے کہ حج ہی فاسد یا ناقص ہو جائے!

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج مبارک کا سفر جمعرات کو شروع فرمایا تھا، ویسے بھی آپ سفر عموماً جمعرات ہی کو شروع فرماتے تھے، اس لئے جو لوگ اختیار سفر میں آزاد ہوں ان کو جمعرات ہی سے سفر شروع کرنا چاہیئے مگر جو لوگ پابند ہوں ان کو جس دن بھی موقعہ ملے، وہی باعث خیر و برکت ہوگا۔

★ سفر جس سواری پر بھی ہو اس سواری کے لئے جو آداب اور قواعد و ضوابط مقرر ہوں، اس کی پابندی لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ اس سفر میں جتنا بھی بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں سے بچا جائے گا اتنا ہی بہتر ہوگا۔

★ حج کے لئے زاد راہ اور سامان میں نہ کنجوسی کرے نہ فضول خرچی، اگر صاحب وسعت ہے تو وہ اپنے توشہ اور سامان میں فراخی کرے اور جس کی وسعت کم ہے تو وہ احتیاط کرے، حج کے سفر میں جو مال خرچ ہوتا ہے اس کا ثواب سات گنا یا زیادہ ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حج پر جا کر وہاں سے سامان تعیش اور دلچسپی کی اشیاء لانا اس ثواب میں داخل نہیں، نہ ان میں خرچ کردہ رقم کا سات گنا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر نیت مکہ و مدینہ کے تجار کی اعانت ہو تو اس نیت کا ثواب ملے گا۔

★ اس سفر کے دوران دراصل عاشقانہ دیوانگی، اور لگن مطلوب ہے اس لئے ہر وہ کام جس سے اس جذبہ کی نفی ہوتی ہو اس سے احتراز اچھا ہے۔ جیسے خوب پیٹ بھر کر کھانا، یا طرح طرح کے عمدہ عمدہ کھانے پکانا، یا

جسمانی اور لباسی آرائش و بناؤ سنگھار میں لگے رہنا، اِدھر اُدھر گھومتے پھرنا، بازاروں کے بے فائدہ بطور تماشا چکر لگانا۔

★ سفر کے دوران ہم مذاق دوست احباب ایک ساتھ ہوں، اور وہ ایک دسترخوان پر کھانا کھائیں تو اچھا ہے، بشرطیکہ کوئی کسی کو اعتراض کی نظر سے نہ دیکھے۔

★ جب گھر سے روانگی کا وقت آئے تو گھر سے خوش و خرم نکلے، غمگین اور پژمردہ ہو کر نہ نکلے گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد میں کچھ صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے، نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت پڑھے اور محلہ کی مسجد میں بھی پڑھے، پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد درود شریف، آیت الکرسی اور لایلاف پڑھے اور اللہ تعالٰے سے سفر میں اعانت، خیر و برکت اور سہولت کی دعا مانگے۔

★ چلتے وقت عزیز و اقارب دوست احباب اور پڑوسی سے غلطیوں کی معافی چاہے، مصافحہ کرے اور دعا کی درخواست کرے جاتے وقت یہ مل کر جائے، اور جب آئے تو یہ اصحاب اس سے ملنے آئیں

★ جب عزیزوں سے رخصت ہو تو یہ دعا مانگے۔

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہِ اَلَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

۲۔ جب موٹر، گاڑی، جہاز، یا کسی بھی قسم کی سواری پر سوار ہو تو یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ	ساری تعریفوں کا مستحق خدا ہی ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیدیا! اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کہاں لا سکتے تھے، اور بلاشبہ ہمیں اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

★ اب آپ اللہ کے راستہ میں نکل کھڑے ہوئے ہیں اب اس کی احتیاط رکھئے کہ سفر حضر میں بیہودہ و لغو باتیں آپ کی زبان پر نہ آئیں، ہر دم ذکر اللہ، تلاوت یا درود شریف ورد زبان رہے اور فالتو اوقات یا نماز میں بسر ہوں یا دینی کتابوں کے مطالعہ میں! جس سے اعمال کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

★ مختلف مزاج و مذاق کے لوگ ساتھ ہوں گے، کوئی زیادتی کرے تو اس کا جواب صبر و ضبط نرم خوئی اور اخلاق سے دیجئے، گالی گلوچ چغلی، غیبت، فحش ہنسی مذاق لغو و بیہودہ گفتگو اور گانے بجانے سے پرہیز کیجئے۔ ضعیف و ناتواں، کمزور و بیمار، رفیقوں کی اعانت و دستگیری کیجئے، صاحب نظر اور اہل دل بزرگ کی رفاقت ہو تو ان کی صحبت کو غنیمت جانئے۔ اللهم اجعل حجنا و زیارتنا مبرورا ومقبولا وسعينا مشكورا۔

متفرق معلومات

★ پاکستان کے حجاج کے لئے حکومت کی طرف سے ایک کوٹہ (مقررہ تعداد) مقرر کیا جاتا ہے۔ اور اسی کے لحاظ سے عازمین حج سے درخواستیں

طلب کرنے کا اعلان ہو تو جس پر حج فرض ہے اسے اپنی درخواست دے دینی چاہیئے، اور جب خوش بختی سے قرعہ میں اس کا نام نکل آئے، تو اسے سفر کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے، پاکستان سے سفر ہوائی اور بحری جہاز سے ہوتا ہے جس کے لئے جو صورت تجویز ہو اسی کے مطابق تیاری کرے۔ اور اس سفر کے لیے جو قواعد و ضوابط ہوں ان کی پابندی کرے اور جو ہدایات دی جائیں ان کی قبل از روانگی تکمیل کرے تاکہ سفر کے وقت یا دوران سفر پریشانیاں اور تکالیف نہ اٹھانی پڑیں، اگر کچھ پابندیاں خلاف طبع یا ناجائز بھی ہوں تب بھی ان سے غفلت اور لاپرواہی نہ برتے۔

★ چونکہ حکومت کی طرف سے رقم کی ایک حد مقرر ہے، اور وہ رقم بھی حج نوٹ یا پونڈ کی شکل میں لے جانے کی اجازت ہے۔ اور مقررہ حد سے زیادہ رقم کسی بھی صورت سے لے جانے کی اجازت نہیں، اور یہ مقررہ رقم کبھی کبھی کم بھی پڑ جاتی ہے اس لئے بجائے اس کے کہ حکومت کے احکامات کی خلاف ورزی کی جائے یہ صورت بہتر اور آسان ہے۔ کہ کھانے پینے کی اشیاء گھی، تیل مرچ مصالحہ، دالیں، شکر، چائے وغیرہ حسب ضرورت ساتھ لے لو گندم اور چاول کے لئے ایک خاص رقم جمع کرانے کے بعد یہ چیزیں مکہ معظمہ میں انجمن خدام النبی کے دفتر واقع صولیتہ منزل سے مل جاتی ہیں، گو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں ہر چیز افراط سے ملتی ہے مگر رقم محدود ہونے کی شکل میں یہ سامان ساتھ ہو گا تو کافی مدد ملے گی، ضروری برتن، لوٹا گلاس پیالے دیگچی چمچہ بھگونا، بالٹی، چھوٹی بڑی پلیٹیں، تیل کا چولھا۔ کنڈی۔ بوری رسی وغیرہ بھی ساتھ رکھو۔ مگر اس کا خیال رہے کہ سامان اتنا زیادہ نہ ہو کہ پریشانی کا سبب بن جائے۔

اس سامان کے علاوہ یہ چیزیں بھی ساتھ رکھو۔
قرآن شریف، وظیفہ یا دعاؤں کی کوئی کتاب، احکام و مسائل حج کی کوئی کتاب، چاقو، قینچی، سوئی دھاگہ، صابن وغیرہ۔

★ موسم کے لحاظ سے بستر بھی ساتھ رکھیں، مکہ معظمہ میں تو سردی زیادہ نہیں ہوتی البتہ مدینہ منورہ میں خاصی سردی ہوتی ہے، اس لئے رضائی، کمبل، گدہ ضرور ساتھ رکھیں، پہننے کے کپڑوں میں بھی گرم کپڑے، سوئٹر، مفلر اور اونی چادر وغیرہ بھی رکھیں۔

★ احرام میں دو چادروں کی ضرورت ہوتی ہے، احتیاطاً دو احرام ساتھ رکھو، احرام میں گرم اونی چادر اور تولئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اس لئے وہ بھی رکھو تو اچھا ہے، بعض اوقات اچانک موسم میں تندی اور تیزی آجاتی ہے، پندرہ گز لٹھہ برائے کفن بطور احتیاط رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

★ عورتیں اگر ساتھ ہوں تو ایک دو چادریں پردہ تاننے کے لئے بھی ساتھ رکھو۔ جہاز میں نیز عرفات و مزدلفہ میں بچھانے کے لئے چٹائیاں یا ترپال بھی ساتھ رکھو۔

★ کپڑے اور متفرق سامان رکھنے کے لئے جو صندوق ہو وہ مضبوط ہونا چاہیئے، جدہ میں کرینوں کے ذریعہ سامان اتارنے چڑھانے میں معمولی بکس ٹوٹ جاتے اور سامان بکھر جاتا ہے۔

★ سامان کے ہر نگ پر نہ مٹنے والی سیاہی یا پینٹ سے اپنا نام و مقام اور معلم کا نام ضرور لکھیں۔ اس سے سامان کی تلاش میں سہولت رہتی ہے اور سامان کم گم ہوتا ہے۔

★ زمزم لانے کے لئے لوہے یا پلاسٹک کے مضبوط ڈرم بھی یہیں سے

ساتھ لے جانے میں کفایت رہتی ہے۔

★ بحری جہاز پر سوار ہونے اور اترنے کے مواقع پر اتنی ابتری، دھینگا مشتی اور افراتفری اور نفسی نفسی ہوتی ہے کہ الاماں والحفیظ، بعض اوقات تو ہاتھا پائی کی نوبت بھی آجاتی ہے' اس سے بچنے کی شریفانہ صورت یہی ہے کہ یا تو اول وقت جائے اور سوار ہو جائے، یا قلی کے ذریعہ چٹائی وغیرہ بچھوا کر جگہ حاصل کرلے۔ مگر اس میں اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی حاجی اسے اٹھا کر کہیں رکھدے اور خود قبضہ کرلے، یا پھر سارے ہنگامے کے فرو ہونے کا انتظار کرے۔ اور صبر و شکر کے ساتھ جو جگہ مل جائے اس میں گذر کرے۔

★ یہاں ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جب ہمارا پہلا ہی قدم غلط اٹھ رہا ہے تو ہم اس مبارک سفر کی خیر و برکت کیسے حاصل کرسکیں گے۔

★ بحری جہاز کا سفر کراچی سے چھ دن کا ہے۔ حجاج کے لئے کمپنی کے پاس جو جہاز فی الحال موجود ہیں ان میں سفینۂ حجاج بہت وسیع اور آرام دہ جہاز ہے، معمولی طوفان کا کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا۔ اور چھوٹے جہازوں میں قے، متلی، دوران سفر کی جو شکایات ہوتی ہیں وہ اس میں نہیں ہوتیں۔ اس لئے ضروری تو نہیں کہ آپ قے متلی روکنے والی اشیاء اپنے ساتھ رکھیں۔ لیکن احتیاطاً لیموں وغیرہ کا اچار، چٹنی وغیرہ رکھ لیں۔ تو کوئی حرج نہیں جہاز میں باقاعدہ ڈاکٹر اور اسپتال موجود ہے، تکلیف کے وقت ان سے رجوع کرنا چاہیئے۔ جہاز میں اپنے طور کھانا وغیرہ پکانے کی اجازت نہیں ہے پکا ہوا کھانا اور ناشتہ مہیا کیا جاتا ہے۔ صبح چائے کے ساتھ بسکٹ، دوپہر کو روٹی، سالن، دال، چاول سہ پہر کو خالی چائے اور بعد مغرب پھر روٹی، سالن، چاول، بعض دنوں میں دونوں وقت ورنہ دوپہر کو

اچار بھی تقسیم کرتے ہیں۔

★ کھانا عرشہ کا ہو یا سیکنڈ و فسٹ کا، تینوں درجوں کا اپنے اپنے لحاظ سے معمولی ہوتا ہے، البتہ بدذائقہ یا ناقابل استعمال نہیں ہوتا۔ ڈیک کے مسافروں کو ملازمین کھانا تقسیم کرتے ہیں، جو انھیں اپنے برتنوں میں لینا ہوتا ہے۔ سیکنڈ و فسٹ میں برتن بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ ڈیک والے زائد رقم دے کر سکنڈ کلاس کے معیار کا کھانا مقرر کرا سکتے ہیں۔ مگر بعض کو مقرر کرا کے پچھتاتے دیکھا۔ اس کے لئے اچھی صورت یہی ہے کہ اپنے مذاق کے مطابق اپنے ساتھ اچار، چٹنی، جام جیلی، اور ٹماٹو ساس وغیرہ رکھ لے۔ انڈے اُبلے ہوئے رکھ لے، مکھن و بسکٹ وغیرہ ہوں تو ڈیک میں سکنڈ و فسٹ سے اچھا کھانا میسر ہو سکتا ہے۔ جہاز میں دو معیار کے ہوٹل بھی ہیں، ایک فسٹ و سیکنڈ والوں کے لئے دوسرا ڈیک والوں کے لئے۔ ڈیک والوں کے لئے جو ہوٹل ہے وہاں چائے، سوڈا لیمن، سگریٹ، معمولی بسکٹ یا بچوں کی گولیاں ہی ملتی ہیں کوئی معقول چیز فراہم نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ برف بھی نہیں ملتی۔

★ جب قافلوں کا رواج تھا۔ تو امیر قافلہ مقرر ہوتا تھا، اب جہاز میں امیر الحجاج ہوتا ہے، جسے حکومت مقرر کرتی ہے۔ اگر کسی حاجی کو کوئی تکلیف یا پریشانی ہو، کھانے وغیرہ کی یا کوئی اور انتظامی شکایت ہو تو اس کا رفع کرانا امیر الحجاج کی ذمہ داری ہے۔ جو نیک خدا ترس اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار امیر ہوتا ہے اس سے لوگوں کو بڑا آرام ملتا ہے، اور جو نااہل، خودنگر اور افسرانہ مزاج ہو تو اسے خود بہت آرام ملتا ہے۔

★ نماز کے لئے انتظامی طور پر ایک کمرہ مخصوص ہے مگر اس میں سارے حاجی نہیں سما سکتے اس لئے مختلف مقامات پر سمت قبلہ بتانے کا انتظام بھی جہاز میں ہوتا ہے۔

★ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے بندرگاہ پر جو شیڈ بنے ہوتے ہیں وہاں سے پاسپورٹ اور ٹیکوں وغیرہ کے سرٹیفکیٹوں پر تصدیق وغیرہ کی تکمیل کرا کے وہ کاغذات اوپر ہی بیگ وغیرہ میں رکھ لیں۔ اندر صندوق وغیرہ میں بند نہ کریں کیونکہ جہاز پر چڑھتے وقت وہ کاغذات دکھانے پڑتے ہیں۔

★ جہاز میں جو فرصت کا وقت ملے اسے غنیمت سمجھو، ذکر اذکار، درود و وظائف یا عبادات اور مسئلے مسائل سیکھنے میں صرف کرو، فضول باتوں ہنسی دل لگی میں ضائع نہ کرو۔

جدّہ

★ پاکستان کے حاجیوں کے لئے میقات یلملم ہے، یہاں سے جدّہ کا فاصلہ تقریباً بیس بائیس گھنٹے کا ہے، یلملم آنے کے وقت کا جہاز کے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا جاتا ہے اور جب یلملم آتا ہے تو جہاز اعلان کے مطابق سیٹی بجاکر خبردار کرتا ہے، مقررہ وقت سے پہلے نہا دھو کر تیار رہو۔ اور جب یلملم آجائے تو احرام باندھ لو اطمینان سے سامان وغیرہ اکٹھا کرو، اور جدّہ پر اُترنے کے لئے تیار رہو، پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اور مختصر سامان اپنے ساتھ رکھو، کیونکہ جدّہ میں سامان عام طور پر کرینوں کے ذریعہ اُتارا جاتا ہے اور وہاں سے کسٹم کی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے۔

★ جب حاجی جہاز سے اُترتے ہیں تو ان سے معلّم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے

اس لئے معلم کے بارے میں گھر سے چلتے وقت ہی فیصلہ کرلو تو اچھا ہے، بندرگاہ پر کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد حجاج کسٹم کے لئے آتے ہیں وہاں سامان کے انبار میں سے اپنا اپنا سامان خود تلاش کرنا اور کسٹم کرانا پڑتا ہے، معلم کے آدمیوں کو کسٹم کے اندر نہیں آنے دیا جاتا اس لئے پہلے سے انتظام اور تیاری رکھو تاکہ وقت پر گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو کسٹم کے قانون کے خلاف کوئی سامان مت لے جاؤ، ورنہ بہت پریشانی ہوگی، وہاں بھی نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔

★ کسٹم کرا کے جب آپ باہر آئیں گے تو وہاں آپ کو معلم یا ان کے وکلاء ملیں گے، سامان ان کی نگرانی میں دے کر آپ حجاج منزل آجائیں۔ سامان ٹرکوں میں حجاج منزل آجائے گا اور یہاں پھر آپ کو اپنا سامان خود تلاش کرنا پڑے گا، حجاج منزل میں معلمین کے ٹھکانے بنے ہوئے ہیں، اب آپ اپنی تمام ضروریات کے لئے معلم سے مدد لے سکتے ہیں، اب ان کی ذمہ داری ہے کہ آپ کی ضروریات کا خیال رکھیں، واپسی تک آپ معلم کے محتاج ہیں، وہی آپ کو جدہ سے مکہ بھیجے گا۔ حج کرائے گا، مدینہ بھیجے گا۔ اور واپس جدہ لاکر جہاز میں سوار کرانے کے جملہ انتظامات کرے گا۔

★ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش معلم کے ذمہ نہیں ہے۔ یہ انتظام آپ کو خود کرنا ہوگا البتہ معلم اور اس کے آدمی اس میں آپ کی پوری مدد کریں گے۔ کرایہ کے مکانات کا آپ کو پتہ بتائیں گے، ساتھ جاکر دکھائیں گے آپ پسند کرکے اپنا کوئی ٹھکانہ منتخب کرلیں۔

★ مکہ معظمہ میں مکانات سیزن کے حساب سے کرایہ پر ملتے ہیں، ہجوم چونکہ بہت ہوتا ہے اس لئے کرائے بھی بہت زیادہ ہوجاتے ہیں۔ حرم شریف

کے قریب مکانات کے کرائے اور بھی زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے اپنی گنجائش دیکھ کر مکان کا انتخاب کرنا چاہیئے، دس دس پانچ پانچ آدمی مل کر مکان لیتے ہیں تو کرایہ کم پڑتا ہے۔ حرم کے قرب وجوار میں بہت سے عالیشان ہوٹل بھی ہیں، مگر وہ صرف امراء اور وساہی کے کام کے ہیں، غریب اور متوسط آدمی تو ان میں قیام کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

★ حکومت نے حجاج کی سہولت اور اپنی انتظامی مصلحت کی وجہ سے یہ انتظام کیا ہے کہ جو حاجی پہلے آتے ہیں ان کو مدینہ منورہ پہلے بھیجا جاتا ہے اور جو دیر سے پہنچیں ان کو حج کے بعد مدینہ منورہ بھیجا جاتا ہے۔

★ مدینہ منورہ میں ہر صورت میں دس دن سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں ہوتی، گو مخصوص صورتوں میں معلمین کے ذریعہ زیادہ قیام کی صورت نکل آتی ہے۔

★ اب چونکہ سفر میں حجاج آزاد نہیں ہوتے اور نہ اپنی مرضی سے وہ کہیں آجاسکتے ہیں، اس لئے جو لوگ پہلے مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں انھیں بھی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لینا چاہیئے، اگر کسی نے یلملم سے احرام نہیں باندھا اور جدہ آکر یہ معلوم ہوا کہ وہ بالا بالا مدینہ نہیں جاسکتے تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھ لیں،

★ ٹرانسپورٹ میں بسیں اور ٹیکسیاں ہی استعمال ہوتی ہیں آپ جو پسند کریں معلم اسی کا انتظام کرے گا۔ اپنے طور پر اگر آپ کو انتظام کرنا ہو تو عام دنوں میں ایک ریال فی سواری سے لے کر تین ریال فی سواری تک ٹیکسیاں لیتی ہیں، مگر حج کے زمانہ میں ان کا کرایہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ کرایہ پہلے طے کر لینا چاہیئے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

مکہؓ معظمہ

★ جدہ سے مکہ معظمہ تقریباً ۴۶ میل ہے، بہت کشادہ اور پختہ دورویہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں ٹیکسی گھنٹہ سوا گھنٹہ میں اور بس ڈیڑھ دو گھنٹہ میں پہنچا دیتی ہے۔

★ جدہ کے راستہ میں مکہؓ مکرمہ سے نو دس میل کے فاصلہ پر شمیسیہ کے مقام کے قریب جہاں صلح حدیبیہ ہوئی تھی حدود حرم کی علامت بنی ہوئی ہے، اور اسی کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے کہتے ہیں کہ بیعت رضوان اسی جگہ ہوئی تھی، اگر آپ کا ڈرائیور راضی ہو جائے تو یہاں اتر کر دو رکعت نماز پڑھئے اور دعا مانگئے۔

جب حدودِ حرم سے گذرو تو سمجھ لو کہ اب احکم الحاکمین کے دربار کے احاطہ میں داخل ہو گئے اس لئے نہایت عاجزی وخاکساری اور ادب کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ آمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ	اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم محترم ہے اس کے صدقہ میں میرا گوشت پوست، میرا خون اور ہڈیاں، میرا پورا وجود دوزخ کے لئے حرام فرما۔ اے اللہ حساب کتاب کے لئے اٹھائے جانے والے دن کے عذاب سے مجھے امن دے۔ اور مجھے اپنے دوستوں اور طاعت گذاروں میں شامل فرمالے

وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور میری توبہ قبول کرلے بے شک توہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

اس کے بعد درود شریف اور تلبیہ پڑھو، اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرو، اس کا شکر بجالاؤ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ سعادت عظمیٰ نصیب فرمائی۔

حدود حرم میں موقعہ مل جائے تو کچھ دور پیدل چل لو۔

؎ حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا ہے موقعہ ارے جانیوالے

★ دخول مکہ سے پہلے غسل کرنا بہتر ہے۔ مگر آج کل اس کے لئے کوئی سہولتیں اور انتظامات نہیں اس لئے جدہ سے روانگی کے وقت ہی غسل کرلو تو بہتر ہے۔

★ سواری آپ کو معلم کے دفتر پر اتار دے گی، سامان ساتھ ہے تو اس کا انتظام کرکے بیت اللہ کی زیارت کے لئے آجائیں، معلم یا اس کا کوئی آدمی آپ کے ساتھ آئے گا اور آپ کو طواف کرائے گا۔ سعی کرائے گا۔

★ آدمی اگر پہلی مرتبہ حاضر ہوا ہے تو اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ معلم یا اس کے آدمی کے ساتھ طواف کرے، کیونکہ وہ لوگ طواف کے طریقوں، مقامات و آداب سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے سہولت سے قاعدے کے مطابق طواف کرادیں گے طواف کے بعد وہ انعام و بخشش کے اُمیدوار بھی ہوتے ہیں۔ گو قاعدے سے وہ اس کے مستحق نہیں تاہم ہدیہ سمجھ کر اگر ان کو کچھ پیش کردیا جائے تو خوش ہوتے ہیں اور دیگر امور بھی بخوشی

انجام دیتے ہیں۔

★ طواف وسعی سے فارغ ہو کر واپس آکر کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرو۔

★ حج میں ازدھام بہت ہوتا ہے اس لئے آدمی کے بچھڑ جانے کا بہت امکان رہتا ہے سب ساتھی اور رفیق مل کر حرم میں ایک جگہ مقرر کرلیں کہ اگر کوئی بچھڑ جائے یا آگے پیچھے آئے تو اس جگہ آجائے تاکہ تلاش میں آسانی ہو اسی طرح مستورات اگر ساتھ ہوں تو ان کے لئے بھی جگہ متعین کر دیں کہ وہ ضروریات سے فارغ ہو کر وہیں آجائیں۔ ادھر ادھر نئی جگہ نہ بیٹھیں۔ ہر ساتھی کو اور مستورات کو کسی کاغذ پر معلم کا نام اور پتہ لکھ کر بھی دے دینا چاہئیے کہ اپنے پاس حفاظت سے رکھیں، اور جب کبھی ضرورت پیش آئے کسی بھی پولیس والے کو وہ کاغذ دکھائیں وہ پوری پوری مدد کرے گا۔ وہاں کی پولیس جتنا اچھا انتظام کرتی ہے خدمتِ خلق کا بھی اتنا ہی اچھا جذبہ رکھتی ہے۔

خاص مقامات اور اصطلاحی الفاظ کی تشریح

★ مسائل حج میں عربی کے بعض الفاظ اور کچھ خاص اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں، عربی نہ جاننے والے اور ان خاص اصطلاحوں سے ناواقف حضرات کو ان کے سمجھنے اور معنی متعین کرنے میں اُلجھن ہوتی ہے ایسے الفاظ جہاں آتے ہیں اس جگہ بھی گو اس کی تشریح مختصر طور پر کر دی گئی ہے، تاہم مزید سہولت کے لئے یہاں مستقل طور پر بھی ایسے الفاظ کے معنی بیان کئے جاتے ہیں

احرام: لفظی معنی حرام کرنا۔ حاجی یا عمرہ کرنے والا حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے جب تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور مباح

چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس عمل کو احرام کہتے ہیں، اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے، اس لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف احرام کی چادریں پہننے سے ہی احرام شروع نہیں ہو جاتا اس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی حج یا عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے۔

استلام:۔ حجر اسود کو بوسہ دینا، یا ہاتھ سے چھونا۔ رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا بھی استلام کہلاتا ہے۔

اضطباع:۔ احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ یہ اس طواف میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔

آفاقی:۔ وہ شخص کہلاتا ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتا ہو۔ جیسے پاکستانی۔ ہندوستانی۔ مصری۔ شامی۔ عراقی وغیرہ۔

ایام تشریق:۔ جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔

ایام نحر:۔ قربانی کے دن۔ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک

افراد:۔ صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

اشعار:۔ قربانی کے جانور (جو کوئی حاجی اپنے ساتھ لائے) کی شناخت کے لئے اس کے دائیں کندھے پر اتنا خفیف سا زخم لگانا جس سے صرف کھال کٹے گوشت نہ کٹے۔

بیت اللہ:۔ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے درمیان ایک مقدس مکان جسے کعبہ بھی کہتے ہیں اور جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

بطنِ عرنہ:۔ عرفات کے قریب ایک جگہ۔ یہاں وقوف جائز نہیں،

کیونکہ یہ عرفات کی حدود سے خارج ہے۔

تجلیل :۔ قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔

تسبیح :۔ سبحان اللہ کہنا

تقلید :۔ قربانی کے جانور کے گلے میں جوتی یا درخت وغیرہ کی چھال، رسّی وغیرہ میں ہار بنا کر ڈالنا۔

تکبیر :۔ اللہ اکبر کہنا۔

تمتّع :۔ حج کی ایک قسم جس میں حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔ پھر عمرہ کا احرام کھول دیا جاتا ہے۔ اور پھر حج کا احرام علیحدہ باندھا جاتا ہے۔

تلبیہ :۔ لبیک (آخر تک) پڑھنا۔

تہلیل :۔ لا الہ الا اللہ۔ پڑھنا۔

جِمار۔ جمرات :۔ منیٰ میں تین مقامات پر قد آدم ستون بنے ہوئے ہیں جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ مسجد خیف کے قریب والے کو جَمْرَۃُ الاُوْلیٰ کہتے ہیں اور بیچ والے کو جَمْرَۃُ الوُسطیٰ اور آخر والے کو جَمْرَۃُ الکُبْریٰ، جَمْرَۃُ العَقَبَہ یا جَمْرَۃُ الاُخریٰ کہتے ہیں۔

جُحفہ :۔ رابغ کے قریب مکہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے، جو شام کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جنّت المعلیٰ :۔ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے۔ جس میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر صحابہ کرام اور بزرگوں کے مزارات مبارک ہیں۔

جَبَلِ ثَبِیر :۔ منیٰ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جَبَلِ رَحمَت :۔ میدان عرفات میں ایک پہاڑی جس کے دامن میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ الوداع دیا تھا۔

جَبَلِ ثَور :۔ مکہ معظمہ میں وہ پہاڑ جس کے غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کے وقت تین شب قیام فرمایا۔ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

جَبَلِ نُور :۔ مکہ معظمہ کا وہ پہاڑ جس میں غارِ حرا واقع ہے جس میں نبوت ملنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت و اعتکاف کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو پڑتا ہے۔

جَبَلِ قزَح :۔ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔

جنایت :۔ لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں اور حج میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہے۔

حج :۔ مخصوص زمانہ میں احرام باندھ کر چند مخصوص افعال و اعمال کرنا۔

حَجَرِ اَسوَد :۔ سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے۔ جنت سے آنے کے وقت اس کا رنگ مثل دودھ سفید تھا، پہلے تو یہ سالم پتھر تھا مگر اب اس کے صرف پانچ ٹکڑے کبوتر کے انڈے کے برابر یا اس سے کچھ بڑے باقی رہ گئے ہیں۔ جو بیت اللہ کے مشرقی کونہ میں قد آدم کے قریب اونچائی پر لاکھ کے اندر جڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

حَرَم :۔ مکہ معظمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرم کہلاتی ہے۔

ان حدود پر نشانات بنے ہوئے ہیں۔ ان حدود کے اندر شکار کھیلنا، درخت کاٹنا جانور کو گھاس چرانا ممنوع و حرام ہے۔

حَرَمی :۔ حدودِ حرم کے اندر رہنے والا حرمی کہلاتا ہے۔

حِل :۔ حدِ حرم سے باہر اور مواقیت تک کا علاقہ حِل کہلاتا ہے، کیونکہ اس میں وہ باتیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔

حِلّی :۔ زمین حل میں رہنے والا۔

حَلق :۔ سر کے بال منڈانا۔

حَطِیم :۔ کعبہ کے شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم بیضوی دیوار سے زمین کا کچھ حصہ گھرا ہوا ہے۔ اس کو حطیم، حِجر اور خظیرہ کہتے ہیں۔ یہ جگہ دراصل بیت اللہ کا حصہ تھی۔ جو قریش مکہ نے تعمیر بیت اللہ کے وقت اس لئے چھوڑ دی تھی کہ حلال کی کمائی جس سے وہ بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ختم ہو گئی۔ یہ چھٹی ہوئی جگہ حطیم کہلاتی ہے، جو چھ سات ہاتھ کے قریب ہے۔ موجودہ احاطہ کچھ زائد زمین پر بنا ہوا ہے۔

دَم :۔ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے کی وجہ سے بکری وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتی ہے اس کو دَم کہتے ہیں۔

ذُوالحُلَیفَہ :۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ سے مکہ کے راستہ پر مدینہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے۔ آج کل بیر علی کے نام سے مشہور ہے یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔

ذاتِ عِرق :۔ ایک مقام کا نام جو آج کل غیر آباد و ویران ہے مکہ معظمہ سے تقریباً تین منزل ہے یہ عراق سے آنے والوں کی میقات ہے۔

رکن یمانی:۔ بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں. یمن اسی کی سیدھ میں ہے۔

رکن عراقی :۔ بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی سمت پر ہے حطیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہونے کی وجہ سے یہ رُکن اپنے اصلی مقام پر نہیں ہے یہی حال رُکن شامی کا ہے۔

رکن شامی :۔ بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جس کی سمت میں شام ہے۔

رَمَل :۔ طواف کی حالت میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھتے ہوئے پہلوانوں کی طرح چلنا. یہ اس طواف کے شروع کے تین پھیروں میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔

رَمِی :۔ منیٰ میں جمرات پر کنکریاں مارنا۔

زمزم :۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب مشہور چشمہ، جو اب کنویں کی شکل میں ہے۔

سَعی :۔ صفا و مروہ کے درمیان مخصوص و مقررہ طریقہ سے سات چکر لگانا

شَوط :۔ بیت اللہ کے چاروں طرف ایک چکر لگانا۔

صَفا :۔ بیت اللہ کے قریب جانب جنوب ایک چھوٹی پہاڑی تھی جو موجودہ تعمیرات میں ایک بلند فراز کی صورت میں ہے. یہیں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

ضَب :۔ منیٰ میں مسجد خیف سے قریب ایک پہاڑی۔

طواف :۔ مخصوص و مقررہ قواعد کے تحت بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا

عُمرہ :۔ حل یا میقات سے احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا. عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

عَرَفَات۔ عَرَفہ:۔ ایک میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے جانب مشرق تقریباً ۹ میل پر ہے، اس میدان میں ۹ ذی الحجہ کو حجاج قیام کرتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے۔

قِرَان:۔ یہ بھی حج کی ایک قسم ہے جس میں حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے، پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔ پھر اسی احرام سے حج کے افعال کئے جاتے ہیں۔

قَارِن:۔ حج قران کرنے والا۔

قَرْن:۔ اسے قَرْنُ الْمَنَازِل بھی کہتے ہیں، یہ ایک پہاڑ ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر واقع ہے یہ نجد یمن، نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قَصْر:۔ بال کتروانا مشین یا قینچی سے (بعض نے کہا ہے کہ اگر بال اتنے بڑے ہوں کہ ایک انگل قصر ہو سکیں تو قصر کرائے، ورنہ حلق ضروری ہے)

مُحْرِم:۔ احرام کی حالت والا۔

مُفْرِد:۔ صرف حج کے افعال کرنے والا۔

مِیقَات:۔ وہ شرعی مقامات جہاں سے مکہ معظمہ آنیوالے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے

مَسْعٰی:۔ سعی کرنے کی جگہ۔

مَطَاف:۔ بیت اللہ کے چاروں طرف کا گول صحن جس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے، اور جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

مقام ابراھیم:۔ یہ بھی جنتی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی جو دیوار کی اونچائی کے

بقدر خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات اب تک واضح ہیں، اور جو آج کل بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے شیشہ کے ایک قیمتی گلوب کے اندر رکھا ہوا ہے جس کے اوپر پیتل کی خوبصورت جالی کا خول ہے۔

مُلتزم:۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان کی دیوار، جس سے لپٹ چمٹ کر دُعا مانگنا مسنون ہے۔ یہاں مانگی ہوئی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

مِنیٰ:۔ مکہ معظمہ سے جانب شرق تین میل کے فاصلہ پر ایک آبادی، جہاں جمرات پر رمی کی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے، یہ جگہ حدودِ حرم میں داخل ہے۔ عرب اس کا تلفظ مُنیٰ (میم کے پیش کے ساتھ) کرتے ہیں۔

مسجدِ خَیف:۔ منیٰ کی بڑی مسجد جو جبل ضب کے پہلو میں ہے۔

مسجدِ نَمِرَہ:۔ عرفات کے کنارہ پر ایک مسجد ہے، ۹ ذی الحجہ کو اس مسجد میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔

مَشعَرِ الحَرام:۔ مُزدلفہ میں ایک مقام، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے، اس کے نزدیک وقوفِ مزدلفہ کیا جاتا ہے۔

مُدعیٰ:۔ دعا مانگنے کی جگہ۔ مسجد حرام اور مکہ معظمہ کے قبرستان کے درمیان ایک بلند جگہ ہے جہاں ایک پُر رونق بازار بنا ہوا ہے۔ مکہ میں داخلہ کے وقت یہاں دُعا مانگنی مستحب ہے، مگر آج کل مکہ میں داخلہ، دوسری سمتوں سے ہوتا ہے۔

مُزدَلِفہ:۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے۔ جو منیٰ سے مشرق کی جانب تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفات سے بعد مغرب روانہ

ہو کر حاجی رات یہیں گذارتے ہیں، مغرب وعشاء کی نماز یہیں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے، صبح صادق کے بعد یہاں بھی وقوف کیا جاتا ہے اور شیطانوں پر مارنے کے لئے کنکریاں بھی اسی میدان سے لی جاتی ہیں۔

مُحَسَّر:۔ مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، اصحاب فیل پر عذاب یہیں نازل ہوا تھا، اس لئے اس جگہ سے بھاگ دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے۔

مَرْوَہ:۔ بیت اللہ کے جنوب مشرقی گوشہ کی طرف ایک پہاڑی تھی، جہاں سعی ختم ہو جاتی ہے۔

مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن:۔ صفا و مروہ کے درمیان ایک نشیب تھا، جہاں سے حضرت ہاجرہؑ دوڑ کر گذرتی تھیں، اس جگہ کی تعیین مسعیٰ کی دیوار میں سبز ستون بنا کر کی گئی ہے رات کے وقت سبز ٹیوب روشن رہتی ہیں۔

مَکّی:۔ مکہ معظمہ کا باشندہ۔

موقِف:۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات و مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

میزاب رحمت:۔ وہ طلائی پرنالہ جو بیت اللہ کی شمالی دیوار کی منڈیر میں لگا ہوا ہے جس سے بیت اللہ کی چھت کا پانی حطیم میں گرتا ہے، جہاں پانی گرتا ہے وہ بھی مقام قبولیت ہے۔

میقاتی:۔ میقات کا رہنے والا۔

وقوف:۔ میدان عرفات و مزدلفہ میں خاص اوقات میں ٹھہرنا۔

ھَدْی:۔ وہ جانور جو حاجی اپنے ساتھ حرم میں قربان کرنے کو لائے۔

یوم الترویہ:۔ ۸ر ذی الحجہ. جس تاریخ کو حجاج منیٰ میں آتے اور پانچ نمازیں وہاں ٹہر کر پڑھتے ہیں۔

یوم عرفہ:۔ ۹ر ذی الحجہ. حج کا دن. جس دن حجاج عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم:۔ مکہ معظمہ سے جنوب سمت دو منزل پر ایک پہاڑ ہے آج کل یہ سعدیہ کہلاتا ہے. یہ یمن والوں کی میقات ہے، پہلے ہندوستان کے بحری جہاز ایسے راستے سے گذرتے تھے جو اس پہاڑ کے محاذی تھا، اس لئے یہ ہند و پاک کے لئے بھی میقات تھا اب اگرچہ وہ راستہ بدل گیا ہے، پھر بھی احتیاطاً پاکستان و ہندوستان کے حجاج یہیں سے احرام باندھتے ہیں. ویسے ان ملکوں کے بحری مسافروں کو جدہ سے بھی احرام باندھنے کی اجازت ہے۔

حج کی فرضیت و فضائل

★ قرآن و حدیث اجماع و قیاس ہر دلیل سے حج کی فرضیت ثابت ہے، اور جو یہ فریضہ ادا نہ کرے اس کے لئے احادیث شریفہ میں سخت وعید بھی آئی ہے. اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۞

ترجمانی:۔ بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا ایک حق ہے. بشرطیکہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتے ہوں، اور اگر کوئی قدرت کے باوجود حج نہ کرے، تو اس میں

محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔ اگر وہ محرم اپنے حج کے لئے جا رہا ہو تو خیر ورنہ اس محرم کا آمدورفت وقیام وغیرہ کے لائق خرچ بھی اس کے ذمہ ہوگا اگر قدرت واستطاعت کی یہ سب صورتیں میسر ہوں اور پھر بھی کوئی حج نہ کرے تو وہ ان وعیدوں کا مورد ہوگا جو قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں۔

فضائلِ حج

۱۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خلوص نیت کے ساتھ اللہ کے لئے حج کرے، اور اس میں فحش کام، اور گالی گلوچ لڑائی جھگڑے اور فسق وفجور سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، وہ جو دعا کریں گے اللہ تعالے قبول فرمائیگا (ابن ماجہ)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو حرم کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں تو آپ نے فرمایا ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیان سرزد ہونیوالے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا بجز جنت کے کچھ نہیں (بخاری ومسلم)

اسی کا نقصان ہے اللہ تعالیٰ تو دنیا جہاں سے بے پروا
و بے نیاز ہے" حدیث شریف میں ہے۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ
الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (مسلم و بخاری)

"حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"

۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللہ عنہ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا۔ (مسلم)

"حضرت ابی سعیدؓ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران خطبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس حج کیا کرو"

آیت شریفہ میں استطاعت سبیل کے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس میں روزمرہ کی ضروریات سے زائد اتنا سرمایہ ہونا چاہیئے کہ آمد و رفت کے مصارف زمانہ قیام کا خرچ، اور اہل و عیال کا واپسی تک کا خرچ پورا ہو سکے۔ راستہ کا پُرامن ہونا بھی اس میں داخل ہے۔ اور عورت کے لئے

حج مبرور کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔
۱۔ وہ حج جس میں کوئی گناہ نہ ہوا ہو ۲۔ حج مقبول مُراد ہے
۳۔ وہ حج جس میں ریا اور نام ونمود نہ ہو ۴۔ ایسا حج جس کے بعد گناہ سرزد نہ ہو ۵۔ ایسا حج کہ اس کے بعد دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔

★ اب یہاں غور کرنے کی یہ بات ہے کہ یہ تمام فضائل اور برکات اسی وقت حاصل ہوں گی جب کہ حج کے تمام فرائض، واجبات اور سنن پوری احتیاط کے ساتھ ادا کئے جائیں اور حج کو خراب وفاسد کرنے والی تمام باتوں سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔ ورنہ اگر ذمہ سے فرض ساقط ہو بھی گیا تب بھی فضائل وبرکات سے محرومی تو یقینی ہے، ہمارے ہاں کی اکثریت ان باتوں سے غفلت برتتی ہے، حج پر جانے والے اکثر حضرات کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی کہ وہ حج کے فرائض وشرائط، احکام ومسائل معلوم کریں، اور وہاں پہنچکر اپنی تکمیل معلموں کے ہاتھ میں تھماکر مطمئن ہو جاتے ہیں، فرائض وواجبات کا اہتمام کرتے ہیں اور دوران احرام گناہوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں۔ انھیں یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ ہم نے حج وعمرہ کا احرام باندھ کر بہت سی شرعی پابندیاں اپنے اوپر عائد کرلی ہیں۔ جن کے خلاف کرنے سے سخت گناہ لازم آتا ہے۔ حرمین شریفین میں جس طرح نیکیوں کا اجر وثواب ہزاروں لاکھوں گنا ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کا وبال بھی اسی حساب سے ہوتا ہے۔

★ وہ اپنی نادانی سے بزعم خود یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہوکر ثواب آخرت کا بڑا ذخیرہ سمیٹ لائے ہیں مگر درحقیقت وہ اپنی غفلت و لاپرواہی حج کے واجبات وسنن ترک کرکے، احرام کی پابندیوں کے خلاف کرکے

آخرت کے وبال اور گناہوں کی پوٹ اٹھالاتے ہیں۔

★ صاحب بصیرت علماء نے لکھا ہے کہ حج کے بعد اگر حاجی کے حالات اسطور بدل جائیں کہ وہ پہلے کی نسبت نیکی کی طرف زیادہ مائل ہو اور اعمال خیر کرنے میں پہلے سے زیادہ راغب ہو، تو یہ اس کے حج قبول ہونے کی علامت ہے۔

★ اس کا امکان ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی بے پایاں رحمت اور بے حد وحساب فضل وکرم اور حرمین شریفین کی برکت سے ہماری لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر کے ہمارا ناقص حج بھی قبول فرمالے۔ مگر ہمارے لئے اس کے باوجود بھی غافل وبے فکر ہونے کا کوئی جواز نہیں، کیونکہ غفلت وبے فکری اور بے پرواہی سے کئے جانے والے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی کا امکان بہت کم ہے!

وعید

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت وحاجت شدیدہ یا حاکم کا جبر وتشدد اور سخت مرض حج کے لئے رکاوٹ نہ ہوں اور پھر بھی وہ حج نہ کرے اور مرجائے، تو اس کی موت ایسی ہی ہے جیسے یہودی کی۔ یا نصرانی کی۔

(او کما قال) (دارمی)

★ مذکورہ بالا رکاوٹوں میں قرعہ اندازی کی رکاوٹ بھی ہے اور یہ بھی جبر حاکم ہی میں شامل ہوگی۔ اس کی وجہ سے اگر کوئی حج نہ کر سکے اور مرجائے تو انشاء اللہ اس وعید کا مورد نہ ہوگا۔ البتہ ایسے حضرات حج کرانے کی وصیت ضرور کر جائیں۔

حج کی فرضیت اور اس کی شرائط کا بیان

حج کے شرائط کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) شرائط وجوب (۲) شرائط وجوب ادا (۳) شرائط صحت ادا (۴) شرائط وقوع فرض۔

(۱) شرائط وجوب

یہ وہ شرطیں ہیں جن کے پائے جانے سے حج فرض ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو حج بالکل فرض نہیں ہوتا۔ اور کسی دوسرے سے حج کرانا یا وصیت کرجانا بھی واجب نہیں ہوتا اس قسم کی سات شرطیں ہیں۔

(۱) اسلام (۲) حج کی فرضیت کا علم (۳) بلوغ (۴) عقل (۵) آزاد ہونا (۶) حج کی استطاعت اور قدرت ہونا (۷) حج کا وقت ہونا۔

★ ساتوں شرطوں سے متعلق مختصراً ضروری مسائل نمبروار تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) حج کی فرضیت کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، اگر کسی کافر نے حج کرلیا اور بعد میں مسلمان ہوگیا تو اس حج کا کوئی اعتبار نہیں، اگر شرائط پائے جاتے ہوں تو اب دوبارہ حج کرے۔

★ کافر اپنی طرف سے کسی مسلمان کو بھیجکر حج کرائے تو وہ بھی صحیح نہ ہوگا

★ کوئی مسلمان حج کرکے خدانخواستہ کافر (مرتد) ہوگیا، اور پھر دوبارہ مسلمان ہوگیا تو اگر شرائط وجوب پائے جائیں تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

(۲) حج کی فرضیت کا علم ہونا اس مسلمان کے لئے ضروری ہے جو دارالحرب (کافروں کے ملک) میں رہتا ہو۔ دارالاسلام اور مسلمانوں کے ملک

میں رہنے والے کے لئے یہ شرط نہیں۔ اسے حج کی فرضیت کا علم ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر حج فرض ہے، بشرطیکہ دیگر شرائط پائی جائیں۔

(۳)(۴) ان شرائط کی رو سے نابالغ اور مجنون پر حج فرض نہیں۔

★ نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور حج سے پہلے بالغ ہوگیا تو اس کے حج فرض ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ دوبارہ احرام باندھے اور حج کرے۔ اگر پہلے ہی احرام سے حج کرلیا تو وہ حج فرض ادا نہ ہوگا۔

★ اسی طرح کسی مجنون نے حج کا احرام باندھا اور پھر وقوف عرفہ سے پہلے ہوش آگیا اور جنون جاتا رہا۔ اس نے بھی دوبارہ احرام باندھ کر حج کیا تو اس کا بھی حج فرض ادا ہوگیا۔ اسی احرام سے حج کرے گا تو حج فرض ادا نہ ہوگا۔

(۵) شرعی لونڈی غلام پر حج فرض ہی نہیں ہوتا چاہے وہ کسی بھی قسم کا غلام ہو، اگر وہ مکہ میں رہتا ہے تب بھی اس پر حج فرض نہیں، بخلاف مکہ کے فقراء کے اگر وہ عرفات تک جاسکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے۔

(۶) جو لوگ مکہ میں یا مکہ کے آس پاس نہ رہتے ہوں ان پر حج فرض ہونے کے لئے استطاعت یعنی سواری اور اتنا سرمایہ ہونا شرط ہے کہ وہ اپنی جائے قیام سے مکہ تک جاکر واپس آسکیں۔

★ یہ سرمایہ ان ضروریات کے علاوہ ہونا چاہئیے، رہائشی مکان، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری، نوکر، چاکر، اہل وعیال کا واپسی تک کا خرچ، قرض، سواری، اپنے پیشہ کے آلات، مرمت مکان،

★ دکاندار کے لئے اتنا سامان تجارت جس سے گذر اوقات کرسکے، کاشتکار کے لئے ہل، بیل، اہلِ علم کے لئے ضروری کتابیں، ضروریات میں

سے ہیں۔ ان کے علاوہ سرمایہ معتبر ہوگا۔ اور یہی حکم ہر پیشہ والے کا ہے۔

★ سرمایہ اور مال سے مُراد وہ مال ہے جو اپنی جائز کمائی کا ہو اور خود اس کا مالک ہو۔ اگر کہیں سے بطور ہبہ یا بطور ورثہ مال مل گیا اور اس کی ملک میں آگیا تب بھی یہ مستطیع ہو جائے گا۔

★ سفرِ حج کے لئے اپنی سواری ہونا ضروری نہیں اگر کرایہ پر سواری مل گئی تو یہ بھی کافی ہے۔

★ مکہ والے یا قرب و جوار کے رہنے والوں کے لئے جو پیدل سفر کر سکتے ہوں ان کے لئے سواری شرط نہیں۔ ہاں اگر چل نہ سکتے ہوں تو ان کے لئے بھی سواری شرط ہے، اور ضروری زادِ راہ مکہ والوں کے لئے بھی شرط ہے۔

★ اگر کوئی آفاقی فقیر میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے تو اس کے لئے مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں زادِ راہ شرط ہے۔

★ سواری کے معاملہ میں ہر شخص کی حالت کا اعتبار ہوگا۔ اور عرف و عادت کے اعتبار سے اس کی حیثیت کے موافق سواری کا اعتبار ہوگا۔ غرض سواری ایسی ہو جس میں شدید تکلیف نہ ہو۔

★ مستقل سواری کا ہونا بھی ضروری نہیں ایک موٹر میں کئی حاجی اور ایک اونٹ پر شغدف میں دو آدمی شریک ہو کر جا سکیں تو یہ بھی کافی ہے۔

★ زادِ سفر اور کھانے پینے کے معاملہ میں بھی ہر شخص کے حال کے موافق اعتبار ہوگا۔ جو شخص عام طور پر جیسا کھاتا پیتا ہے اس کے لئے اسی کا لحاظ ہوگا۔ اور زادِ راہ سے مراد متوسط درجہ کی مقدار کا زادِ راہ ہے جس میں نہ فضول خرچی ہو نہ کنجوسی!

★ اگر کسی کے پاس ایسا مکان، زمین، باغ، سامان وغیرہ ہے جو

ضرورت سے زائد ہے اور وہ ان کی آمدنی کا محتاج نہیں، اور ان کی مالیت اتنی ہے کہ ان کو بیچکر حج کر سکتا ہے تو ان کو حج کے لئے فروخت کر دینا واجب ہے۔ اور اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کو کافی ہو سکتا ہے اور باقی کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس مکان کا بیچنا واجب تو نہیں البتہ افضل ہے۔

★ اسی طرح کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر حج بھی کر سکتا ہے اور چھوٹا موٹا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا بھی ضروری تو نہیں البتہ افضل ہے۔

★ اگر کسی کے پاس اتنا غلہ ہے کہ سال بھر اس کو کافی ہے تو اس کو بیچ کر حج کرنا واجب نہیں ہاں اگر سال بھر سے زائد کے لئے کافی ہے اور زائد اناج کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس کو بیچ کر حج کرنا واجب ہے۔

★ اگر کسی کے پاس کچھ مزروعہ زمین ہے اس میں سے اگر تھوڑی سی فروخت کر دے تو اتنی آمدنی ہو سکتی ہے کہ حج کا خرچ بھی پورا ہو جائے اور اہل وعیال کا نفقہ بھی واپسی تک چلتا رہے اور اتنی زمین بچ بھی رہے کہ واپس آکر اس سے گذر کر سکتا ہے تو اس پر حج فرض ہے، اور اگر فروخت کرنے کے بعد گذارہ لائق زمین نہ بچے تو حج فرض نہیں۔

★ اگر کسی کے پاس حج لائق مال ہے اور اسے مکان کی بھی ضرورت ہے تو اگر حج پر جانے کا موسم اور وقت ہے تب تو حج کرنا فرض ہے۔ مکان میں صرف کرنا جائز نہیں۔ البتہ حاجیوں کے جانے کا وقت نہیں تو مکان میں صرف کرنا جائز ہے۔

یہ حکم اس شخص کا ہے جس کے پاس حج لائق مال ہو اور وہ اپنی

شادی کرنا چاہتا ہو، وہ بھی حج کا موسم ہو تو حج کرے ورنہ شادی کرلے۔ ہاں اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ شادی نہ کی تو زنا میں ابتلا نہ ہو جائے تو وہ ہر حال میں شادی کرے اور حج کو نہ جائے۔

★ زادِ راہ میں کھانے پینے کے مصارف سرکاری محصول، فیس معلمین کرایہ مکان، اور دیگر ضروری اخراجات جو حاجیوں کو ادا کرنے پڑتے ہیں سب داخل ہیں۔ البتہ تبرکات وتحائف وغیرہ پر جو رقم صرف ہوگی وہ زادِ راہ میں شمار نہ ہوگی۔ بعض حضرات مدینہ منورہ کے سفر کے اخراجات کو بھی زادِ راہ میں شمار کرلیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

★ مدینہ کی حاضری کا باعث یمن وسعادت ہونا، اور بہت ہی بڑی نعمت ہونا اپنی جگہ، مگر حج کی فرضیت میں اس کو دخل نہیں۔ ہر صاحب استطاعت کو مدینہ منورہ ضرور حاضر ہونا چاہیئے مگر وہاں تک حاضری کے اخراجات نہ ہونے کا بہانہ بنا کر حج نہ چھوڑنا چاہیئے۔

★ اگر کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مگر اس نے حج نہیں کیا پھر وہ فقیر ہو گیا تو اس کے ذمہ حج باقی رہے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حج ادا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

★ حرام مال سے حج کرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسے مال سے حج کرلیا تو فرض تو ساقط ہو جائے گا مگر وہ حج مقبول نہ ہوگا۔

★ اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا مگر وہ پیدل یا کسی طرح قطع مسافت کرکے پہنچ گیا اور حج کرلیا، اب اگر اس نے حج فرض کی نیت کی تھی یا صرف حج کی نیت کی تھی۔ فرض، نفل، نذر وغیرہ کا نہ ارادہ کیا نہ ذکر کیا تو اس کا حج فرض ادا ہو گیا۔ اب اگر وہ مالدار ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہاں اگر

پہلے حج میں نفل کی نیت تھی تو اب مالدار ہونے پر حج فرض ہو جائے گا۔

(۷) دیگر شرائط کے ساتھ وقت بھی شرط ہے اس کا مطلب ہے کہ حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور دس یوم ذی الحجہ کے ہوں، یا ایسا وقت ہو کہ اس جگہ کے لوگ عام طور پر اس وقت حج کے لئے جاتے ہیں۔ تو اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے دیگر شرائط موجود ہیں تو بھی ابھی حج فرض نہیں ہوا اگر اس وقت سے پہلے کسی کام میں رقم صرف کر دے تو اس پر حج فرض نہیں البتہ حج سے بچنے کی نیت سے صرف کرنا ناپسندیدہ بات ہے۔

★ وقت کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ متوسط اور معتاد رفتار کے ساتھ حج کے وقت مکہ پہنچ سکے۔ مثلاً کوئی روزانہ یا بعض دن میں ایک منزل سے زائد سفر کرے تو بر وقت پہنچ سکتا ہے اور اگر روزانہ ایک منزل سفر کرے تو نہیں پہنچ سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

★ پھر وقت میں فرض نمازوں کا بھی اعتبار ہے مثلاً کوئی نماز ترک کر دے تو پہونچ سکتا ہے اور اگر پنجوقتہ نماز اپنے وقت پر پڑھتا ہوا جائے تو نہیں پہونچ سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

★ اگر کوئی شخص ۹ ذی الحجہ کو مکہ نہ پہنچ سکا دسویں کی رات کو پہنچا اور ابھی اس نے عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی، اور وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر عشاء کی نماز پڑھی تو وقوف عرفہ کا وقت نکل جائے گا اور عرفات تک نہیں پہونچ سکے گا، تو ایسے شخص کے لئے اس وقت عشاء کی نماز قضا کر دینا جائز ہے۔

(۲) شرائط وجوب ادا

★ وہ شرائط ہیں کہ حج کا وجوب تو ان کے پائے جانے پر موقوف

نہیں لیکن ان شرائط کے پائے جانے کی صورت میں حج ادا کرنا واجب ہوتا ہے، اگر شرائط وجوب اور شرائط وجوب ادا دونوں موجود ہوں تو پھر انسان کو خود حج ادا کرنا فرض ہے اور اگر شرائط وجوب حج تو موجود ہوں لیکن وجوب ادا کی کوئی شرط نہ پائی جائے تو پھر خود حج کرنا تو واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسی صورت میں اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص سے فی الحال حج کرانا یا بعد میں حج کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اس قسم کی پانچ شرطیں ہیں۔

① تندرست ہونا ② قید نہ ہونا یا حاکم وقت کی طرف سے ممانعت نہ ہونا ③ راستہ پُرامن ہونا ④ عورت کے لئے محرم ہونا ⑤ عورت کا ایام عدت سے خالی ہونا۔

★ تین شرطیں تو عورت و مرد دونوں کے لئے ہیں اور آخر کی دو شرطیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔

① پہلی شرط کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص، مریض، اندھا، مفلوج، لنگڑا وغیرہ ہو اور خود سفر نہ کر سکتا ہو۔ اس کے سوا حج کے سارے شرائط موجود ہوں تو اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ اس پر حج فرض ہے اور بہت سے علماء نے اسی کو صحیح کہا اور اختیار کیا ہے، ان کے قول کے مطابق اگر ایسا شخص خود حج کرے گا تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر وہ خود حج نہ کر سکے تو حج بدل کرانا یا حج کی وصیت کر جانا واجب ہے، بعض دیگر علماء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر حج فرض نہیں ہوتا اور حج بدل کرانا یا حج کی وصیت بھی واجب نہیں۔

★ پھر یہ اختلاف بھی اس صورت میں ہے جبکہ معذوری کی حالت میں حج کی استطاعت حاصل ہوئی ہو اگر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا۔

پھر بیمار یا معذور ہو گیا تو بالاتفاق اس پر حج فرض ہے اور اس کو حج بدل کرانا یا حج کی وصیت کرنا واجب ہے۔

★ ان شرائط بالا میں علماء کا ایک اختلاف اور ہے، بعض حضرات نے توان شرائط کو پہلی قسم یعنی شرائط وجوب میں شامل کیا ہے اور بعض نے قسم دوم یعنی شرائط وجوب ادا میں۔

(۲) اگر کوئی قید میں ہے یا حاکم وقت اس کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا تو اس پر خود حج کرنا تو واجب نہیں۔ لیکن مرتے وقت تک حج کا موقعہ نہ ملا، تو حج بدل کی وصیت کرجانا واجب ہے، اگر کوئی شخص کسی دیوانی معاملہ میں قید ہے کہ کسی کا حق اس پر تھا جو اس نے نہیں دیا اور اس کی وجہ سے قید ہو گیا اور حج اس پر فرض ہو گیا اور اس حق کے ادا کرنے کی قدرت بھی ہے تو یہ قید حج کے لئے عذر نہ ہوگی۔ حج کرنا واجب ہوگا۔

(۳) دیگر تمام شرائط موجود ہیں لیکن راستہ مامون نہیں، کسی ظالم سے خطرہ ہے، راستہ میں ڈاکے پڑتے ہیں، یا راستہ میں درندہ حائل ہے، یا سمندر میں ڈوب جانے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں حج کرنا واجب نہیں، اور مرنے کے وقت تک راستہ مامون نہ ہو تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہوگا اس میں یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ راستہ کے مامون ہونے میں غالب اور اکثر کا اعتبار رہے، اگر اکثر قافلے صحیح وسالم گذر جاتے ہوں اور کوئی ایک آدھ لٹتا ہو تو راستہ مامون سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اکثر جہاز صحیح سالم پار ہوتے ہوں اور ایک آدھ جہاز ڈوب جاتا ہو تب بھی راستہ مامون کہلائے گا۔

★ اگر کچھ رشوت دے دلاکر راستہ کا امن مل جاتا ہے تو راستہ مامون سمجھا جائے گا۔ کیونکہ دفع ظلم کے لئے رشوت دینے سے دینے والا گنہگار نہیں ہوتا

لینے والا ہوتا ہے۔

④ عورت کے حج کے لئے دیندار محرم یا شوہر کا ہونا بھی شرط ہے، اگر کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر بدکردار ہو، یا ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہو تو عورت پر حج کے لئے جانا واجب نہیں، اگر مرتے وقت تک اس کی نوبت نہ آئی تو حج کرنے کی وصیت واجب ہوگی۔

★ محرم وہ مرد ہوتا ہے جس سے کسی وقت بھی نکاح جائز نہ ہو، خواہ نسب کے اعتبار سے خواہ دودھ کی شرکت کے اعتبار سے، یا سسرالی رشتہ کے سبب،

★ محرم کا عاقل بالغ اور دیندار ہونا بھی شرط ہے یہی شرائط خاوند کے لئے بھی ہیں، محرم یا شوہر فاسق و فاجر، لاابالی اور بے پرواہ ہو تو اس کے ساتھ بھی جانا جائز نہیں۔

★ ہوشیار اور قریب البلوغ لڑکا مثل بالغ کے ہے، وہ محرم ہو تو اس کے ساتھ جانا جائز ہے۔

★ بیوہ عورت ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو محض حج کرنے کے لئے اس پر نکاح واجب نہیں۔

★ اگر کوئی عورت بلا محرم اور شوہر کے حج کرلے تو حج ادا ہو جائیگا مگر شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کے سبب گنہ گار ہوگی۔

★ محرم اور شوہر اپنے خرچ پر ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہوگا اور اس وقت ان کے خرچہ پر بھی قادر ہونا عورت کے لئے وجوب حج کے لئے شرط ہوگا۔

★ محرم یا شوہر کو ساتھ لے جانے کے لئے عورت مجبور نہیں کرسکتی،

قریب البلوغ اور بوڑھی عورت کے لئے بھی محرم کا ہونا شرط ہے۔

★ خنثیٰ مشکل کے لئے بھی محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے۔

★ عورت پر اگر حج فرض ہے اور محرم بھی ساتھ ہے تو پھر خاوند حج فرض سے روک نہیں سکتا۔ ہاں اگر محرم نہ ہو۔ اور حج نفل ہو تو روک سکتا ہے۔

★ عورت اگر حج کی نذر مانے تو نذر تو صحیح ہو جائے گی مگر شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتی۔

★ عورت اگر پیدل حج کو جانا چاہے تو ولی اور شوہر کو روکنے کا حق ہے

★ چند عورتوں کا بلا محرم کے جانا بھی جائز نہیں۔

★ ستر اسی سال کی بڑھیا کو بغیر محرم کے جانے کی اجازت ہے۔

۵ عورت کے لئے حج پر جانا اس وقت واجب ہے جب عدت میں نہ ہو، عدت میں ہو تو جانا واجب نہیں، عدت چاہے موت کی ہو، یا فسخ نکاح اور طلاق کی، اور طلاق چاہے رجعی ہو چاہے بائنہ و مغلظہ سب کا ایک حکم ہے عدت کی حالت میں اگر کسی عورت نے حج کر لیا تو ادا ہو جائے گا مگر خلاف شرع کرنے کا گناہ ہوگا۔

۳ شرائط صحت ادا

یعنی وہ شرائط جن کا لحاظ کئے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا۔

۱ اسلام ۲ احرام۔ بغیر احرام کے افعال حج ادا کرے گا تو حج صحیح نہ ہوگا ۳ حج کا زمانہ ہونا۔ یعنی حج کے مہینوں میں افعال حج۔ طواف، سعی، وقوف وغیرہ کا اپنے اپنے اوقات میں کرنا ۴ مکان۔ یعنی ہر چیز کو اس کے خصوصی مقامات و مکانات میں کرنا جیسے وقوف میدان عرفات میں طواف مسجد حرام میں۔ ذبیحہ حد حرم میں۔ اور رمی منیٰ میں

اگر کوئی شخص حج کے افعال خواہ وہ رکن ہوں یا واجب وسنت ان کے مقررہ ومخصوص مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کرے گا تو افعال صحیح نہ ہوں گے (۵-۶) تمیز وعقل (۷) احرام کے بعد وقوف عرفات سے پہلے صحبت، جماع نہ کرنا۔ اگر جماع کر لیا تو حج صحیح نہ ہوگا اگرچہ تمام افعال پورے کرنے ہونگے لیکن قضا واجب ہوگی (۸) افعال حج کا خود ادا کرنا خواہ شرائط ہوں یا ارکان وواجبات (۹) جس سال احرام باندھے اسی سال حج کرنا۔

(۴) شرائط وقوع فرض

یعنی وہ شرائط جن کا پایا جانا حج کے واقع ہونے اور ذمہ سے ساقط ہونے کیلئے ضروری ہے، اور وہ نو ہیں (۱) حج کے وقت اسلام کا ہونا (۲) آخر عمر تک اسلام کا باقی رہنا (۳) آزاد ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) عاقل ہونا (۶) بشرط قدرت حج خود کرنا (۷) جماع کر کے حج کو فاسد نہ کرنا (۸) کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت نہ کرنا (۹) نفل حج کی نیت نہ کرنا۔

★ حج بدل کی وصیت کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ شرائط وجوب حج پائے جانے کے باوجود اگر کسی نے خود حج نہیں کیا تو اسے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے خواہ شرائط ادا پائے گئے ہوں یا نہ، لیکن اگر شرائط ادا تو پائے گئے لیکن شرائط وجوب نہیں پائے گئے تو وصیت واجب نہیں، کیونکہ شرائط وجوب نہ پائے جانے کی وجہ سے حج فرض ہی نہیں ہوا۔

متفرق مسائل: شرائط حج موجود ہوں تو تمام عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، ایک مرتبہ سے زائد جتنے حج کرے گا۔ وہ نفل ہوں گے۔

حج فرض کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

★ حج کی نذر مان لینے سے بھی حج واجب ہو جاتا ہے (حج کی نذر کا بیان آگے مستقل آئے گا)

★ حج فرض اور حج نذر کی ادائے گی ایک ہی طرح ہوتی ہے۔

★ جس سال حج فرض ہو اسی سال حج کرنا واجب ہے۔ بلا عذر تاخیر سے گناہ ہوتا ہے مرنے سے پہلے حج کر لیا تو فرض ادا ہو جائے گا اور تاخیر کا گناہ بھی معاف ہو جائے گا۔

★ حج کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

★ کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کوئی میقات سے بغیر احرام گذر جائے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص جو حج کریگا وہ حج واجب ہو گا۔

★ اگر کسی کے ماں باپ بیمار ہوں اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو تو بلا اجازت جانا مکروہ ہے اگر ان کو اس کی خدمت کی ضرورت نہیں یا ان کے ہلاک ہونے کا خطرہ نہیں تو بلا اجازت بھی جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ راستہ پر امن ہو، راستہ مامون نہ ہو اور جان کا خطرہ غالب ہو تو پھر بلا اجازت جانا جائز نہیں۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ ماں باپ کی عدم موجودگی میں ماں باپ کے مثل ہیں ماں باپ کے ہوتے ان کی اجازت کا اعتبار نہیں۔

★ حج نفل کے لئے ماں باپ کی اجازت بہر صورت ضروری ہے۔ خواہ راستہ مامون ہو یا غیر مامون اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

★ بیوی اور اولاد وغیرہ میں جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے۔ اگر ناراض ہوں اور ان کا نفقہ ادا کرنے کی اس میں سکت نہ ہو تو ان کی اجازت

کے بغیر جانا مکروہ ہے۔ ان کے ضائع اور ہلاک ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حج پر جانے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

★ چھوٹا بچہ جس کا سنبھالنے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو یہ تاخیر کے لئے عذر معتبر ہے، بچہ خواہ تندرست ہو خواہ مریض۔

★ حج کی شرائط کی اقسام کے بیان کے بعد اب خاص حج کے فرائض ارکان، واجبات سنن اور مستحبات کا بیان کیا جاتا ہے۔

حج کے فرائض

حج کے اصل فرض تین ہیں۔

(۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا (۲) وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ بھر ہی ہو (۳) طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک سر کے بال منڈا کر یا کترواکر کیا جاتا ہے۔

★ ان تینوں فرائض میں سے ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوگی۔

★ ان فرائض کا ترتیب وار کرنا اور ہر فرض کو اس کے مقررہ مقام اور وقت میں کرنا بھی واجب ہے۔

★ دفعہ میں عرفات سے پہلے ترک جماع بھی واجب بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

ارکان حج

★ طواف زیارت اور وقوف عرفہ دونوں حج کے رُکن ہیں ان ارکان میں سے وقوف عرفہ زیادہ اہم اور قوی رُکن ہے۔

واجباتِ حج

حج کے چھ واجبات ہیں۔

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے مقررہ وقت ٹھہرنا (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی جمار کرنا یعنی شیطانوں کے کنکریاں مارنا۔ (۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا (۵) حلق یا قصر کرانا (۶) آفاقی کو طواف وداع کرنا۔

★ بعض کتابوں میں حج کے واجبات ۳۵ شمار کیے گئے ہیں۔ در حقیقت وہ حج کے بلا واسطہ واجبات نہیں بلکہ افعال حج کے واجبات ہیں، مثلاً احرام کے واجبات، طواف کے واجبات اور ان ہی میں وجوب حج اور شرائط حج کے واجبات کو بھی شمار کر لیا ہے۔

★ حج کے بلا واسطہ واجبات صرف چھ ہی ہیں، افعال حج کے واجبات ہم نے ان افعال کے ذیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

★ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی چھوٹ گیا تو حج ادا ہو جائے گا خواہ وہ واجب بھولے سے رہ گیا ہو یا دانستہ چھوڑا ہو لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔ خواہ قربانی کی صورت میں ہو خواہ صدقہ کی، ان کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ جنایات کے باب میں کیا جائے گا۔

البتہ اگر کوئی واجب کسی قابلِ اعتبار عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا لازم نہیں آئے گی۔

حج کی سنتیں

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا (۲) طواف قدوم میں رمل کرنا۔ اگر اس طواف میں رمل نہ کیا ہو تو طواف زیارت یا طواف وداع میں کرنا (۳) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا، ذی الحجہ کو مکہ میں ۹ کو مسجد نمرہ میں جمع صلوتین سے قبل اور ۱۱ کو منیٰ میں (۴) ۹ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں رہنا (۵) ۹ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا (۶) عرفات سے امام کی روانگی کے بعد روانہ ہونا (۷) مزدلفہ میں عرفات سے واپسی پر رات کے وقت ٹھہرنا (۸) عرفات میں غسل کرنا (۹) ایام منیٰ میں رات منیٰ میں گذارنا (۱۰) منیٰ سے مکہ واپسی پر محصب میں ٹھہرنا چاہیے لحہ بھر کو ہو۔

اس کے علاوہ دیگر سنن افعال حج کے تحت موقعہ بموقعہ ذکر کی جائیں گی۔

سنت کا یہ حکم ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے، ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، ان کے ترک سے جزا لازم نہیں آتی۔

حج کے اقسام

حج کے اقسام تین ہیں۔

(۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران

احناف کے نزدیک قران افضل ہے، اس کے بعد تمتع، پھر افراد،

آفاقی تینوں اقسام ادا کر سکتا ہے، مگر مکی صرف افراد ہی کی نیت کرے گا قران اور تمتع میں دم شکر واجب ہے افراد میں اختیاری ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ ذیل میں ان تینوں اقسام کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

① حج افراد

افراد کے لغوی معنی اکیلا کرنا۔ اور اصطلاح میں صرف حج کرنا۔ قران و تمتع کی طرح اس کے ساتھ عمرہ کرنا۔ ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

افعالِ حج چونکہ تینوں حجوں میں اکثر مشترک ہیں، اور ان کا بیان اپنی اپنی جگہ کیا گیا ہے۔ اس لئے افراد میں کچھ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، اس لئے تمتع اور قران کے مسائل وغیرہ ذرا تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، افراد کی نیت یوں کی جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ اسے میرے لئے سہل بنا دیجئے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

② حج تمتع

تمتع کے لفظی معنی نفع اٹھانے کے ہیں اور شرعاً تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرے پھر عمرہ سے حلال ہو کر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔ اسے تمتع اس لئے کہتے ہیں کہ تمتع کرنے والا احرام عمرہ اور حج کے درمیان ان چیزوں سے جو احرام کی وجہ سے منع ہیں فائدہ اٹھا سکتا ہے بخلاف قارن کے کہ وہ عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہتا ہے اور ان چیزوں سے

فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تمتع افراد سے افضل ہے۔ قران سے افضل نہیں حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔

تمتع کی شرائط

① تمتع کے لئے آفاقی ہونا شرط ہے، مکہ میں یا میقات کے اندر رہنے والے کو تمتع جائز نہیں ② پورا عمرہ یا عمرہ کے طواف کے اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کئے ہوں۔ اگرچہ عمرہ کا احرام حج کے مہینوں سے پہلے باندھا ہو ③ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا سارا طواف یا اکثر پھیرے کرنا۔ اگر پورا طواف کرنے یا اکثر پھیرے کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو تمتع نہ ہوگا قران ہو جائیگا ④ حج و عمرہ ایک ہی سال میں کرنا ⑤ حج و عمرہ دونوں کو ایک سفر میں کرنا۔ اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے اور احرام کھول کے وطن چلا گیا اور پھر آکر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا ⑥ عمرہ کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ فاسد کر کے عمرہ کے بعد حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا۔ حج کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ تو فاسد نہیں کیا مگر حج فاسد کر دیا تو بھی تمتع نہ ہوگا ⑦ حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ کو دائمی طور پر وطن بنا لیا پھر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا۔ عارضی طور سے ایک دو ماہ کے قیام کا کوئی حرج نہیں۔

★ تمتع کے لئے عمرہ کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں، میقات سے گذر کر یا مکہ میں آکر احرام باندھا تو تمتع صحیح ہو جائے گا۔ مگر چونکہ میقات سے بغیر احرام گذرنا ممنوع ہے اس لئے دم واجب ہوگا۔ اسی طرح تمتع کے لئے حج کا احرام بھی حرم سے باندھنا شرط نہیں، حِل سے احرام باندھا یا عرفات پہنچکر احرام باندھا تب بھی تمتع صحیح ہو جائے گا۔ البتہ اس صورت میں بھی دم دینا ہوگا۔ کیونکہ مکہ سے حج کا احرام باندھنے والوں کے لئے حرم میقات ہے اور یہ

میقات سے بغیر احرام گذر گیا اس لئے یا تو لوٹ کر میقات (حرم) پر آئے ورنہ دم دے۔

★ صحت تمتع کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی شخص کی طرف سے ہوں بلکہ ایک چیز اپنی طرف سے کرے اور دوسری کسی دوسرے کی طرف سے تو بھی جائز ہے۔

★ تمتع کے لئے نیت کرنا بھی شرط نہیں بلکہ بلا نیت بھی اگر حج و عمرہ تمتع کے شرائط کے مطابق حج کے مہینوں میں ہو گئے تو تمتع صحیح ہو جائے گا۔

★ تمتع کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو تمتع کی قربانی اپنے ساتھ لائے دوسرا وہ جو بغیر اس کے آئے قربانی ساتھ لانے والا عمرہ کر کے عمرہ کا احرام نہیں کھولے گا اسی طرح احرام میں رہے گا اور حج کے وقت حج کا نیا احرام باندھ کر حج کے افعال مفرد کی طرح ادا کرے گا۔ اور جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے گا۔

★ متمتع پر قارن کی طرح دم تمتع واجب ہے، رمی جمرہ عقبہ کے بعد ذبح کرے، اور اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس روزے قِران کے بیان میں ذکر کردہ طریقہ کے مطابق رکھے قربانی کے باقی مسائل بھی قران کے بیان میں مذکور ہیں۔

★ متمتع ایک عمرہ کے بعد حج سے پہلے دوسرا عمرہ کر سکتا ہے۔

★ متمتع ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھے، اس سے پہلے باندھنا افضل ہے، حرم میں جس جگہ سے چاہے احرام باندھے لیکن مسجد حرام میں اور مسجد میں بھی حطیم سے احرام باندھنا افضل ہے۔

★ متمتع اگر ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھ کر حج کی سعی پہلے ہی کرنا چاہئے

تو ایک نفلی طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرنے کے بعد سعی کرلے، ورنہ طواف زیارت کے بعد کرے۔

★ متمتع پر طواف قدوم واجب نہیں، عمرہ کے بعد جس قدر چاہے نفل طواف کرے۔

★ تمتع میں عمرہ کی نیت عمرہ کی طرح کرے، اور حج کی نیت افراد کی طرح کرے۔

③ قِـران

★ قران کے لغوی معنے دو چیزوں کے ملانے کے ہیں اور شریعت میں حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر ایک ہی احرام میں دونوں کو ادا کرلے کے ہیں۔

حج قِـران کی نیت یوں کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ان دونوں کی ادائیگی میرے لئے سہل فرماکر میری جانب سے ان دونوں کو قبول فرمائیے۔ یہ نیت کرکے تلبیہ پڑھیں، ایک دفعہ تلبیہ پڑھ کر دوسری دفعہ لَبَّیْكَ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ کے الفاظ کہہ کر پھر تلبیہ پڑھیں۔ عمرہ و حج کے باقی احکام مثل مفرد کے ادا کریں قران کے ساتھ جو مخصوص احکام ہیں وہ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

شرائط قِـران

قران شرعی کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔

① عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کرنا ② عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے وقوف عرفہ سے پہلے کرنا۔ اگر طواف سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ چھوٹ گیا، ایام تشریق کے بعد اس کی قضا کرے اور ایک دم دے عمرہ چھوٹ جانے کی وجہ سے قران باطل ہو گیا اور دم قران ذمہ نہ رہا۔

③ حج کا احرام عمرہ کے پورے طواف سے یا اکثر پھیروں سے پہلے باندھنا۔ ورنہ قارن نہ ہو گا۔ متمتع ہو جائے گا۔

④ عمرہ فاسد کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھنا۔ ورنہ مفرد ہو جائیگا۔

⑤ حج و عمرہ کو جماع یا مرتد ہونے سے فاسد نہ کرنا۔

★ قران کے لئے حج و عمرہ دونوں کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں بلکہ میقات پر صرف ایک کا احرام باندھنا واجب ہے۔ اگر میقات پر عمرہ کا احرام باندھا ہوا ور عمرہ کے طواف کے چار چکر پورے ہونے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میقات پر حج کا احرام باندھا تھا۔ بعد میں قران کا ارادہ کر لیا تو وقوف عرفہ سے پہلے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر قارن ہو سکتا ہے، مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔ میقات ہی سے دونوں کا احرام باندھنا مسنون ہے۔

★ قارن اگر احرام کے بعد یا عمرہ سے فارغ ہو کر بلا احرام کھولے گھر واپس چلا جائے تو قران باطل نہ ہو گا۔ کیونکہ قارن کے لئے وطن نہ جانا شرط نہیں ہے یعنی متمتع کی طرح قران میں یہ شرط نہیں ہے کہ حج و عمرہ دونوں ایک سفر میں ادا کئے جائیں۔

★ قارن پر جمرۃ العقبہ کی رمی کے بعد ایک قربانی قران کے شکریہ میں واجب ہے اسے دم قران اور دم شکر یہ کہتے ہیں۔

★ دم قران کے جانور کے وہی احکام ہیں جو قربانی کے جانور کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کے گوشت کے بھی وہ احکام ہیں جو قربانی کے گوشت کے۔

★ دم قران کی نیت ضروری ہے تاکہ دم جنایت (جرمانہ) سے ممتاز ہو جائے۔ بلا نیت کے دم قران ادا نہ ہوگا۔

★ دم قران اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ قران صحیح ہوا ہو۔ اور جانور خریدنے کی استطاعت بھی ہو اور قارن، عاقل بالغ اور آزاد ہو۔ پاگل اور بچے پر دم قران واجب نہیں، غلام پر دم قران کے بجائے روزے واجب ہوتے ہیں۔

★ دم قران صرف ذبح کرنے سے ادا ہو جاتا ہے اس کا گوشت صدقہ کرنا واجب نہیں۔ اس لئے ذبح کے بعد اگر وہ مذبوحہ جانور چرا لیا گیا تو اب دوسرا جانور اس پر واجب نہیں۔

★ دم قران کی قربانی حدود حرم کے اندر واجب ہے حرم کے علاوہ کہیں اور ذبح کرے گا تو ادا نہ ہوگا۔

★ اسی طرح قربانی بھی ایام نحر (۱۰ تا ۱۲ ذی الحجہ) میں کرنی چاہیئے۔ پہلے اگر کر دی تو جائز نہیں، ان تاریخوں کے بعد کرنا تو جائز ہے مگر ترک واجب لازم آئے گا۔

★ ذبح کا وقت شروع تو ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ہو جاتا ہے مگر مسنون وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور قارن کے لئے رمی کے بعد اور حجامت سے پہلے واجب ہے۔

★ دم قران کا ذبح ایام نحر میں منیٰ میں مسنون ہے، ان ایام کے بعد مکہ میں افضل ہے اور سارے حرم میں جائز۔

★ قارن ومتمتع قربانی سے پہلے فوت ہوجائیں تو قربانی کی وصیت کرجانا واجب ہے جو اس کے تہائی مال سے پوری کی جاتے۔ وصیت نہ کی ہو تو ورثہ پر واجب نہیں، ویسے اگر ورثہ خود اس کی طرف سے ذبح کرنا چاہیں تو جائز ہے تاکہ میت کی طرف سے وہ دم ساقط ہوجائے۔

★ رمی۔ ذبح۔ حجامت۔ قارن کے لئے یہ ترتیب واجب ہے، طواف زیارت میں ترتیب واجب نہیں ان تینوں کاموں سے پہلے، بعد یا بیچ میں بھی کرسکتا ہے مگر مسنون یہی ہے کہ حجامت کے بعد طواف زیارت کرے۔

★ عید کی قربانی دم قران یا تمتع کے قائم مقام نہ ہوگی۔ حج کے زمانہ میں عید کی قربانی مقیم پر واجب ہے مسافر پر نہیں۔ جو لوگ مکہ میں حج سے پہلے پہنچکر پندرہ روز قیام کی نیت کر چکے ہوں ان پر عید کی قربانی بھی واجب ہے بشرطیکہ یہ پندرہ دن ۸ ذی الحجہ سے پہلے پورے ہوجاتے ہوں۔

دم قران اور دم تمتع کا بدل

★ اگر قارن یا متمتع کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ جانور خرید کر واپسی وطن کے لائق رقم بچ جائے اور جانور بھی اس کے پاس نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزے رکھے، ان میں سے تین روزے تو ۹ ذی الحجہ سے پہلے رکھے، یہ روزے متفرق رکھنا بھی جائز ہے مگر افضل مسلسل رکھنا ہے اور باقی سات روزے ایام تشریق ۱۳ ذی الحجہ کے بعد رکھے، یہ روزے مکہ میں یا جہاں چاہے رکھ سکتا ہے مگر گھر آکر رکھنا افضل ہے، یہ روزے بھی پے در پے مسلسل رکھنا افضل ہے الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔

★ واپسی وطن تک کی رقم میں تحفہ جات و تبرکات کے لئے بچائی ہوئی رقم کا اعتبار نہیں دم قران اور تمتع خریدنے کے بعد تبرکات و تحفہ جات کے لئے رقم نہ

بچتی ہو تو نہ بچے۔ یا اگر پہلے تحفہ جات خرید چکا ہے تو انہیں بیچ دے۔
اسی طرح صاحب ثروت آدمی کے پاس اتفاقاً رقم کم پڑ جائے
اور واقفوں سے رقم مہیا ہو سکے تو اسے بھی دم ادا کرہی دینا چاہیئے۔
ان تین روزوں کے صحیح ہونے کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔
(۱) قارن احرام حج و عمرہ کے بعد اور متمتع احرام عمرہ کے بعد رکھے،
احرام سے پہلے رکھنا جائز نہیں (۲) یہ روزے حج کے مہینوں میں ہوں۔
(۳) ذی الحجہ سے پہلے ہوں (۴) ان روزوں کی نیت رات سے کی جائے۔ اور
(۵) ایام نحر تک قربانی سے عاجز رہے۔
اگر تین روزے ۱۰ ذی الحجہ سے پہلے نہ رکھ سکا۔ تو اب روزے نہیں
رکھ سکتا اب تو ہر حال میں دم ہی دینا ہوگا۔ اگر اس وقت کوئی انتظام نہ ہو سکے
تو حجامت کرا کے حلال ہو جائے اور پھر دو دم دے۔ ایک قران کا دوسرا ذبح سے
پہلے حلال ہونے کا۔
★ دم پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے روزے شروع کئے تو اگر ایام نحر سے
پہلے یا ایام نحر میں سر منڈانے سے پہلے کہیں سے اتنی رقم کا مالک ہوگیا، کہ دم خرید سکتا
ہے تو روزے باطل ہو گئے، اب ذبح کرنا ہی واجب ہے اور اگر سر منڈانے
کے بعد یہ رقم ملی، تو ذبح واجب نہیں سات روزے ہی رکھے۔
★ اگر کسی نے دم پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تین روزے رکھنے شروع
کر دیئے تھے تو اگر یہ قدرت ۱۰ ذی الحجہ تک باقی رہے تو دم ہی واجب ہوگا۔
اور اگر ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے یہ قدرت جاتی رہی تو یہ روزے کافی
ہو جائیں گے۔ باقی روزے ایام تشریق کے بعد رکھے۔ سات روزوں میں
بھی رات سے نیت کرنا شرط ہے۔

★ اہلِ مکہ، اہلِ حل اور اہلِ میقات کے لئے قِران ممنوع ہے اور یہی حکم ان حاجیوں کا ہے جو شرعی طریق سے ان کے حکم میں ہو جائیں یعنی حج کے مہینوں سے پہلے اگر پندرہ دن کی نیت قیام کر کے مقیم بن جائیں۔ ہاں اگر یہ لوگ حج کے مہینوں سے پہلے میقات سے باہر جائیں اور حج کے مہینوں میں واپس آکر قِران کریں تو جائز ہے۔

★ وہ حجاج جو مکہ میں مقیم ہو گئے ہیں اور حج کے مہینوں میں مدینہ منورہ جاتے ہیں وہ ناواقفیت کی بنا پر واپسی میں قِران کی نیت کر لیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

افعالِ حج وعمرہ

احرام

★ احرام۔ کے معنی حرام کرنا، جب حاجی حج وعمرہ کی پختہ نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنے اوپر چند حلال و مباح چیزوں کو حرام کر لیتا ہے۔ اسی لئے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو اس حالت کے دوران حاجی بطور لباس استعمال کرتا ہے، جس طرح نماز کی ابتدا تحریمہ سے ہوتی ہے اسی طرح حج وعمرہ کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے۔

★ احرام باندھنے کا طریقہ پاک وہند سے جو حضرات حج وعمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کریں ان کو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لینا چاہیے۔

★ پانی کے جہاز یا کسی اور سواری سے جانے والوں کو مقررہ جگہوں سے

جن کو میقات کہا جاتا ہے احرام باندھنا چاہیئے میقات سے پہلے بھی باندھ لینے میں کوئی حرج نہیں (میقات کا بیان آگے آئے گا)

★ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے۔ غسل نہ کر سکے تو وضو بھی کافی ہو جائے گا۔ حجامت بھی کرا لے۔ ناخن تراشے، بغل و زیر ناف کے بال صاف کرے، اور ان سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لے۔ احرام کے لئے دو چادریں ہونی چاہئیں، وہ نئی ہوں یا دھلی ہوئی۔ سفید ہوں یا رنگین، سفید ہوں تو بہتر ہے۔ ایک بطور تہبند استعمال کرے دوسری بطور چادر۔ لنگی اور تہبند بھی احرام میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح تولئے، اور گرم یا ٹھنڈی اُونی، سوتی چادر بھی، سردی میں کمبل بھی اس کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے

★ احرام پہننے کے بعد سنت یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایھا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے۔ یہ نماز سر ڈھک کر پڑھے۔ سلام پھیر کر سر کھول لے۔ اور حج یا عمرہ کی دل میں نیت کرے اور زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے اور تلبیہ پڑھے (نیت کے الفاظ آگے درج ہیں)

واضح رہے کہ احرام تلبیہ پڑھنے سے شروع ہوتا ہے محض احرام کے کپڑے پہن لینے سے شروع نہیں ہوتا۔ تلبیہ کے الفاظ پہلے سے خوب اچھی طرح یاد کر لے، ان الفاظ میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے۔ تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ	میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں
لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ	(ہاں) میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ	شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں جملہ حمد و
لَاشَرِیْکَ لَکَ	نعمت بے شک آپ ہی کے لئے ہے

اور سارا جہاں آپ ہی کا ہے۔ اس میں
آپ کا کوئی شریک نہیں ۔

اب دوران سفر اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، خصوصاً صبح وشام، اوقات ومکانات کی تبدیلی نشیب وفراز راہ، غرض ہر وقت بلند آواز سے تلبیہ ورد زبان رہنا چاہیئے۔ عورتیں آہستہ پڑھیں۔ اس دوران تلبیہ سے افضل اور کوئی ذکر نہیں۔

احرام کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھ کر درود شریف پڑھیں اور اپنے دلی مقاصد کی دعا کریں۔ تلبیہ کے بعد کی مسنون دعا یہ ہے!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَ الۡجَنَّةَ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔
اے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت کا طالب ہوں۔ اور آپ سے آپ کے غصہ اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں

احرام کی قسمیں :۔ احرام کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حج افراد کا احرام یعنی صرف حج کا احرام اس کی نیت یوں کرے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ۔
(اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے قبول فرمائیے اور میرے لئے اسے آسان فرما دیجئے۔)

(۲) حج تمتع کا احرام یعنی پہلے عمرہ کا احرام باندھے، اور حج کے دنوں میں دوبارہ حج کا احرام باندھے۔

(۳) حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا یعنی حج قران کا۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَةَ وَالۡحَجَّ فَتَقَبَّلۡهُمَا مِنِّیۡ وَیَسِّرۡهُمَا لِیۡ
(اے اللہ میں عمرہ وحج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ان کو میری طرف سے

قبول فرمائیے اور میرے لئے ان کو آسان فرما دیجئے۔

④ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ کا احرام باندھتا، اس کی نیت میں یہ الفاظ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ

(اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں میری جانب سے اسے قبول فرمائیے اور میرے لئے اسے آسان کر دیجئے)

چاروں قسم کے احرام کے احکام یکساں ہیں۔

شرائط صحت احرام

① احرام صحیح ہونے کی پہلی شرط اسلام ہے۔

② دوسری شرط احرام کی نیت (دل میں ارادہ) اور تلبیہ یا تلبیہ کے قائم مقام کوئی اور ذکر کرنا۔ لہذا صرف نیت کر لینے سے یا بغیر نیت تلبیہ پڑھ لینے سے احرام صحیح نہ ہوگا۔ نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے۔

★ احرام کے لئے کوئی خاص زمانہ، وقت یا مکان یا خاص ہیئت و حالت شرط نہیں، اگر کوئی سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے بھی احرام باندھ لے گا تو احرام تو صحیح ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اور احرام کے بعد ان کو پہنے رہنے سے جزا واجب ہوگی۔

واجبات احرام

① میقات سے احرام باندھنا

② ممنوعات احرام سے بچنا

احرام کی سنتیں

① حج کے مہینوں میں احرام باندھنا

② اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا جبکہ اس سے گذرے ③ غسل یا

وضو کرنا ④ احرام کے لئے چادر اور لنگی استعمال کرنا ⑤ دو رکعت نفل پڑھنا ⑥ تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا ⑦ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا (عورت آہستہ پڑھے) ⑨ احرام کی نیت سے پہلے خوشبو لگانا۔

مستحبات احرام ① بدن سے میل دور کرنا ② ناخن تراشنا ③ بغل وزیر ناف کے بال صاف کرنا ④ احرام کی نیت سے غسل کرنا۔ ⑤ لنگی یا چادر سفید نئی یا دھلی ہوئی استعمال کرنا ⑥ چپل پہننا ⑦ زبان سے احرام کی نیت کرنا ⑧ نیت نماز کے بعد بیٹھ کر کرنا ⑨ میقات سے پہلے احرام باندھنا

★ جس چیز کا احرام باندھا ہے جب تک اس کو نہ کرلے احرام نہ کھولے۔ چاہے اس دوران احرام کو فاسد کرنے والی کوئی حرکت کیوں نہ سرزد ہو جائے مثلاً حج کا احرام تھا مگر حج نہ ملا۔ تو عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اگر کوئی حج سے روک دے تو جانور ذبح کرنے کے بعد حلال ہو (یہ جانور حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے)

★ نیت وہی معتبر ہوگی جو دل میں ہو، زبان سے اس کے خلاف نکل جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

تلبیہ کے مسائل تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے، اگر دل سے کہہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔

★ گونگے کو زبان ہلانی چاہیئے گو الفاظ نہ ادا کر سکے۔

★ ہر وہ ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کا قائم مقام ہو سکتا ہے جیسے لا الہ الا اللہ۔ الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ۔

★ تلبیہ افضل تو عربی میں ہے، ویسے ہر زبان میں تلبیہ کہنا جائز ہے

★ تلبیہ کے جو الفاظ مذکور ہوئے ان ہی کا کہنا سنت ہے شرط نہیں۔

اس لئے کہ دوسرے الفاظ اس کے قائم مقام ہو جاتے ہیں، مگر ان الفاظ کا چھوڑنا ناپسندیدہ ہے۔

★ احرام کے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا تو فرض ہے، اگر جب کہے تو تین مرتبہ کہے کیونکہ اس کی تکرار سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنے کے دوران کلام نہ کرے، کوئی دوسرا ایسی حالت میں سلام بھی نہ کرے۔

★ فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھے، ایام تشریق میں اوّل تکبیر کہے بعد میں تلبیہ، اگر پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو گئی۔

★ حج کا تلبیہ جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت (۱۰ ذی الحجہ) کو اور عمرہ کا طواف شروع کرتے وقت موقوف ہو جاتا ہے۔

★ تلبیہ زور سے پڑھنا چاہیے، مگر اتنے زور سے نہیں کہ نمازیوں یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔

★ تلبیہ کے الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے۔ الفاظ میں زیادتی کی جا سکتی ہے مگر یہ اضافہ تلبیہ کے درمیان میں نہ ہو۔ آخر میں ہو مثلاً۔
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ۔ کا آخر میں اضافہ درست ہے۔

★ عورت کو اتنی آواز سے تلبیہ کہنا کہ اجنبی سن لے مکروہ ہے!

احرام کے متفرق مسائل

حیض و نفاس کی حالت میں عورت احرام باندھ سکتی ہے، احرام کا غسل چونکہ میل کی صفائی کے لئے ہوتا ہے اس لئے غسل کر کے ورنہ وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔ نماز نہ پڑھے۔

★ احرام میں ایک کپڑا بھی جائز ہے، اور دو سے زائد بھی۔

★ لنگی یا چادر بیچ سے سِلی ہوئی ہو تو جائز ہے۔ مگر افضل یہی ہے کہ کپڑا بالکل سلا ہوا نہ ہو۔

★ کرتہ، پاجامہ، بنیان، شیروانی، صدری، موزے، دستانے، غرض جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا یا بُنا ہوا ہو اس کا پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں۔ چوغہ بدن پر ڈال سکتے ہیں مگر آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔

★ افضل تو یہ ہے کہ احرام سفید ہو مگر رنگین بھی جائز ہے۔ مگر کسم اور زعفران میں رنگا ہوا نہ ہو۔ یہ رنگ خوشبو کی وجہ سے منع ہیں، ہاں ان کو اتنا دھو لیا کہ اب خوشبو نہیں آتی تو جائز ہے!

★ احرام کی چادر اتنی لمبی ہو کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائے اور تہبند اتنا ہو کہ ستر چھپ جائے۔

★ احرام کے نفل سر ڈھانپ کر پڑھے اور اضطباع نہ کرے (یعنی دایاں کندھا کھلا نہ رکھے) اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

★ عورتیں احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ہی پہنے رہیں گی۔ اتنی احتیاط ضروری ہے کہ چہرہ پر چادر، وغیرہ نہ لگے، اس مقصد کے لئے ماتھے پر باندھنے کے لئے بنا ہوا ایک چھجہ سا ملتا ہے وہ باندھ لیں۔ بال نہ ٹوٹنے کے خیال سے سر پر رومال بھی باندھ سکتی ہیں مگر وضو میں مسح کرتے وقت رومال اتار کر سر پر مسح کریں۔ رومال پر مسح کریں گی۔ تو وضو صحیح نہ ہوگا۔

★ حیض جاری ہونے کی حالت میں بھی عورت احرام باندھ سکتی ہے۔ احرام کی نیت سے غسل کر کے احرام باندھے اور تمام افعال بجز طواف و سعی کے کر سکتی ہے۔

نابالغ، مجنوں، مریض اور بے ہوش کا احرام

نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے۔ اس کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔ اور حج وعمرہ کے تمام افعال خود ادا کرے، ناسمجھ اور چھوٹے بچے کی طرف سے اس کا ولی قریبی احرام باندھے۔ سمجھدار بچہ جو افعال خود نہ کرسکے ولی اس کی طرف سے کردے۔ البتہ نماز طواف بچہ خود پڑھے۔ اور ناسمجھ بچہ کو ولی اپنی گود میں لے کر طواف وغیرہ کرادے۔ یہی حکم وقوف عرفات سعی، رمی وغیرہ کا ہے۔ نماز طواف میں بچے کو گود میں نہ رکھے۔

★ احرام کی حالت میں بچے بھی سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں، ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو بھی ممنوعات احرام سے بچائے، اگر بچہ کوئی کام خلاف احرام کرے تو اس کی جزاء نہ اس پر واجب ہے نہ ولی پر۔ چونکہ بچے کا احرام واجب نہیں ہے اس لئے اگر وہ تمام افعال بھی چھوڑ دے تو اس پر نہ جزا ہے نہ قضا۔ اور حج بھی چونکہ اس پر فرض نہیں ہے اس لئے اس کا یہ حج نفل شمار ہوگا۔

★ مجنوں کا حکم بھی تمام احکام میں ناسمجھ بچے کے مثل ہے۔ ہاں اگر وہ احرام باندھنے کے بعد پاگل ہوگیا تو ممنوعات احرام کے ارتکاب پر جزا لازم ہونے میں اختلاف ہے۔ احتیاطاً جزا دے دے تو بہتر ہے ویسے حج بلا اختلاف صحیح ہوجائے گا۔

★ اگر کوئی شخص احرام سے قبل مجنوں تھا، اس کے ولی نے اس کا احرام باندھا اور پھر وہ ہوش میں آگیا۔ اب وہ اگر خود احرام باندھ کر افعال حج ادا کرلے گا تو حج فرض ادا ہوجائے گا۔ ورنہ نہیں ہوگا۔

★ اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے وقت بے ہوش ہو تو اس کے ساتھی کو چاہیئے کہ وہ اپنا احرام باندھنے سے قبل یا بعد بے ہوش کی طرف

سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، بیہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا چاہے اس نے ایسا کرنے کے لئے کہا ہو یا نہ کہا ہو، البتہ اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار لئے جائیں ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔

★ جب اسے ہوش آجائے تو احرام کا تعین کر کے باقی افعال خود ادا کرلے۔ اور اگر ہوش نہ آئے تو جس نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے وہ یا کوئی اور شخص اس کی طرف سے نیت کر کے طواف، سعی، وقوف، عرفہ وغیرہ کرلے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ بیہوش کی طرف سے طواف وسعی کرنے والے کو اپنا طواف وسعی علیحدہ کرنی ہوگی۔ البتہ اگر بیہوش کو بھی ساتھ رکھے تو پھر ایک ہی طواف وسعی دونوں کی کافی ہوگی۔ ہاں بیہوش کی طرف سے طواف کی نیت جدا کرنی ہوگی۔ ایسی صورت میں بے ہوش کو ساتھ رکھنا ضروری نہیں ہے، رکھ لے تو بہتر ہے۔

★ بیہوش سے اگر کوئی ممنوع احرام فعل سرزد ہو گیا گو بلا ارادہ ہو تو اس کی جزا بیہوش پر ہی لازم ہوگی۔ اس کی طرف سے احرام باندھنے والے پر نہیں ہوگی، ہاں اگر اس احرام باندھنے والے سے کوئی فعل سرزد ہوا تو ایک ہی جزا ہوگی (بیہوش اس میں شریک نہ ہوگا)

★ اور اگر احرام باندھنے کے بعد کوئی بیہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے طواف سعی، وقوف وغیرہ کرنے کی صورت میں اسکا ساتھ لیجانا واجب ہے۔ کسی دوسرے کی نیابت کافی نہیں اور طواف وغیرہ کرانے کی صورت میں اسکی طرف سے بھی نیت کرنا ضروری ہے۔

★ ایسے بیہوش کو خود اٹھا کر طواف کرانے والا اس کی نیت کے ساتھ اپنی بھی نیت کرے تو ایک ہی طواف دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ اگر دونوں کا طواف مختلف ہو یعنی ایک کا حج کا دوسرے کا عمرہ کا تو بھی کوئی

مضائقہ نہیں۔ شرط یہی ہے کہ نیت دونوں کی طرف سے الگ الگ ہو۔

★ اگر کوئی صرف مریض ہے بیہوش نہیں اور وہ احرام باندھنے کے وقت سوگیا، اور کسی سے کہدیا کہ تم میری طرف سے احرام باندھ لینا، تو اگر اس دوسرے شخص نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو وہ احرام صحیح ہوگا۔ اب وہ بیدار ہوکر باقی افعال خود کرے اور ممنوعات احرام سے بچے، اور اگر بغیر اس کے کہے کسی نے اپنی طرف سے احرام باندھ لیا تو یہ احرام صحیح نہ ہوگا۔ (اب وہ میقات پر جاکر خود احرام باندھے)

★ خنثیٰ مشکل (جس کا مرد یا عورت ہونا متعین نہ ہو) تمام احکام میں عورت کے مثل ہے۔ اس کو کسی اجنبی مرد یا عورت کے ساتھ تنہائی جائز نہیں

★ اس کے سر پر اگر بال عورتوں کی طرح ہیں تو انھیں کی طرح بال کاٹ کر حلال ہو، اور اگر مردوں کی طرح ہیں تو ان کی طرح قصر یا حلق کرا کے حلال ہو۔

ممنوعات احرام احرام باندھنے کے بعد یہ افعال و اعمال ممنوع ہیں۔ ان کے مرتکب پر جزا لازم ہوگی (جزا کا بیان آگے مستقل آئیگا) اپنی بیوی کے ساتھ نفسانی خواہشات پوری کرنا یا اس کے اسباب و دواعی کا ارتکاب کرنا۔

★ کسی گناہ کا ارتکاب ویسے تو ہر حالت میں ممنوع ہے۔ مگر احرام کی حالت میں سخت منع ہے۔

★ رفیقوں، ہمسفروں یا دوسرے لوگوں سے لڑائی جھگڑا۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ کرنا۔ خشکی کے جانور کا خود شکار کرنا۔ یا کسی اور سے کرانا۔ اس کو شکار بتانا۔ یا کسی بھی طرح کی اس کی مدد کرنا منع ہے۔

★ غرضیکہ خشکی کے شکار کو کسی بھی طرح نہ نقصان پہنچائے اور نہ کسی طرح کا فائدہ اٹھائے، حدودِ حرم میں شکار کئے ہوئے جانور کا کھانا پکانا کسی کے لئے حلال نہیں، شکار چاہے محرم نے کیا ہو یا غیر محرم نے۔ ہاں حدودِ حرم سے باہر کسی غیر محرم نے شکار کیا اور محرم کا اس میں کسی قسم کا بھی دخل نہیں تو وہ شکار محرم کے لئے کھانا پکانا جائز ہے۔

★ شکار یا اس کے انڈے، بچے خریدنا، بیچنا یا ان کو کسی طرح کا نقصان پہنچانا بھی ممنوع ہے۔

★ اپنے بدن سے جوں مارنا۔ یا پکڑ کر پھینکدینا۔ یا کسی کو مارنے کے لئے کہنا، یا جوں مارنے کی غرض سے اپنے کپڑے دھوپ میں ڈالنا یا دھونا منع ہے۔ ہاں کسی دوسرے کے بدن کی یا زمین پر چلتی ہوئی جوں کو مار دے یا کسی اور کو کہے کہ فلاں کی جوں مار دے تو کوئی جرم نہیں۔ نہ جزا لازم آئے گی۔

★ خضاب لگانا بھی منع ہے۔ مہندی کا بھی یہی حکم ہے۔

★ خوشبو لگانا، ناخن، بال کاٹنا یا کٹوانا۔ سر اور چہرہ تھوڑا یا سب ڈھانپنا۔ سر یا چہرہ پر پٹی باندھنا گو بیماری کی وجہ سے ہو، ایسا جوتا پہننا جس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔ یہ سب ممنوع ہیں۔

مکروہات احرام

بدن سے میل دور کرنا۔ سر، داڑھی۔ بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا، سر و داڑھی میں کنگھی کرنا۔ یا اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو۔ داڑھی میں خلال کرنا، چادر میں گرہ دے کر گردن میں باندھنا۔ چادر یا تہبند میں گرہ لگانا یا پن لگانا،

یا دھاگہ و رسی سے باندھنا، خوشبو کو چھونا، سونگھنا یا دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا، خوشبو دار میوہ وغیرہ کا چھونا و سونگھنا۔ بلا وجہ بدن پر پٹی باندھنا۔ کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑا ہونا کہ پردہ سر یا چہرہ کو لگے۔ لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا۔ صرف ناک ٹھوڑی و رخسار کو کپڑے سے چھپانا۔ تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا۔ خوشبو دار کھانا وغیرہ جس میں خوشبو ویسے ہی ملائی گئی ہو پکائی نہ گئی ہو۔ بدن پر گھی یا چربی لگانا یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

مباحات احرام

ضرورت، یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور گرد و غبار (نہ کہ بدن کا میل)، دور کرنے کے لئے گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا، پانی میں غوطہ لگانا، حمام میں داخل ہونا، کپڑا پاک کرنا۔ انگوٹھی پہننا ہتھیار لگانا۔ دشمن سے شرعی جہاد کرنا۔ ہمیانی یا پیٹی تہبند کے اوپر یا نیچے باندھنا۔ گھر، خیمے، میں داخل ہونا۔ چھتری لگانا۔ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ دانت اکھاڑنا۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا۔ بغیر بال صاف کئے فصد لینا۔ پچھنے لگانا۔ پڑوال نکالنا بلا خوشبو کا سرمہ لگانا۔ ختنہ کرنا۔ آبلہ توڑنا۔ ٹوٹے ہوئے عضو پر پٹی باندھنا۔ ہیضہ و چیچک کا ٹیکہ و انجکشن لگوانا، تہبند میں روپیہ وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا۔ سر اور چہرہ کے علاوہ تمام بدن کا ڈھانپنا۔ برتن۔ چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا۔ پالتو جانور، گائے بکری، مرغی بطخ وغیرہ کو ذبح کرنا۔ ان کا گوشت کھانا۔ ایسے شکار کا گوشت کھانا جسے غیر محرم نے حدودِ حرم سے باہر کسی محرم کی مدد حکم اور اشارہ کے بغیر شکار کیا اور ذبح کیا ہو۔ بلا الائچی۔ لونگ،

خوشبودار تمباکو کے پان کھانا۔ موذی جانوروں جیسے سانپ، بچھو، پسّو کھٹمل، مکھی، مردار خور کوا، چیل، بھڑ، گرگٹ، چھپکلی وغیرہ کو مارنا، ہاتھ پاؤں کی پھٹن و زخم پر تیل وغیرہ لگانا بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو، اپنا یا دوسرے کا نکاح کرنا، کپڑوں کی اچھی طرح بندھی ہوئی گٹھڑی کو سر پر اٹھانا۔ گھی، تیل، چربی کھانے میں استعمال کرنا۔ یہ سب باتیں احرام میں جائز ہیں۔

احرام اور سفر مدینہ منورہ آفاقی حجاج کرام جو مکہ حاضر ہوتے ہیں، مدینہ منورہ بھی ضرور حاضر ہوتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس آمد و رفت کے تحت احرام کے مسائل درج کر دیئے جائیں تاکہ سہولت ہو۔

(۱) اگر حاجی یلملم بالا ہی مدینہ منورہ جائیں تو وہ واپسی میں ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر واپس آئیں۔

(۲) اگر حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائیں اور وہاں سے وطن کے لئے سیدھے جدہ جائیں تو احرام کی ضرورت نہیں ہاں اگر عمرہ کے لئے مکہ معظمہ آئیں تو مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ لیں۔ اگر مدینہ منورہ سے واپسی میں مکہ معظمہ سیدھے آنے کی اجازت نہ ہو جدہ جانا ہی ضروری ہو اور جدہ پہنچ کر یقین ہو کہ عمرہ کی اجازت مل جائے گی تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو یا اتنا وقت نہ ہو تو احرام نہ باندھیں پھر جدہ پہنچ کر وقت مل جائے یا اجازت کی صورت نکل آئے تو جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے آجائیں۔

(۳) اگر آفاقی حجاج اول مکہ معظمہ حاضر ہوں اور پھر قبل حج مدینہ منورہ جائیں تو یہ صورت ذرا تفصیل طلب ہے۔ اس کو غور سے سمجھ لیا جائے۔ حاجی مکہ معظمہ میں اپنے میقات سے احرام باندھ کر آئے اور عمرہ

کر کے حلال ہو جائے پھر مدینہ جانا چاہے تو اس صورت میں تین شقیں ہیں۔

الف (۱) شہر حج سے قبل ہی مدینہ منورہ جائے اور قبل ہی واپس آجائے اس صورت میں وہ آفاقی کی طرح مدینہ منورہ کے میقات سے احرام باندھے مکہ آکر عمرہ کرے اور حلال ہو جائے، اشہر حج میں اب اس کی حیثیت اہل حرم کی سی ہوگی۔ وہ صرف حج افراد کر سکے گا۔

ب:۔ مدینہ منورہ تو اشہر حج سے قبل جائے مگر واپسی اشہر حج میں ہو تو اس کی حیثیت آفاقی کی ہوگی۔ میقات مدینہ سے احرام باندھے خواہ تمتع کا خواہ قران کا۔

ج :۔ اشہر حج ہی میں مدینہ جائے اور مکہ معظمہ واپس آئے تو اس صورت میں امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس کی حیثیت اہل حرم کی سی ہوگی کہ مدینہ منورہ کی میقات سے صرف افراد کا احرام باندھے مگر صاحبین رحمہا اللہ کے نزدیک اس کی حیثیت آفاقی کی ہوگی اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ تمتع کا احرام باندھے یا قران کا۔ اور یہی صورت مرجح اور معمول بہا ہے۔

اور اگر کوئی آفاقی حج تمتع کا احرام باندھ کر اشہر حج میں مکہ معظمہ میں آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے اب وہ مدینہ منورہ جانا چاہے تو جائز ہے۔ البتہ واپسی کے وقت مدینہ منورہ کی میقات سے تمتع یا قران کا احرام باندھے اس صورت میں پہلا عمرہ، عمرہ مفردہ شمار ہوگا اور یہ دوسرا عمرہ تمتع یا قران کا شمار ہوگا۔ لیکن اگر کوئی آفاقی قران کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ آئے اور بعد عمرہ کے مدینہ منورہ جانا چاہے تو وہ اسی احرام سے جا سکتا ہے مگر یہ صورت مکروہ ہے، قران کے احرام میں مکہ معظمہ میں رہنا ہی اولی اور بہتر ہے

★ حج افراد والے کے لئے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ وہ بالا ہی بالا مدینہ منورہ چلے جائیں اور ایام حج کے قریب مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ کر حج میں شریک ہوجائیں کیونکہ آج کل اپنی آزاد مرضی کے بجائے حکومت کے نظم ونسق کی پابندی سے روانگی ہوتی ہے اور بعض اوقات حجاج حج سے ایک ایک دو دو مہینے پہلے مکہ معظمہ پہنچ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں احرام کی پابندی بہت دشوار ہوجاتی ہے البتہ مفرد کسی اور کی طرف سے عمرہ کا احرام باندھے تو عمرہ سے فارغ ہوکر احرام کھول کر بلا احرام مکہ میں رہ سکتا ہے! اور حج بدل والے کے لئے تمتع یا قران دونوں جائز ہیں بشرطیکہ آمر کی اجازت ہو۔

میقات کا بیان

میقات دراصل وقت معین اور مقام معین کو کہتے ہیں اس کی جمع مواقیت آتی ہے میقات حج کی دو قسمیں ہیں (۱) میقات زمانی (۲) میقات مکانی۔

میقات زمانی اشہر حج یعنی شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا عشرۂ اول کہلاتا ہے، حج کے افعال انھیں ایام میں صحیح ہوتے ہیں وہ افعال واجبہ ہوں یا مسنون ومستحب، ان مہینوں سے پہلے بجز احرام کے حج کا اور کوئی فعل اگر کیا تو وہ صحیح نہ ہوگا۔

میقات زمانی حج کے ساتھ مخصوص ہے، عمرہ کے لئے نہیں کیونکہ عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے (البتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ ممنوع ہے)

میقات مکانی وہ میقات کہلاتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ان مقامات کی تعیین چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے خود فرما دی ہے اس لئے اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔

★ کوئی آفاقی شخص حج یا عمرہ یا کسی بھی ضرورت اور کام سے مکہ معظمہ میں داخل ہو اس پر حرم مکہ کا یہ حق ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر داخل ہو۔ میقات سے بغیر احرام باندھے حرم یا مکہ میں داخل ہونا سخت گناہ ہے ایسے شخص پر ایک جانور کی قربانی واجب ہو جائیگی۔ (اور غیر حاجی دعامر پر حج فرض ہو جائیگا)

میقات کی اقسام | میقات کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی

(۱) مکہ یا حدود حرم میں رہنے والوں یعنی اہل حرم کی میقات

(۲) حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والوں یعنی اہل حل کی میقات؛

(۳) میقات سے باہر رہنے والوں یعنی اہل آفاق کی میقات؛

(۱) عرف عام میں تو حرم شریف سے مراد وہی عمارت ہے جو بیت اللہ کے ارگرد بنی ہے جسے مسجد حرام بھی کہا جاتا ہے، لیکن حرم کا مفہوم وسیع ہے، مکہ معظمہ کے چاروں طرف مختلف فاصلوں پر حدود حرم کے علامتی ستون وغیرہ بنے ہوئے ہیں، ان کے اندر کا کل علاقہ حرم کہلاتا ہے۔

★ جدہ کی طرف سے یہ حد بیر شمیس یعنی حُدَیْبِیَہْ تک ہے جو مکہ سے دس گیارہ میل کے قریب ہے مدینہ کے راستہ پر یہ حد تَنْعِیْم کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل پر ہے۔ یمن کے راستہ پر یہ حد سات میل کے فاصلہ پر ہے جعرانہ کے راستہ پر شعب آل عبداللہ بن خالد کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔ طائف کی طرف سے یہ حد بَطْنِ عُرَنَہ میں ہے جو تقریباً سات میل ہے۔ عراق کی طرف بھی یہ حد سات میل ہے؛ یہ تمام علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ اس کے درخت کاٹنا، اس کے اندر شکار کرنا

حرام ہے۔ اس کے اندر رہنے والوں کو حَرَمی کہتے ہیں۔

★ اہل مکہ اور حد حرم میں رہنے والوں کے لئے حج کا احرام باندھنے کے لئے کل زمین حرم میقات ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بیت اللہ میں احرام باندھنا افضل ہے۔ بعض دوسرے بیت اللہ میں حطیم کے قریب خاص کر میزاب رحمت کے نیچے افضل بتاتے ہیں۔ اور عمرہ کے احرام کے لئے حِل کی ساری زمین میقات ہے جس میں افضل مقام تنعیم۔

★ اگر حرم کا رہنے والا حج کا احرام حِل میں اور عمرہ کا حرام میں باندھے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس کو جرمانہ کی قربانی بھی دینی ہوگی۔

(۲) حدودِ حرم سے باہر اور میقات کے اندر کا علاقہ حِل کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔ اس کے رہنے والے اہل حل کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے میقات اور حرم کے درمیان کی ساری زمین میقات ہے اس میں کسی بھی جگہ و مقام سے حج و عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔

(۳) اہل حرم و اہل حِل کے علاوہ میقات کی حد سے باہر کی دُنیا کو آفاق اور اس جگہ کے رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں۔

★ آفاقی کے لئے میقات سے پہلے دُنیا کے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات پر پہنچکر باندھنا ضروری ہے۔

★ باعتبار سمت و اطراف اہل آفاق کے لئے میقات مختلف ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذوالحُلَیفَہ میقات ہے آج کل بِئیر علی کے نام سے مشہور ہے، یہ مقام مکہ معظمہ کے راستہ پر جنوبی سمت مدینہ منورہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مقام

جہاں واقع ہے اسے وادی عقیق کہتے ہیں پہلے یہاں ایک درخت تھا جس کی جگہ اب مسجد بنی ہے جس کو مسجد شجرہ کہتے ہیں! یہاں احرام باندھنا سُنّت ہے۔ ویسے اگر کوئی مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۲) ذاتِ عِرَاق یہ عراق، ایران اور شمال مشرق سے براہ بغداد آنے والوں کی میقات ہے جو مکہ معظمہ سے مشرقی جانب تقریباً ۷۰ میل کے فاصلہ پر قرن کے مقابل وادی محرم اور ضیمہ کے شمال میں واقع ہے۔

(۳) جُحْفَہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک موضع کا نام ہے جو رابغ سے جانب مکہ نصف منزل پر واقع ہے۔ یہ اہل مغرب یعنی شام و مصر اور دیارِ مغرب کے باشندوں کی میقات ہے، چاہے وہ خشکی سے آئیں یا سمندر سے رابغ پر آتریں، یہ مقام چونکہ آباد نہیں اس لئے رابغ پر ہی احرام باندھ لیا جاتا ہے۔

اگر ان اطراف کے باشندے مدینہ منورہ کے عام راستہ سے آئیں تو ان کو اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لینا مستحب ہے ورنہ جحفہ سے بھی باندھ سکتے ہیں۔

جُحفہ، ذوالحلیفہ اور جُحفہ کے درمیان رہنے والوں کی بھی میقات ہے!

(۴) قَرَن۔ اس کو قرن المنازل، قرن الثعالب اور وادی محرم بھی کہتے ہیں یہ طائف کے قریب ایک موضع ہے اور اہل نجد کی میقات ہے۔ یعنی یمامہ سے عراق تک کے تمام مقامات مثلاً نجد الطائف، نجد الحجاز، نجد الیمن، اور نجد التہامہ کے لئے۔

(۵) یَلَمْلَمْ۔ اسی کو اَلَمْلَمْ بھی لکھتے ہیں اور سعدیہ بھی کہتے ہیں۔

یہ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ جو مکہ معظمہ سے تیس اور بقول بعض ساٹھ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ پاکستان و ہندوستان۔ چین۔ جاوا۔ یمن اور ان تمام لوگوں کے لئے میقات ہے جو اس سے یا اس کے محاذات سے گذریں۔

مواقیت کے متعلق احکام ومسائل

یہ مواقیت دُنیا بھر کے آفاقی مسلمانوں کے لئے ہیں وہ کہیں بھی رہتے ہوں، جب بھی وہ مکہ معظمہ آئیں گے تو وہ یا ان مواقیت سے گذریں گے یا ان کے محاذات سے یا اوپر سے۔ لہذا اگر کسی جگہ حقیقی میقات نہ بھی ہو تب بھی اس کی محاذات یا فضا شرعی میقات ہے۔ اس لئے ہر گذرنے والے کو وہیں سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔

پاکستان و ہند کی میقات یلملم دراصل یمن وعدن کی میقات ہے پہلے دریائی راستہ ایسا تھا کہ ہند و پاک کے جہاز اس کے محاذات سے گذرتے تھے، اس لئے وہ ہند وپاک کی بھی میقات تھی۔ مگر اب جہازوں کا راستہ بدل گیا ہے۔ اس راستہ میں یلملم کا محاذات نہیں پڑتا۔ اس لئے اب اگر سمندر سے سفر کرنے والے جدہ پہنچکر احرام باندھ لیں تو ان کا احرام صحیح ہوگا۔ البتہ ہوائی سفر کرنے والوں کو سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر فوراً احرام باندھ لینا چاہیئے کیونکہ ہوائی جہاز بعض مواقیت کے عین اُوپر سے اور بعض کے محافات سے گذر کر جاتا ہے۔ اور دوران سفر پتہ چلنا دشوار ہے، پتہ بھی چل جاتے تو سکنڈوں میں میقات نکل جاتی ہے اس لئے احرام پہلے ہی باندھ لے۔

★ واضح رہے کہ تحت الثریٰ سے لے کر ثریا تک، ان مواقیت کے محاذات شرعی میقات ہیں۔

★ اگر کسی راستہ میں دو میقات پڑتی ہوں یا دو میقات کی محاذات

ہوں تو پہلی میقات یا پہلے محاذ سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسری میقات تک موخر کرے تو بھی جائز ہے۔ اس تاخیر سے جرمانہ کی قربانی واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر راستہ میں ایک میقات اور ایک میقات کی محاذات ہو تو پہلی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، محاذات کا اعتبار نہیں۔ اس صورت میں موخر کرنے سے دم قربانی واجب ہوگا۔

★ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ والوں کی مثل ہے یعنی حج کا احرام حرم سے اور عمرہ کا حل سے باندھے۔

★ اگر مکی شخص میقات سے باہر نکل جائے تو واپسی پر اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔

★ پہلے معلوم ہو چکا کہ میقات سے بلا احرام گذرنا گناہ ہے اور اس سے دم قربانی واجب ہوگا اگر ایسا شخص واپس میقات آکر احرام باندھ لے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔

★ اسی طرح اگر کسی نے میقات سے آگے جاکر احرام باندھا تو وہ میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر واپس تو آیا مگر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ اور یہ واپسی بھی اسی وقت ساقط ہوگی جب افعال حج و عمرہ شروع کرنے سے پہلے ہو، افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئیگا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ اور پھر یہ واپسی اس وقت واجب ہے جبکہ واپسی کا وقت اور گنجائش ہو اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، یا واپسی میں جان و مال کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو، یا وہ بیمار نہ ہو، اگر یہ صورتیں ہیں تو واپسی واجب نہیں گناہ سے توبہ استغفار کرے اور ایک قربانی بھی دے۔

★ واپسی کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ اسی میقات پر آئے جس سے گذرا تھا مذکورہ مواقیت میں سے کسی بھی میقات پر آجائے، البتہ افضل یہی ہے کہ اسی میقات پر آئے جہاں سے بلا احرام گذرا۔

★ آفاقی شخص اگر کسی ضرورت سے میقات سے آگے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے جو حرم سے باہر اور حِل کے اندر ہے، اور حج و عمرہ کا ارادہ نہیں ہے تو اس کے لئے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، وہاں پہنچکر یہ بھی وہاں کے باشندوں کے حکم میں ہوگیا۔ یہ بلا احرام بھی مکہ جاسکتا ہے۔ وہاں سے حج و عمرہ کا ارادہ کرے تو حِل سے احرام باندھنا ہوگا، اور یہ ارادہ مکہ جانے کا یا کسی دوسری جگہ کا میقات پر معتبر ہوگا۔ مثلاً میقات پر تو مکہ جانے کا ارادہ تھا اگر میقات سے گذر کر کہیں اور کا ارادہ کرلیا تو ایسی صورت میں اگر احرام نہ باندھا ہو تو دم واجب ہوگا۔

★ جدہ یا مدینہ منورہ جانے والوں کے لئے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ جب وہ مکہ معظمہ آنے کا ارادہ کریں تو احرام باندھ لیں۔

★ اگر کسی نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا، پھر جدہ پہنچکر مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کرلیا تو وہ اسی احرام میں مدینہ جاسکتا ہے۔ احرام اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو دم واجب ہوگا۔ واپسی پر نیا احرام نہ باندھے وہی احرام کی چادریں پہن لے، اس لئے کہ جس کام کے لئے احرام باندھا تھا جب تک وہ کام پورا نہ ہوجائے احرام باقی رہتا ہے اس دوران جو سلے ہوئے کپڑے پہنے ان کے لئے ایک دم دے دے۔

★ آفاقی شخص حرم میں یا مکہ معظمہ میں جب بھی بلا احرام داخل ہوگا۔ تو اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا۔ اس کے قائم مقام حج فرض اور حج نذر

یا عمرہ نذر ہو جائے گا۔ اگرچہ قائمقام کرنے کی نیت نہ بھی کرے۔ مگر شرط یہی ہے کہ یہ حج و عمرہ اسی سال ہو جس سال وہ بلا احرام داخل ہوا تھا۔ اگر وہ سال گذر گیا تو مستقل حج یا عمرہ کرنا ہوگا۔

★ اگر متعدد مرتبہ بلا احرام داخل ہوگا تو ہر مرتبہ حج یا عمرہ واجب ہوگا

عُمرہ

★ عمرہ کے معنی باعتبار لغت مطلق زیارت کے ہیں، اور اصطلاح شرع میں میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔

★ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ تمام عمر میں بشرط استطاعت ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے بعض حضرات واجب کہتے ہیں۔

★ حدیث شریف میں عمرہ کی بہت فضیلت آئی ہے بالخصوص رمضان شریف میں عمرہ کرنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے کہ گویا رمضان میں عمرہ کرنے والے نے حضور کے ساتھ حج کیا۔

★ عمرہ میں صرف دو فرض ہیں (۱) احرام (۲) طواف۔ پھر احرام میں نیت اور تلبیہ دونوں فرض ہیں اور طواف میں صرف نیت فرض ہے۔

★ عمرہ کے واجبات میں صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ اور بال منڈانا یا کٹانا ہیں۔

★ حج و عمرہ کی سعی اور طواف ایک جیسے ہوتے ہیں، اس لئے طواف و سعی کا طریقہ اور مسائل حج کے تحت بیان کئے جائیں گے۔

حج و عمرہ کا فرق

عمرہ کے شرائط حج کے شرائط کے مثل ہیں

اوراس کے احرام اورحج کے احرام کے مسائل بھی ایک جیسے ہیں، البتہ امور ذیل میں فرق ہے۔

① حج کے لئے ایک خاص وقت معین ہے، عمرہ سال بھر میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے البتہ ۹ر ذی الحجہ سے ۱۳ر ذی الحجہ تک مکروہ ہے۔

② حج فرض ہے عمرہ فرض نہیں۔

③ حج فوت ہو جاتا ہے۔ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

④ حج میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ، رمی وغیرہ ہیں عمرہ میں یہ سب کچھ نہیں۔

⑤ حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا ہے۔ عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہوتے۔

⑥ عمرہ فاسد کرنے یا غسل کی حالت میں طواف کرنے سے بکری ذبح کرنا کافی ہوتا ہے۔ اور حج میں کافی نہیں ہوتا۔

⑦ عمرہ کی میقات آفاقی کے علاوہ سب لوگوں کے لئے حل ہے بخلاف حج کے کہ اہلِ مکہ کو حج کا احرام حرم سے باندھنا ہوتا ہے۔ آفاقی عمرہ کا احرام اپنی میقات سے باندھے!

⑧ عمرہ میں تلبیہ طواف شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے اور حج میں جمرۂ اخری کی رمی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے۔

مسائل عمرہ ۹ر تا ۱۳ر ذی الحجہ عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

اگر کسی نے ۹ر ذی الحجہ سے پہلے احرام باندھا تھا مگر اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کرلیا تو مکروہ نہیں ہے۔ البتہ مستحب یہی تھا

کران ایام کے بعد عمرہ کرتا۔

★ اگر کسی نے ان پانچ دنوں کے اندر احرام باندھ لیا تو اب عمرہ تو اس پر لازم ہو گیا مگر چونکہ احرام باندھنا ان ایام میں مکروہ تحریمی تھا اس لئے عمرہ ترک کرنا واجب ہے ایام گذرنے کے بعد عمرہ کی قضا کرے اور ایک قربانی بھی دے اگر عمرہ ترک نہیں کیا تو وہ عمرہ تو ادا ہو گیا مگر قربانی دینا واجب ہے، اور اگر ان ایام میں صرف احرام باندھا اور عمرہ کے افعال ان ایام میں نہیں کئے بلکہ ایام تشریق کے بعد کئے تو عمرہ ادا ہو گیا۔ اور دم واجب نہیں ہو گا۔

★ رمضان میں عمرہ کرنا افضل ہے۔ کیونکہ رمضان کے عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے ور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے عمرہ کا ثواب اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو (او کما قال)

★ عمرہ کی کثرت مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے البتہ طواف کی کثرت عمرہ کی کثرت کے مقابلہ میں افضل ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام و دیگر ائمہ و علماء اور بزرگوں سے عمرہ کی کثرت منقول نہیں۔

★ مکہ سے عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کی میقات حل ہے اس لئے حل میں جا کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں البتہ تنعیم اس کے کے بعد جعرانہ سے باندھنا افضل ہے۔

طواف کا بیان

★ طواف کے لغوی معنی کسی چیز کے گرد گھومنے کے ہیں، اور اصطلاح شریعت میں خانہ کعبہ کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔ یہ شرعی طواف سات چکر میں پورا ہوتا ہے۔

طواف حجرِ اسود کے سامنے سے شروع کیا جاتا ہے، اور حجرِ اسود پر پہنچکر ایک چکر پورا ہوتا ہے طواف کا طریقہ اور دعائیں آگے بیان ہونگی۔

طواف کی قسمیں طواف کی سات قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) طواف قدوم۔ یعنی مکہ میں آنے کے وقت کا طواف اس کو طواف تحیہ، طواف اللقا اور طواف الورود بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف اُس آفاقی کے لئے سُنّت ہے جو صرف حج یا قران کرے اور تمتع و عمرہ کرنے والے کے لئے سنت نہیں گو وہ آفاقی ہو، اسی طرح اہل مکہ کے لئے بھی نہیں ہے البتہ اگر کوئی مکی میقات سے باہر جا کر افراد یا قران کا احرام باندھ کر حج کرے اس کے لئے بھی مسنون ہے اس کا اوّل وقت مکہ میں داخل ہونے کا وقت ہے۔ اور آخر وقت وقوف عرفہ تک ہے، اگر وقوف عرفہ کر لیا اور طواف قدوم نہیں کیا تو اس کا وقت ختم اور طواف ساقط ہو گیا۔

(۲) طواف زیارت۔ اس کو طواف رکن، طواف حج اور طواف فرض بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا رُکن ہے اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اس کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ ایام نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ تک کرنا واجب ہے۔ اس طواف میں رمل کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے، اگر طواف قدوم کے بعد سعی کر لی ہے تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے۔ اگر یہ طواف احرام کی چادروں میں کرے تو اضطباع بھی کرے اور اگر سلے ہوئے کپڑے میں کرے تو اضطباع نہ کرے۔

(۳) طواف صدر۔ یعنی بیت اللہ سے واپسی کا طواف، اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے، مکی پر واجب نہیں۔ اس

طواف میں رمل اور اضطباع بھی نہیں ہے اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے یہ تینوں طواف حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۴) طواف عمرہ۔ یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔ اس میں اضطباع اور رمل کیا جاتا ہے اور طواف کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے۔

(۵) طواف نذر۔ یہ منت اور نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

(۶) طواف تحیۃ المسجد۔ یہ طواف مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے لیکن اگر کوئی اور طواف کر لیا تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائیگا۔

(۷) طواف نفل۔ یہ جس وقت چاہے کرے۔ اس میں نہ رمل ہے نہ اضطباع نہ اس کے بعد سعی!

ارکان و شرائط اور واجبات طواف

طواف میں تین رکن ہیں

(۱) طواف کے اکثر چکر پورے کرنا (۲) بیت اللہ کے باہر مسجد کے اندر طواف کرنا (۳) خود طواف کرنا۔ گو سواری پر کرے۔ البتہ بیہوش اس سے مستثنیٰ ہے اس کی طرف سے دوسرا شخص بھی کر سکتا ہے۔

★ طواف میں چھ شرطیں ہیں، ان میں سے تین حج کے طوافوں کے لئے خاص ہیں یعنی (۱) خاص وقت اور طواف سے پہلے (۲) احرام اور (۳) وقوف عرفہ کا ہونا۔ اور (۱) اسلام (۲) نیت اور (۳) مسجد کے اندر طواف ہونا۔ سب طوافوں کے لئے ہیں۔

★ بغیر نیت کے اگر کوئی بیت اللہ کے گرد سات چکر لگا لے گا تو طواف نہیں ہوگا۔

★ طواف کی صحت کے لئے صرف نیت کافی ہے تعیین کہ کون سا طواف کرتا ہوں شرط نہیں ہے مستحب یا مسنون ہے۔

★ طواف کے واجبات آٹھ ہیں۔

(۱) حدث اصغر و اکبر دونوں سے پاک ہو نہ بے وضو ہو نہ غسل کی حاجت ہو۔ (۲) ستر عورت (۳) جو پیدل چلنے پر قادر ہو وہ پیادہ پا طواف کرے (۴) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا (۵) طواف میں حطیم کو شامل کرنا (۶) حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔ بعض نے اسے سنت کہا ہے (۷) پورا طواف کرنا یعنی طواف کا اکثر حصہ تو رکن ہے اور اکثر سے زیادہ واجب (۸) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (بعض علماء نے اس کو علیحدہ شمار کیا ہے۔)

★ ترک واجب سے طواف کا اعادہ واجب ہوگا۔ اگر کسی نے اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا واجب ہوگی (جزا کا بیان جنایات کے تحت آئے گا)

سنن، مستحبات ومباحات طواف

طواف کی سنتیں یہ ہیں۔

(۱) حجر اسود کا استلام (بوسہ لینا) (۲) اوّل کے تین چکروں میں رمل۔ (۳) باقی چکروں میں رمل نہ کرنا (۴) اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) (۵) سعی و طواف کے درمیان حجر اسود کا استلام (۶) حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا (۷) حجر اسود سے طواف کی ابتدا کرنا (۸) ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا (۹) تمام چکر پے در پے مسلسل کرنا (۱۰) بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔

★ طواف کے مستحبات یہ ہیں

(۱) طواف کو حجر اسود کی داہنی طرف سے اسی طرح شروع کرنا کہ طواف کرنے والے کا پورا بدن حجر اسود کے محاذی ہو کر گذرے (۲) حجر اسود کا تین مرتبہ بوسہ لینا اور تین مرتبہ اس پر سجدہ کرنا (۳) طواف کرتے ہوئے ماثورہ دعاؤں کا پڑھنا (۴) مرد کو بیت اللہ کے قریب ہو کر طواف کرنا۔ بشرطیکہ ہجوم نہ ہو۔

اور کسی کو تکلیف نہ پہنچے (۵) عورت کو رات کے وقت طواف کرنا (۶) طواف کو بیچ میں چھوڑ دیا، یا مکروہ طریق پر کیا ہو تو اس کو پھر شروع سے کرنا (۷) مباح گفتگو کا ترک کرنا (۸) جو چیز خشوع میں مخل ہو اس کو نہ کرنا۔ (۹) دعا اور اذکار بوقت طواف آہستہ پڑھنا (۱۰) رکن یمانی کا ہاتھ سے استلام کرنا (۱۱) جو چیز دل کی مشغولی کا سبب بنے اس سے نظر بچانا۔

مُباحات طواف یہ ہیں۔

(۱) استلام کرنا (۲) چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا (۳) مسئلہ بتانا یا پوچھنا (۴) کسی ضرورت سے سلام کرنا (۵) کچھ پینا (۶) دعاؤں کا ترک کرنا (۷) اچھا شعر کہنا یا پڑھنا (۸) پاک جوتا، چپل وغیرہ پہنکر طواف کرنا (۹) کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا (۱۰) دل میں قرآن پڑھنا۔

محرمات ومکروہات طواف

طواف کرنے والے کے لئے یہ چیزیں حرام ہیں۔

(۱) ناپاکی یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا (۲) بے وضو طواف کرنا (۳) بلا عذر کسی پر چڑھ کر طواف کرنا (۴) بلا عذر گھٹنوں کے بل یا الٹے ہو کر طواف کرنا (۵) طواف کے دوران حطیم کے بیچ میں سے نکلنا (۶) طواف کا پورا چکر یا کم حصہ چھوڑ دینا (۷) حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا (۸) طواف میں بیت اللہ کی طرف مُنہ کرنا۔ البتہ شروع کرتے وقت (حجر اسود کے استقبال کے وقت) جائز ہے۔ (۹) طواف کا کوئی واجب ترک کر دینا۔

طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں

(۱) بے فائدہ اور فضول گفتگو کرنا (۲) خرید و فروخت کرنا یا

اس کی گفتگو کرنا (۳) حمد و ثنا نعت و منقبت سے خالی شعر پڑھنا (۴) قرآن یا دعا بلند آواز سے پڑھنا (۵) رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا (۶) حجر اسود کا استلام چھوڑنا (۷) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا۔ (۸) دو طواف اس طرح اکھٹے کرے کہ دوگانہ طواف بیچ میں نہ پڑھے ہاں نماز کا وقت مکروہ ہو تو جائز ہے (۹) طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر کے دونوں ہاتھ اٹھانا (۱۰) خطبہ اور فرض نماز شروع ہونے کے بعد طواف کرنا (۱۱) دوران طواف کھانا کھانا (۱۲) پیشاب و پاخانہ کے تقاضے کے وقت طواف کرنا (۱۳) بھوک اور غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

مسائل طواف طواف شروع کرتے وقت تکبیر سے پہلے اور حجر اسود کے استقبال کے قبل ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ لہذا اول حجر اسود کا استقبال کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے!

★ دوگانہ طواف مونڈھے ڈھانپ کر پڑھے۔ اضطباع کی حالت میں نماز مکروہ ہے اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے۔

★ بعض معلمین حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان نیت کراتے ہیں یہ مکروہ ہے بلکہ طواف کی نیت حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کر کرے کہ دایاں کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو۔ اور سارا حجر اسود دائیں طرف نکلا ہوا ہو۔

★ حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ لگانا جسے استلام کہا جاتا ہے مسنون ہے مگر اس وقت جبکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دھکم پیل نہ کرنی پڑے، اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر لگا کر ان کو بوسہ دے لے، دونوں ہاتھ نہ رکھ سکے تو دایاں ہاتھ رکھ لے، یہ بھی نہ

ہو سکے تو کسی چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر اس لکڑی کو بوسہ دے لے اور اگر اس کا بھی موقعہ نہ ملے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیوں کا رُخ حجر اسود کی طرف رہے، اور یہ تصوّر کرے کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں اور تکبیر و تہلیل کہہ کر ہتھیلیوں کا بوسہ دے لے۔

★ حج کے زمانہ میں لوگ حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں ایسے وقت محرم کو اس کو استلام جائز نہیں بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

★ حجر اسود کے گرد چاندی کا جو حلقہ ہے بہت سے ناواقف اس پر ہاتھ لگا کر بوسہ لیتے ہیں جو ناجائز ہے چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔

★ حجر اسود اور بیت اللہ کی چوکھٹ یعنی دہلی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی اور گوشہ یا دیوار کو چومنا منع ہے۔ صرف رکن یمانی پر ہاتھ پھیرے اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو اس کی طرف اشارہ کرے ویسے ہی گذر جائے۔

★ طواف کرتے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا منع ہے نیت کرتے وقت تو البتہ منہ بیت اللہ کی طرف ہوگا۔ مگر طواف کے چکروں میں منہ ادھر نہ کرے۔

★ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس کے اول کے تین چکروں میں رمل ہوتا ہے۔ اور جس کے بعد سعی نہیں اس میں رمل بھی نہیں۔ رمل پہلوانوں کی طرح اکڑ کر مونڈھے ہلاتا ہوا، قدم نزدیک نزدیک رکھتے ہوئے چلنے کو کہتے ہیں چال میں جھپٹنے کا انداز بھی ہونا چاہئے مگر دوڑتا نہ ہو!

★ ہجوم کی وجہ سے رمل نہ کر سکتا ہو تو ہجوم کم ہونے کا انتظار کرے اور جب بھیڑ ہو جائے تو رمل کے ساتھ طواف کرے۔

★ اور اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر یا دو چکر کے بعد یاد آئے تو ایک یا دو چکر میں رمل کرے۔ تین چکروں کے بعد رمل نہ کرے۔ کیونکہ جس طرح

پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے اسی طرح تین کے بعد رمل نہ کرنا سنت ہے

★ ساتوں چکروں میں رمل مکروہ ہے۔ لیکن اگر کوئی کرلے تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے۔

★ بیماری، ضعف یا بڑھاپے کی وجہ سے رمل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں

★ اگر کسی نے جان بوجھ کر آٹھواں چکر بھی کر دیا تو اب چھ مزید چکر ملا کر دوسرا طواف کرنا واجب ہے اور اگر وہم یا وسوسہ میں پڑ کر آٹھواں چکر کیا تب بھی اس کو دوسرا طواف کرنا لازم ہے۔ ہاں آٹھواں چکر یہ سمجھ کر کیا کہ یہ ساتواں ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ آٹھواں تھا تو پھر دوسرا طواف لازم نہیں

★ طواف رکن میں اگر شک پڑ جائے تو اس کا اعادہ کرے، اور طواف زض و واجب کے پھیروں میں شک ہو تو جس چکر میں شبہ ہوا ہے۔ صرف اس کا اعادہ کرے اور طواف سنت و نفل میں شک ہو تو غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔

★ طواف میں عورت مرد کا ساتھ ہو جانے سے دونوں میں سے کسی کا بھی طواف فاسد نہیں ہوگا۔ البتہ عورتوں کا مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا کرنا حرام ہے۔ یا تو عورتیں رات کو طواف کریں یا پھر مطاف کے کنارے کنارے رہ کر طواف کرلیں۔ جہاں تک ہو سکے مردوں سے علیحدہ رہیں۔

★ طواف کی جگہ بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد کے اندر اندر ہے، موجودہ طاف سے باہر جا کر اگر کوئی طواف کریگا تو طواف تو ہو جائیگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

★ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر کوئی طواف کرے تو طواف ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر حطیم کی دیوار پر چڑھ کر طواف کرے تو طواف تو ہو جائیگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

★ طواف میں بالکل خاموش رہنا بھی جائز ہے۔

★ طواف میں دعا پڑھنا قرآن شریف پڑھنے سے افضل ہے لیکن دعا میں ہاتھ نہ اٹھائے

★ طواف میں عورتوں اور لڑکوں کو نہ تکے، نہ فضول باتیں کرے۔

★ کسی حاکم یا اہم شخصیت کے لئے عام لوگوں کو طواف سے روکنا اور مطاف خالی کرا لینا ناجائز اور گناہ ہے۔

★ ہر طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا افضل و مستحب ہے، وہاں موقعہ نہ ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک اردگرد، یا خانہ کعبہ کے اندر، اس کے بعد حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم کے باقی حصہ میں۔ اس کے بعد بیت اللہ کے قریب مقام جبریل، ملتزم وغیرہ میں اس کے بعد مسجد حرام میں اس کے بعد حرم میں۔ ان مقامات کے علاوہ کہیں اور پڑھنا یا اس میں تاخیر کرنا بُرا اور مکروہ ہے۔ یہ نماز اگر کسی نے مکہ میں نہ پڑھی تو یہ ذمہ سے ساقط نہ ہوگی اس کا ادا کرنا واجب ہے، تمام عمر میں کسی وقت ادا کرلے۔ یہ نماز چونکہ واجب ہے اور مکروہ اوقات میں نوافل کی ممانعت ہے۔ اس لئے بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ عصر کے بعد اور نماز فجر کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔ البتہ غروب و طلوع سے پندرہ منٹ پہلے پہلے پڑھ لے۔

★ ہر ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ پڑھے کئی طواف کے دوگانے اکٹھے پڑھنا مکروہ ہے!

★ دوگانہ طواف کی پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں

★ یہ پہلے معلوم ہو چکا کہ طواف کے لئے نیت شرط ہے، اس لئے جب

طواف کا ارادہ کرے تو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود کا بایاں کنارہ دائیں کندھے کی سیدھ میں ہو اور دل میں طواف کی نیت کرے زبان سے یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ	اے اللہ میں تیرے محترم گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔

نیت کرکے ذرا سا دائیں طرف چلے کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے پھر نماز میں جس طرح ہاتھ اٹھاتے جاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	بنام خدا ابتدا کرتا ہوں اللہ ہی کے لئے بڑائی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو۔ اے اللہ میرا ایمان تجھی پر ہے، تیرا عہد پورا کرتا ہوں اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتا ہوں۔

اگر یہ پوری عبارت یاد نہ ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے اور حجر اسود پر آکر ادب سے بوسہ دے۔ بوسہ نہ دے سکے تو دونوں یا دایاں ہاتھ اس پر رکھ کر اسے چوم لے۔ یا ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھ چوم لے۔ حجر اسود کا استلام کرکے دائیں طرف کو بیت اللہ کے دروازہ کی طرف آئے، اب طواف شروع ہو گیا، جب حجر اسود پر آئے گا تو ایک چکر پورا ہو جائے گا اسی طرح سات چکر کرے۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس میں پہلے تین چکروں

میں رمل کرے یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلے اور اضطباع بھی کرے (یعنی چادر کو داہنا بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے) اگر یہ عمرہ کا طواف ہے تو طواف شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جائے گا۔

★ طواف کے دوران کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے جو دل میں آئے کسی زبان میں دعا مانگے۔ بعض علماء نے طواف کے ہر چکر کے لئے دعائیں بیان کی ہیں۔ یہاں ان کو درج کیا جاتا ہے۔

استلام کے بعد جب پہلا چکر شروع کرے تو پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پاک اللہ ہی کے لئے ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی۔ اللہ ہی

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہی کے

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

لئے بڑائی ہے۔ طاقت و قوت کا سرچشمہ بھی اللہ ہی کی بلند و برتر

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

ذات ہے۔ درود و سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ میں

اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً

تجھ پر ایمان رکھتا ہوں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔ تیرا عہد

بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا

پورا کرتا ہوں اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ

کے طریقہ کی پیروی کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ

اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ

سے عفو و سلامتی اور دائمی در گزر،

الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دین۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں طلب کرتا ہوں اور جنت

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط

کے حصول کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا طلب گار ہوں۔

★ رکن یمانی تک پہنچتے پہنچتے یہ دُعا ختم کرلیں پھر رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر آگے بڑھیں اور یہ دُعا پڑھیں (رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا رسول مقبولؐ سے منقول ہے)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ

اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی اور

حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور نیکو کاروں

الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ

کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما۔ اے غالب۔ اے بخشش

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کرنے والے اور اے دونوں جہان کے پالنے والے

اب حجرِ اسود پر پہنچکر استلام کی جو صورت آسان ہو اختیار کرے
بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ اٹھاکر اشارہ کرکے ہاتھوں کو چوم لے اور
بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہہ کر دوسرا چکر شروع کر دے۔

★ دوسرے چکر کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ
اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا ہی حرم ہے، امن وہی
وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ
ہے جو تیری طرف سے ہو، اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے
وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ
میں تیرا غلام ابن غلام ہوں۔ جہنم سے تیری پناہ حاصل
مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ
کرنے کا مقام یہی ہے۔ پس دوزخ کی آگ پر
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا
ہمارا گوشت پوست حرام فرما۔ اے اللہ
وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ
ایمان کی محبت عطا فرما اور ہمارے قلوب کو اس سے مزین فرما، کفر کی نفرت
وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ
اور فسق و گناہ کی برائی ہمارے دل میں جما۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ہمارا شمار فرما

يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ

اے اللہ حشر کے دن کے اپنے عذاب سے مجھے بچالے! اے اللہ بلا پرسش اور جواب طلبی مجھے جنت عطا

بِغَيْرِ حِسَابٍ

★ رکن یمانی تک یہ دعا پڑھ کر، پھر وہی دعا ربنا آتنا آخر تک پڑھے اور حجر اسود پر پہنچکر استلام کرے اور تیسرا چکر شروع کر دے۔

★ تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ

اے اللہ میں شک، شرک، باہمی افتراق، نفاق، بُرے اخلاق،

وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ

ناگوار منظر، مال اہل وعیال کی بربادی سے تیری

الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ

پناہ مانگتا ہوں اے اللہ تیری خوشنودی اور

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ

جنت کا تجھ سے طالب ہوں اور تیری ناراضگی اور

مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ قبر کے فتنہ سے

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اور زندگی وموت کے فتنوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں

★ رکن یمانی تک یہ دُعا پوری کرلے۔ اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر ربنا آتنا پڑھے اور حسب سابق حجر اسود کا استلام کر کے چوتھا چکر شروع کرے اور اسمیں یہ دُعا پڑھے

★ چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا

اے اللہ میرے حج کو قبولیت عطا فرما، میری کوشش کو ٹھکانے لگا، اور

وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً

میرے گناہ معاف فرما، اور میرے نیک اعمال قبول فرما، اور ایسی تجارت جیسی

لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ

کبھی ٹوٹا نہ ہو، اے دلوں کے بھیدوں سے آگاہ۔ اے اللہ مجھے اندھیرے سے

يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

نکال کر روشنی کی طرف لا، اے اللہ میں تجھ سے ان ذرائع کا طالب ہوں جو

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

تیری رحمت کا باعث ہوں اور وہ اسباب چاہتا ہوں جو تیری بخشش کا ذریعہ

وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ

بنیں۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے سلامتی اور ہر بھلائی پر ثابت قدمی کی توفیق مانگتا

بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

ہوں اور جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے رب جو

رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا

رزق تو مجھے عطا فرمائے اس پر قناعت عطا فرما اور جو کچھ تو مجھے عطا فرمائے اسمیں برکت دے اور جو

أَعْطَيْتَنِي وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي مِنْكَ بِخَيْرٍ

آزمائش و مصیبت تیری طرف سے مجھے پہنچے تو ہی اس کا اچھا بدلہ مرحمت فرما۔

★ رکن یمانی تک یہ دعا پوری کر لے پھر حسب سابق ربنا آتنا آخر تک پڑھتا ہوا حجر اسود تک آئے اور استلام کے بعد پانچواں چکر شروع کرے۔

★ پانچویں چکر کی دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ

اے اللہ مجھے اس دن جبکہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا

اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي

اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرما۔ اس دن تیری ذات کے سوا کوئی باقی

مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

نہ ہوگا۔ اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے ایسا لذیذ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَأُ

خوشگوار مشروب مجھے پلا کر اس کے پینے کے بعد کبھی پیاس نہ لگے

بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا

اے اللہ میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا خواستگار ہوں جن کی طلب تیرے

سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی ہے اے اللہ

مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں، اور

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ

جو قول و فعل یا عمل جنت کے حصول کا ذریعہ ہوں

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ

ان کی توفیق چاہتا ہوں اور دوزخ سے اور ہر ایسے

مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

قول و فعل اور عمل سے جو دوزخ میں جانے کا سبب

اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

بنیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

★ رکن یمانی سے حسب معمول ربنا آتنا آخر تک پڑھتے ہوئے حجراسود پر چکر پورا کر کے چھٹا چکر شروع کرے۔

★ چھٹے چکر کی دُعا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ

اے اللہ مجھ پر بہت سے حقوق تو ایسے ہیں جو خاص تیرے ہیں اور بہت سے

وَبَيْنَكَ وَحُقُوقًا كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ

حقوق وہ ہیں جن کا تیری مخلوق سے تعلق ہے۔ اے اللہ میرے حقوق کی

خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي

ادائیگی میں جو کمی رہ جائے اسے تو معاف فرما دے اور تیری مخلوق کے جو حقوق

وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّي وَاغْنِنِي

میرے ذمہ رہ جائیں۔ ان کی معافی کی ذمہ داری تو قبول فرمالے اور مجھے پاک

بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ

کمائی کی توفیق دیکر حرام کمائی سے مستغنی کر دے، اور اپنی اطاعت میں رکھکر

وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

نافرمانی سے بچالے اور اپنا فضل فرما کر غیر کی دست نگری اور احسانمندی سے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيمٌ

محفوظ رکھ۔ اے بہت زیادہ بخشنے والے! اے اللہ تیرا یہ گھر بڑی عظمت و

وَأَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ تُحِبُّ

شان والا ہے تیری ذات بڑی کرم والی ہے اور تو اے اللہ بڑا بردبار، کریم اور عظمت

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

والا ہے! اے اللہ تجھے عفو و درگزر بہت پسند ہے پس مجھ سے بھی درگزر فرما۔

★ رکن یمانی تک یہ دعا پڑھ کر حسب سابق باقی دعا ربنا آتنا آخر تک پڑھتا ہوا حجر اسود پر پہنچے اس کا استلام کرے

اور ساتواں چکر شروع کرے۔

★ ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّ

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل ۔ سچا یقین، کشادہ رزق تیری طرف

رِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا

جھکنے والا دل، تیرے ذکر میں مشغول زبان، پاک وحلال روزی،

حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ

خالص توبہ کا طالب ہوں، موت سے پہلے توبہ کی توفیق بھی مانگتا

الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً

ہوں۔ اور سوال کرتا ہوں کہ موت کے وقت آسانی، اور

وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

بعد موت مغفرت ورحمت ۔ اور حساب کے وقت عفو ودرگذر

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ

فرما۔ جنت عطا فرما۔ دوزخ سے نجات دے۔

بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ

اپنی رحمت کے طفیل اے غالب۔ وبخشش والے۔ اے اللہ میرے علم میں

عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اضافہ فرما اور مجھے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرما۔

★ رکن یمانی تک یہ دُعا پوری کرلے، وہاں سے حجرِ اسود پر ربنا آتنا آخر تک پڑھتا ہوا آئے اور حجرِ اسود کا استلام کرے۔ طواف ختم ہوگیا۔

★ طواف کے بعد بعض حضرات تو فرماتے ہیں کہ دو رکعت واجب الطواف پڑھے اور اس کے بعد ملتزم شریف پر آئے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ پہلے ملتزم شریف پر آئے اور پھر دوگانہ ادا کرے۔ بہتر یہی ہے کہ پہلے دوگانہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

★ مقام ابراہیم وہ جگہ کہلاتی ہے جہاں وہ پتھر رکھا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی، دیوار کی اونچائی کی مناسبت سے یہ پتھر بھی خود بخود اونچا ہوتا رہتا تھا پہلے یہ پتھر حجرہ میں رکھا رہتا تھا اس حجرہ کی وجہ سے ہجوم کے وقت حجاج کو سخت تکلیف ہوتی تھی اس کے پیش نظر سعودی حکومت نے شیشہ کا قیمتی گلوب بنوا کر بجائے حجرہ اس کو قائم کر کے وہ پتھر اس کے اندر رکھدیا ہے جس کی باہر سے بخوبی زیارت ہو جاتی ہے اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات بہت واضح اور نمایاں ہیں۔

★ بہر حال طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھے، پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اور جو دل چاہے دعا مانگے۔ انشاء اللہ دعا مقبول ہوگی یہ مقام اجابت ہے۔ یا یہ دعا پڑھے۔

★ مقام ابراہیم کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّىْ وَعَلَانِيَتِىْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِىْ

اے اللہ بے شک تو میری ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ ان باتوں کے

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ

بارے میں میری معذرت قبول فرما۔ تجھے میری حاجت بھی معلوم ہے بس میری مانگ پوری

فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ

فرما میرے نفس کے عیوب گناہ بھی تو جانتا ہے سو میرے گناہ معاف فرما اے اللہ

قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ

میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل کے اندر گڑ جائے اور ایسا سچا

اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّیْ

یقین چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں سمجھ لوں کہ مجھے وہی اچھی یا بری بات

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

پیش آسکتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھدی ہے، اور اپنے مقدر پر راضی ہونے

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

کی توفیق بھی بخش۔ دنیا و آخرت میں میرا ساتھی، دوست اور کارساز تو ہی

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَیْتَهَا وَ

ہے۔ مجھے مسلمان کی موت نصیب کر اور اپنے نیک و پسندیدہ بندوں میں شامل

یَسَّرْتَهَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ

فرما۔ اے اللہ اس پاک و مقدس جگہ کے طفیل ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ، اور

قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا

کوئی دشواری ایسی نہ چھوڑ جو آسان نہ ہو جائے اور کوئی حاجت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ

مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ

ہمارے لئے ہمارے کام آسان فرمادے. ہمارے سینے کشادہ اور قلوب منور فرما اور ہمارے نیک

آمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ

اعمال خیر و خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا. اے اللہ ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما اور اپنے نیک بندوں کے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

ساتھ ملادے. دنیا میں فتنہ اور رسوائی میں پڑنے سے محفوظ رکھ. اے دونوں جہاں کے پروردگار ہماری دعا قبول کر

★ دوگانہ اور دعا سے فارغ ہوکر اب ملتزم شریف پر آؤ. حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان جو دیوار ہے وہ ملتزم کہلاتی ہے (ملتزم کے معنے چمٹنے کی جگہ کے ہیں) یہاں آکر موقع ہو تو دیوار سے چمٹ جاؤ، دایاں، بایاں رخسار اس سے رگڑو، اور خوب تضرع وزاری سے جو دعا چاہو مانگو، یہاں مانگی ہوئی ہر دعا قبول ہوتی ہے. احرام کی حالت میں اس بات کا خیال رکھو کہ دیوار سے چمٹنے کی حالت میں غلاف کعبہ میں سر نہ چھپ جائے. اگر ہجوم کی وجہ سے دیوار سے چمٹنے کا موقعہ نہ ملے تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگو. یا یہ دعا پڑھو.

★ ملتزم شریف کی دعا

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا

اے اللہ. اے اس قدیم گھر کے مالک ہمیں ہمارے ماں باپ. بھائی

وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا

بہنوں اور ہماری اولاد کو دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرما.

مِنَ النَّارِ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ

اے اپنے بندوں پر جود وکرم، فضل و مہربانی عطا اور

وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا

احسان فرمانے والے معبود! اے اللہ ہمارے تمام کاموں کا انجام

فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ

بخیر فرما اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی اور عذاب سے بچا۔ اے اللہ

عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

تیرا غلام ابن غلام تیرے در پر حاضر ہے، ذلیل و خوار تیری چوکھٹ سے

وَوَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ

چمٹا ہوا ہے، جو تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ اور تیرے عذاب سے خائف

بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ

اے اللہ ہمیشہ احسان فرمانے والے! اس غلام پر احسان فرما اے اللہ میں جو

مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

تیری حمد و ثنا کروں اس کو قبول فرما کر اس کی عزت بڑھا، میرے گناہوں

اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ

کا بوجھ ہلکا کر، میرے کاموں کی اصلاح فرما، میرا قلب پاک کر

وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ

اور میری قبر روشن کر، میرے گناہ معاف فرما۔

وَتَغْفِرَلِي ذَنْبِي وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

اے اللہ میں جنت میں بلند درجات کا طالب ہوں۔

مِنَ الْجَنَّةِ۔ اٰمِيْن

میری یہ دعا قبول فرما

★ جب ملتزم شریف پر دعا سے فارغ ہو جائے تو چاہ زمزم پر آئے ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچے اور بسم اللہ پڑھ کر کھڑے کھڑے یا بیٹھ کر رو بقبلہ ہو کر خوب سیر ہو کر تین سانس میں زمزم پئے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا

اے اللہ میں تجھ سے نافع و مفید علم کا کشادہ رزق کا اور

وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

★ زمزم پی کر اللہ کی حمد و ثنا کرے۔ سر اور منہ پر پانی ملے اور بدن پر بھی ڈالے۔

★ حکومت نے تو ہجوم کے وقت آسانی کے لئے نل لگا دیئے ہیں کہ کوئی اندر نہ پہنچ سکے تو بھی محروم نہ رہے۔ مگر لوگ وہاں وضو اور غسل کرتے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ زمزم سے وضو اور غسل نہ کیا جائے! بہت سے لوگ یہ ستم کرتے ہیں کہ جن نالیوں میں زمزم بہہ کر جاتا ہے وہیں پیشاب کرتے ہیں۔ یہ بڑی بدبختی ہے، حتی الامکان اس سے بچنا چاہیئے۔ زمزم سے غسل جنابت نہیں کرنا چاہیئے۔

سعی کا بیان

★ لغت میں سعی کے معنے دوڑنے کے ہیں اور اصطلاحِ شریعت میں صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں. صفا و مروہ دو پہاڑیاں تھیں جو حرم سے متصل تھیں، جن کا وجود اب باقی نہیں، اب سعی کرنے کی جگہ پختہ فرش بنا دیا گیا ہے. ان پہاڑیوں کی جگہ دونوں طرف بلندیاں ہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حکم سے بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو یہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے، تو پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان چکر لگاتے تھے. اللہ تعالےٰ نے اسی کی یادگار میں سعی کو حج کے احکام میں شامل فرما دیا۔

سعی کے رکن وشرائط سعی کا رکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے، اگر دونوں کے درمیان سعی نہیں کی ادھر اُدھر کی تو سعی نہ ہوئی۔

★ **سعی کی چھ شرطیں ہیں!**

(۱) خود سعی کرنا، پیدل یا بوقت ضرورت سوار ہو کر سعی ہیں نیابت جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شخص احرام باندھنے سے پہلے بیہوش ہو گیا اور سعی کے وقت تک بیہوش ہی ہو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے۔

(۲) طواف پورا یا اس کے اکثر چکر کرنے کے بعد سعی کرنا. اگر طواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی (یہ طواف خواہ نفل ہی ہو، اور ناپاکی کی حالت میں بیوں نہ کیا ہو)

③ حج یا عمرہ کا احرام بندھا ہوا ہونا۔ اگر احرام باندھنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی۔ چاہے طواف کے بعد ہی سعی کیوں نہ کرے، سعی سے پہلے احرام کا بندھنا ضروری ہے سعی تک احرام کا باقی رہنا ضروری نہیں۔ مثلاً حج کی سعی کرتا ہے تو اگر وقوف عرفہ سے پہلے کرتا ہے تو احرام ضروری ہے۔ اور اگر وقوف کے بعد کرتا ہے تو احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کا نہ ہونا مسنون ہے۔

★ اور عمرہ کی سعی میں احرام کا باقی رہنا شرط نہیں واجب ہے (شرط ترک کرنے سے سعی بالکل نہیں ہوتی اور واجب کے ترک میں جرمانہ دینا پڑتا ہے)

★ اگر طواف کے بعد سر منڈا کر سعی کرے تو سعی صحیح تو ہو جائے گی مگر دم (قربانی) واجب ہوگی۔

④ صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ اگر کسی نے مروہ سے شروع کی تو یہ پھیرا شمار نہ ہوگا۔

⑤ سعی کے اکثر پھیرے کرنا۔ اگر کسی نے کم یعنی تین پھیرے کئے تو سعی نہ ہوگی۔

⑥ سعی کے وقت سعی کرنا۔ یہ حج کی سعی کی شرط ہے، عمرہ کی سعی کی شرط نہیں ہے، ہاں اگر حج قران یا تمتع کے عمرہ کی سعی ہو تو اس کے لئے بھی وقت شرط ہے، حج کی سعی کا وقت حج کے مہینوں کا شروع ہو جانا ہے۔

★ سعی کے صحیح ہونے کے لئے نیت شرط نہیں، اور نہ پھیروں میں تسلسل شرط ہے سُنت ہے اگر کوئی ایک پھیرا روز کر کے سات دن میں پوری کرے تو بھی سعی صحیح ہو جائے گی، بلا عذر ایسا کرنے میں از سر نو سعی کرنا مستحب ہے۔

واجبات سعی (۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو پاک حالت میں کیا گیا ہو (۲) صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا (۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ بلا عذر سواری پر سعی کرنے سے دم واجب ہوگا (۴) سات پھیرے پورے کرنا۔ چار پھیرے تو فرض ہیں اور تین واجب اگر کسی نے واجب پھیرے چھوڑ دیئے تو سعی تو ہو جائے گی مگر ہر پھیرے کے بدلے میں نصف صاع گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی (۵) عمرہ کی سعی میں سعی کے آخر تک احرام کا باقی رہنا (۶) صفا سے مروہ تک کی پوری مسافت طے کرنا۔

★ سعی کے لئے پاکی کی حالت شرط و واجب نہیں مستحب ہے۔ وہ سعی حج کی ہو یا عمرہ کی۔ اس لئے حائضہ سعی کر سکتی ہے۔

سنن سعی (۱) حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لئے مسجد سے نکلنا (۲) طواف کے فوراً بعد سعی کرنا (۳) صفا و مروہ پر چڑھنا (۴) صفا و مروہ پر چڑھ کر قبلہ رو ہونا (۵) سعی کے پھیروں کو مسلسل کرنا (۶) حیض و جنابت سے پاک ہونا (۷) میلین اخضرین (سبز روشن نشانات) کے درمیان جھپٹ کر چلنا (۸) ستر عورت ہونا۔

مستحبات سعی (۱) نیت کرنا (۲) صفا و مروہ پر دیر تک ٹھہرنا (۳) خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر و دعا کی تین مرتبہ تکرار کرنا (۴) سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو از سر نو سعی کرنا اور یہ اس وقت مستحب ہے کہ اکثر پھیرے نہ ہو چکے ہوں (۵) سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آکر دو نفل پڑھنا

★ سعی کے دوران اگر نماز کی جماعت شروع ہو جائے۔ یا جنازہ کی نماز ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے۔ پھر باقی پھیرے پورے کر لے۔

مباحات و مکروہات سعی جائز: کلام جو خشوع و خضوع

میں مانع نہ ہو، اور مشغول کرنے والا نہ ہو مباح ہے اور ایسا کھانا پینا جو سعی کے پھیروں میں فصل کا موجب نہ بنے مُباح ہے۔

★ خرید و فروخت یا اس قسم کی گفتگو جس سے حضورِ قلب نہ رہے اور دعا وغیرہ نہ پڑھ سکے یا سعی کے پھیرے مسلسل نہ کر سکے مکروہ ہے۔ صفا و مروہ پر نہ چڑھنا میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا سعی کو بلا عذر طواف سے موخر کرنا۔ یا ستر کھولنا بھی مکروہ ہے۔

متفرق مسائل سعی

سعی ہمارے نزدیک واجب ہے طواف کے بعد فوراً کرنا سُنت ہے فوراً واجب نہیں اس لئے اگر تکان یا کسی عذر کی وجہ سے فوراً بعد طواف نہ کر سکے تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ بلا عذر تاخیر مکروہ ہے اور اگر طواف و سعی میں زیادہ وقفہ بھی ہو جائے تو اس سے کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا۔

★ اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی اور وقوف عرفہ کر لیا، تو اب طواف زیارت سے پہلے سعی کرنا جائز نہیں، طواف زیارت کر کے پھر سعی کرے۔

★ سعی کے لئے باب الصفا سے نکلنا مستحب ہے کسی اور دروازہ سے نکلنا بھی جائز ہے۔

★ صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آجائے۔ اب چونکہ عمارات کا کچھ ایسا نقشہ بن گیا ہے کہ زیادہ اُوپر چڑھنے سے بیت اللہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اس لئے بندے کے خیال میں اب مناسب یہ ہے کہ زیادہ اُوپر نہ چڑھیں۔ دیوار کی جڑ تک چڑھنے کو ویسے بھی طریقہ اہل سنت والجماعت کے خلاف کہا گیا ہے۔

★ صفا پر چڑھ کر قبلہ رو ہو کر کندھوں کے برابر تک دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بعض لوگ نماز کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں یہ غلط اور خلاف

سنت ہے۔

★ میلین اخضرین کے درمیان تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ تیز دوڑنے اور رمل کے درمیانی حالت یعنی جھپٹنا سنت ہے، اگر ہجوم کی وجہ سے دقت ہو تو ہجوم چھٹنے کا انتظار کرے اور جب ہجوم کم ہو تب سعی کرے، یا پھر جس چال کا موقع ملے اسی چال چلے، یہ جھپٹ کر چلنا ہر چکر میں مسنون ہے۔ یہ مسافت جھپٹ کر طے نہ کرنا یا ساری سعی جھپٹ اور بھاگ کر کرنا ناپسندیدہ اور برا ہے، البتہ اس سے کوئی جرمانہ یا صدقہ عائد نہیں ہوتا۔ عورتیں اپنی چال سے چلیں

★ حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد کرے تو اس میں تلبیہ پڑھے۔ عمرہ کی سعی اور تمتع کی سعی کرنے والا تلبیہ نہ پڑھے کیونکہ ان کا تلبیہ طواف کے وقت موقوف ہو گیا۔ اور حج والے کا رمی شروع کرتے وقت موقوف ہوتا ہے۔

★ سعی کے چکروں میں شبہ پڑ جائے تو کم کا اعتبار کر کے پورا کرے۔

★ سعی کے درمیان کی دعائیں مخصوص نہیں ہیں، جو دعا بھی اور جس زبان میں چاہے مانگے۔ عربی کی دعائیں طریقہ سعی میں درج کی جائیں گی۔ جی چاہے تو یہ دعائیں پڑھتے رہیں، یا مناجات مقبول و حزب اعظم یا کسی اور کتاب سے دعائیں پڑھ لے، لمبی چوڑی دعائیں یاد نہ ہوں تو یہ مختصر سی ماثور دعا سعی کے درمیان پڑھتا رہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

سعی کرنے کا طریقہ جب طواف کے بعد آب زمزم پی کر فارغ ہو جائے تو حجر اسود پر آئے اور نویں مرتبہ استلام کر کے مسجد حرام سے باب صفا سے باہر نکلے

باہر نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ

خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں، اللہ کے رسول پر

اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ

صلاۃ وسلام ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھ پر

اَبْوَابَ فَضْلِكَ

اپنے فضل کے دروازے کشادہ فرما۔

جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ کہے۔

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

میں بھی اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ تعالٰے نے ابتدا فرمائی

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

بے شک صفا و مروہ منجملہ شعائر اللہ کے ہیں۔

پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ خانہ کعبہ نظر آنے لگے۔ کعبہ کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت یوں کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اے اللہ میں آپ کی خوشنودی کی خاطر صفا و مروہ کے

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ

درمیان سات چکر سعی کی نیت کرتا ہوں۔ آپ اسے میرے لئے

وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

آسان فرمائیے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

* پھر دُعا کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر تکبیر و تہلیل بلند آواز سے تین مرتبہ پڑھ کر آہستہ آواز میں درود پڑھ کر خوب تضرع و زاری سے جو دل چاہے دُعا مانگے یہ مقام قبولیت دعا کا ہے اس وقت اپنے لئے اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب، بزرگوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگے۔

تکبیر و تہلیل

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ ہی کی ذات بڑی ہے، اللہ ہی کی ذات بڑی ہے، اللہ ہی کی ذات بڑی ہے

عَلٰى مَا هَدَانَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

جس اللہ نے ہمیں ہدایت دی وہی تعریف کا مستحق ہے، اور جس نے ہمیں

عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا

نعمت بخشی وہی خدا تعریف کے قابل ہے اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

جس نے ہمیں بھلائی کی راہ سجھائی اور تمام تعریفیں اسی خدا کو زیب

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

دیتی ہیں جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی، اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ اللہ ہی یکہ و تنہا معبود ہے اس کا کوئی

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

ساجھی نہیں، وہی مالک الملک ہے وہی ہمہ قسم حمد کا مستحق زندگی

وَصَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ

اور موت اسی کے ہاتھ میں وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ

نہیں۔ خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے

وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

وہی اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا وعدہ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ

سچا ہے اس نے اپنے بندہ کی مدد فرمائی۔ اس نے لشکر کو سرخرو کیا

الْحَقُّ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

اسی نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو پسپا کیا۔ اللہ کے سوا

الْمِيعَادَ. اللَّهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ

کوئی معبود نہیں ہم نہایت خلوص نیت سے اس کے سوا کسی اور

أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّىٰ تَوَفَّانِي

کی عبادت نہیں کرتے چاہے یہ بات کافروں کو گراں کیوں نہ گذرے

وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اے اللہ آپکا فرمان ہے اور آپ کا فرمان ہی حق ہے کہ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دونگا

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اور آپکا وعدہ ٹلتا نہیں۔ تو اے اللہ جس طرح آپنے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت لے نہ لیجئے مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی رکھئے

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اللہ ہی کی ذات پاک ہے اور حمد کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے۔ اللہ بزرگ و برتر کے علاوہ نہ کسی میں قوت ہے نہ طاقت۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی اولاد پر آپ کے صحابہ پر آپ کی ازواج مطہرات پر

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَسَلَامٌ عَلَى

آپ کی ذریت اور پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما! اے اللہ مجھے میرے والدین کو اور سارے مسلمان

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

مرد و عورت کو معاف فرما۔ تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا۔ جملہ تعریفوں کا سزاوار دونوں جہان کا رب ہی ہے

اس دعا کے علاوہ بھی جو دل میں آئے مانگے (عمرہ اور تمتع کی سعی نہ ہو تو تلبیہ بھی پڑھے) اور اتنی دیر تک وہاں کھڑا رہے جتنی دیر میں قرآن مجید کی پچیس آیتیں پڑھی جا سکتی ہوں پھر اپنی عام رفتار سے صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلے اس وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلا اور

وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ

ان کے دین پر میرا خاتمہ فرما۔ اور گمراہ کن فتنوں میں پڑنے سے

مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مجھے بچا، اپنی رحمت کے صدقہ میں اے مہربانی میں سب سے بڑھے ہوئے مہربان!

★ میلین اخضرین کے درمیان جھپٹ کر چلے، عورتیں اپنی معمولی رفتار سے چلیں۔ اور ان کے درمیانی حصّہ میں یہ دُعا پڑھے (اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لئے جو دل میں آئے مانگے)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ

اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر اور میری جو خطائیں

مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَ

تیرے علم میں ہیں ان سے درگذر فرما، تو جو جانتا ہے ہمیں اس کا علم نہیں

اَھْدِنِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہٗ

بے شک تو عزت و اکرام والا ہے مجھے صراط مستقیم کی ہدایت فرما۔ اے اللہ میرے

حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

حج کو مقبول، میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو مغفور فرما۔

★ میلین سے آگے نکل کر عام رفتار سے چل کر مروہ پر پہنچے، اس دوران میں بھی تکبیر و تہلیل، ذکر و تسبیح پڑھتا رہے جو دعا چاہے مانگتا رہے مروہ پر پہنچکر دائیں جانب مائل ہو کر کھڑا ہو جائے منہ کعبہ کی طرف ہو اور یہاں بھی صفا کی طرح دعا مانگے۔ یہ مقام بھی قبولیت دعا کا ہے۔

★ مروہ پر پہنچکر ایک پھیرا پورا ہو گیا باقی چھ پھیرے بھی اسی طرح جب پورے کرے گا تو سعی پوری ہو جائے گی۔ اب سعی سے فارغ ہو کر مطاف میں آ کر اس کے کنارے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر جا کر سر منڈا کر حلال ہو جائے جبکہ یہ سعی عمرہ یا حج تمتع کی ہو اور تمتع میں ہدی ساتھ نہ ہو۔ مفرد اور قارن سعی کے بعد بھی احرام ہی میں رہیں گے۔ یہ سر نہ منڈائیں۔

متفرقات

★ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ احناف کے ہاں سر منڈانا یا قصر کرانا ہے، اور قصر بھی اس صورت میں ہے کہ بال اتنے بڑے ہوں کہ انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹائی میں آ جائیں۔ اور اگر بالکل چھوٹے چھوٹے بال ہوں تو استرہ پھروانا ہی واجب ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک دو تین انگل بال کٹانے بھی کافی ہوتے ہیں۔ بہت سے حنفی بھی ناواقفیت میں ایسا ہی کر لیتے ہیں، انھیں احتیاط کرنی چاہیئے! یا تو پورا سر منڈائیں یا بال بڑے ہوں تو قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کٹوائیں۔ ورنہ مذہب حنفی کی رو سے وہ حلال نہیں ہوں گے۔ احرام کی حالت میں رہیں گے، اس دوران ممنوعات احرام کا جو ارتکاب ہو گا۔ اس کے دم واجب ہوتے رہیں گے۔

★ احرام سے حلال ہو کر مکہ میں قیام کرے۔ اب حج کے افعال ۸ ذی الحجہ سے شروع ہوں گے، اس دوران وہ اپنا وقت فضولیات اور سیر و تفریح میں ضائع نہ کرے۔ بہتر ہے ذیل کا دستور العمل سامنے رکھے اور اپنا زیادہ سے

زیادہ وقت اس کے مطابق صرف کرے۔

★ حرم کعبہ میں پانچوں نمازیں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ بھی نوافل وغیرہ پڑھتا رہے جب حرم شریف میں نماز کے لئے آئے اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔ اس کے لئے دل میں یا زبان سے کہہ لے کہ "میں جب تک اس مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں"۔ یہ نفل اعتکاف ہے اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ وقت معین کی قید ہے۔

★ جتنے زیادہ طواف کر سکے کرے۔ کیونکہ حرم شریف میں طواف ہی سب سے بڑی عبادت ہے، یہ طواف نفل ہے۔ اس میں نہ احرام کی شرط ہے نہ رمل اور سعی کی۔

★ ہمت ہو تو ہر دوسرے تیسرے عمرہ کر لیا کرے۔ ایسے عمروں کا احرام تنعیم جا کر باندھا جاتا ہے۔ مسجد حرام سے باہر ٹیکسیاں اور بسیں کھڑی رہتی ہیں۔ جو تنعیم لے جاتی ہیں، مگر ان عمروں سے طواف زیادہ افضل ہیں۔

★ حرم شریف میں کم از کم ایک قرآن ضرور ختم کرے۔ ایک کے علاوہ جتنے زیادہ ہو سکیں وہ اور بھی بہتر ہیں۔

★ بھلائی، نیکی اور ثواب کے جتنے کام زیادہ سے زیادہ انجام دے سکے دریغ نہ کرے۔ کیونکہ حرم کی ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ہوتا ہے۔ اسی طرح بدی اور گناہ کی سزا بھی دوسری جگہوں کے مقابلہ میں یہاں زیادہ ہے اس لئے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کرے۔

★ حرم شریف میں جو خاص خاص مقامات ہیں وہاں نوافل یا دیگر

نمازیں ضرور پڑھتا رہے۔

★ حرم کی حاضری، طواف، زیارت کعبہ وغیرہ سے موسم کی سختی بارش وغیرہ کے سبب محروم نہ رہے کیونکہ ایسے سختی کے مواقع پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔

★ جب موقعہ ملے حجر اسود کو بوسہ دیتا رہے، اسپر سجدے بھی کرے۔ ملتزم شریف سے چمٹ کر دعا کرتا رہے۔

★ حطیم میں حاضر ہو کر میزاب رحمت کے نیچے نمازیں پڑھے۔

★ خانہ کعبہ کی دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا موقعہ مل جائے تو ضرور بیٹھے۔

★ جب عبادت وغیرہ سے تکان ہو جائے، یا ویسے ہی بیٹھا بیٹھا بیت اللہ کو دیکھا کرے۔ کیونکہ بیت اللہ کا صرف دیکھنا بھی عبادت ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ خاص بیت اللہ کے لئے روزانہ ۱۲۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں جس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس بیت اللہ میں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے۔

★ اگر خوش قسمتی سے بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کا موقعہ مل جائے تو ضرور داخل ہو، داخل ہوتے وقت نہایت ادب اور خشوع و خضوع سے داخل ہو، چوکھٹ کو بوسہ دے اور دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے۔ اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے، اندر جاکر ادہر آدہر دیکھنا خلاف ادب ہے دروازہ سے داخل ہو کر سامنے والی دیوار کی طرف سیدھا جائے اور جب فاصلہ تین ہاتھ رہ جائے تو رک جائے کہ مصلی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی جگہ ہے یہاں کم از کم دو رکعت نماز پڑھے نماز سے فارغ ہو کر سامنے

کی دیوار پر اپنا رخسار رکھے، خدا کی حمد و ثنا کرے اور اپنے اور سب کے لئے دعائیں مانگے۔ وہاں سے فارغ ہو کر دوسرے کونوں کی طرف بھی جائے، وہاں بھی حمد و ثنا، توبہ و استغفار اور دعائیں کرے، جب تک اندر رہے خشوع و خضوع سے رہے، باہر آتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے، اور مسجد سے باہر آنے کی دعا پڑھے!

★ مکہ معظمہ کے دیگر مقدس و مبارک مقامات کی بھی وقتاً فوقتاً زیارت کرتا رہے! اور مقامات قبولیت پر جب بھی جائے حمد و ثنا توبہ و استغفار اور دعائیں کرتا رہے (مکہ معظمہ کے مقدس و متبرک اور مقامات قبولیت علیحدہ بیان کئے جائیں گے)

★ مکہ معظمہ کے رہنے والوں سے ہمیشہ بہتر اور اچھا سلوک کرے۔ ان کی سختی کو برداشت کرے، ان کا شکوہ و شکایت زبان پر نہ لائے۔

★ اٹھتے بیٹھتے، چلتے، پھرتے، تسبیح و تہلیل، درود شریف اور استغفار کا ورد رکھے!

نقشہ مناسک حج وغیرہ

★ ذیل میں عمرہ، حج افراد، قران و تمتع کے جملہ مناسک کا اجمالی نقشہ علیحدہ علیحدہ تفصیل وار دیا جا رہا ہے، حاجی صاحبان عمرہ و حج کے وقت اس نقشہ کو سامنے رکھیں گے تو ایک نظر میں ان کو معلوم ہو جائیگا کہ انھیں کس ترتیب سے کونسا فعل کرنا چاہئے اور وہ فعل کیا ہے؟ اس نقشہ میں بجز طواف قدوم باقی مناسک صرف وہ شمار کئے گئے ہیں جو رکن، شرط یا واجب ہیں۔ باقی سنن و مستحبات کو شامل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان کی فہرست کافی طویل ہے۔ ان کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کر دیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

① افعال عمرہ

۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف معہ رمل	رکن
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈانا یا کترانا	واجب

سے رمل سنت ہے

② افعال حج افراد

۱	احرام	شرط
۲	طواف قدوم	سنت
۳	وقوف عرفہ	رکن
۴	وقوف مزدلفہ	واجب
۵	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۶	قربانی	اختیاری
۷	سر منڈانا	واجب
۸	طواف زیارت	رکن
۹	سعی	واجب
۱۰	رمی جمار	واجب
۱۱	طواف وداع	واجب

(۳) افعالِ قِران

۱	احرام حج وعمرہ	شرط
۲	طواف عمرہ معہ رمل	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	طواف قدوم معہ رمل	سنت
۵	سعی	واجب
۶	وقوف عرفہ	رکن
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب

ے رمل سنت ہے

(۴) افعالِ تمتع جبکہ ہدی ساتھ نہ ہو

۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف عمرہ معہ رمل	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	سر منڈانا	واجب
۵	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
۶	وقوف عرفہ	رکن
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب

۹	قربانی	واجب
۱۰	سرمنڈانا	واجب
۱۱	طواف زیارت	رکن

نوٹ:- قارن کے لئے طواف قدوم کے بعد سعی افضل ہے اگر اس وقت سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد ضرور کرے ورنہ واجب ترک ہوگا۔

۹	قربانی	واجب
۱۰	سرمنڈانا	واجب
۱۱	طواف زیارت	رکن
۱۲	سعی	واجب
۱۳	رمی جمار	واجب
۱۴	طواف وداع	واجب

مکہ معظمہ کے مقدس مشاہد و مقابر

مکانات | قابل زیارت اور متبرک مکانات میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان ہے جس میں خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا اور دیگر صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں۔ اور ہجرت کے زمانہ تک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی میں قیام رہا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مکہ میں مسجد حرام کے بعد یہ مکان تمام مقامات سے افضل ہے مروہ کے دائیں ہاتھ اونچائی پر بازار ہے، اس بازار کی ایک گلی میں جہاں

صرافوں کی دکانیں ہیں یہ مکان واقع ہے۔

★ دوسرا مقام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش ہے۔ جو شعب ابی طالب محلہ قشاشیہ سوق اللیل نامی گلی میں ہے اور جس میں آج کل مکتبۃ الحرم (لائبریری) اور ایک مدرسہ واقع ہے نئی توسیع میں یہ مکان لب سڑک آگیا ہے اس سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے

★ تیسرا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان ہے جو زقاق صواغین میں واقع ہے، اس مکان میں دو پتھر۔ متکلم۔ متکا۔ تھے۔ ایک نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور دوسرے کو بطور تکیہ آپ نے استعمال فرمایا (زقاق صواغین محلہ مسفلہ میں واقع ہے)

★ چوتھا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب میں مولد النبی کے قریب میں ہے۔

★ پانچواں مقام دار ارقم ہے۔ صفا کی سمت بنے ہوئے دروازوں میں سے پہلے دروازہ کے سامنے ہی یہ مکان ہے جس کے دروازہ کی محراب پر "دار ارقم" لکھا ہوا ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اصل مکان حرم کی توسیع میں ضم ہوگیا۔ واللہ اعلم۔

★ چھٹا مقام، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش ہے جو محلہ مسفلہ میں تھی اور اب جہاں ایک مسجد ہے۔

قبرستان

★ مکہ معظمہ کا قبرستان جَنَّتُ المَعلیٰ ہے۔ یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جَنَّتُ البَقِیع کے بعد دنیا بھر کے قبرستانوں سے افضل و

برتر ہے، فرصت کے اوقات میں اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔

★ اب یہ قبرستان دو حصّوں میں ہے بیچ میں سڑک نکال دی گئی ہے، منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو پڑتا ہے۔ طائف جانے والی ٹیکسیوں کے موقف کے قریب ہی ہے۔ مکہ کی طرف والا حصہ نیا ہے۔ اور منیٰ کی طرف والا پرانا ہے۔

★ پرانے حصہ ہی میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے صحابہ، وتابعین اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات بھی ہیں۔ اسی میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک بھی ہے۔

★ جب قبرستان میں زیارت کے لئے حاضر ہو تو اگر مزار کے پاس جگہ ہو تو پاؤں کی طرف سے قبلہ کی طرف آئے۔ سر کی طرف سے نہ آئے اور ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا

اے مومنوں کی بستی کے گروہ تم پر سلام ہو۔ اللہ نے چاہا

اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ

تو ہم بھی تم سے آملیں گے۔ اور ہم اپنے اور تم سب کے لئے اللہ

لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

سے عافیت کے طلبگار ہیں۔

★ اس کے بعد بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ کھڑے یا بیٹھنے

کے لئے یہ دیکھ لے کہ میت کے ساتھ اس کا تعلق کیسا ہے وہ زندہ ہوتے تو اس تعلق کی بنا پر کیا صورت ہوتی۔ وہی معاملہ یہاں کرے۔ سورہ بقرہ کا اول و آخر سورہ یسین۔ سورہ تکاثر اور سورہ اخلاص، بارہ، گیارہ، سات یا تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب پہنچائے

★ قبر کے اوپر بیٹھنا، ان کے اوپر چلنا یا ان کا تکیہ لگانا، منع ہے، قبروں پر روپیہ پیسہ ڈالنا بھی منع ہے، وہاں کے خدام و محافظین کی مدد ہی اگر مطلوب ہو تو ان کے ہاتھ میں دو، قبروں پر اس طرح ڈالا ہو۔ روپیہ پیسہ ظاہر ہے وہاں کے محافظ ہی اٹھاتے اور اپنے کام میں لاتے ہیں مگر یہ پیسہ ان کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ اور ان کے اس ناجائز کام کا سبب وہ لوگ بنتے ہیں جو یہ حرکت کرتے ہیں، یہ لوگ دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ سمیٹتے ہیں، اپنا روپیہ بھی ضائع کیا اور گناہ بھی کمایا۔ اس لئے جو کام کرو سلیقہ سے کرو، قواعد شریعت کے مطابق کرو، یاد رکھو شریعت نے کسی اچھے ور مفید کام سے نہیں روکا صرف اس کے ضابطے ور قاعدے مقرر کر دیئے ہیں اور وہ بھی ہمارے لئے کہ ہماری محنت اکارت نہ جائے۔ اور ہم دنیا کے نقصان اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔

مساجد مکہ و منیٰ

★ مسجد حرام کے علاوہ مکہ اور اس کے آس پاس بھی کئی مساجد قابل زیارت ہیں، موقعہ ملے تو ان کی زیارت کرو اور ان میں نوافل پڑھو مگر دو باتوں کا خیال رکھو۔ ایک تو ان مساجد میں نوافل پڑھتے وقت یہ دیکھ لو کہ وقت مکروہ تو نہیں۔ اگر وقت مکروہ ہو تو زیارت کر کے اور دعا مانگ کے

آجاؤ۔ دوسرے اس بات کا خیال رکھو کہ ان زیارتوں کی وجہ سے حرم کی نماز باجماعت نہ جاتی رہے۔ وہ مشہور مساجد یہ ہیں۔

مسجد الرایہ:۔ فتح مکہ کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستہ میں ہے۔

مسجد جن:۔ جہاں جنوں نے حاضر ہوکر قرآن شریف سنا اور ایمان لائے جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ جن میں ہے!

مسجد تنعیم:۔ مکہ معظمہ سے جانب شمال تین میل کے فاصلہ پر ہے جہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اسے مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد غنم یا الاجابہ:۔ وادی محصب کے پاس محلہ معابدہ میں واقع ہے

مسجد ذی طوی:۔ تنعیم کے راستہ میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد خیف:۔ منیٰ کی بڑی مسجد، کہتے ہیں اس میں ستر انبیاء مدفون ہیں۔

مسجد نمرہ:۔ عرفات کے کنارہ پر ہے اسے مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام:۔ مزدلفہ میں جبل قزح کے پاس ہے۔

مسجد ابوقبیس:۔ جبل ابوقبیس پر ہے، مسجد بلال بھی اسی کو کہتے ہیں، مشہور ہے معجزہ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ مسجد بلال نہیں مسجد ہلال ہے کہ یہاں سے چاند دیکھا جاتا تھا۔

مسجد عقبہ:۔ منیٰ کے قریب راستہ سے بائیں جانب ہٹی ہوئی۔

مسجد دارالنحر۔ جمرہ اولی و وسطی کے درمیان (غالباً اب نہیں ہے)
مسجد الکبش :۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا۔
مسجد جعرانہ :۔ یہ طائف کے راستہ میں ہے. یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا مسنون ہے مگر تنعیم سے افضل ہے۔

مکہ معظمہ کے خاص پہاڑ

جبل ثور :۔ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، ہجرت کے وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسی پہاڑ کے ایک غار میں تین شب مقیم رہے تھے۔ یہ غار اس پہاڑ کی چوٹی کے پاس ہے میل ڈیڑھ میل کی چڑھائی ہے. صحت مند اور باہمت کو اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔
جبل نور :۔ مکہ سے منی جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے. اس پہاڑ میں وہ غار ہے جو غار حرا کے نام سے مشہور ہے، اور جہاں بعثت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے قیام فرمایا کرتے تھے اور جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی. اسکی چڑھائی زیادہ نہیں ہے، جبل ثور کے نسبت اس کی چڑھائی بھی کم ہے اور نسبتاً آسان بھی!
جبل ابوقبیس ۔ بیت اللہ کے سامنے ہے. اب اس پر شہر آباد ہے۔

زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام آمین تھا۔ کیونکہ طوفان نوح کے وقت سے حجر اسود یہیں رکھا تھا۔ ایک شخص ابوقبیس نے جب یہاں مکان بنایا تو اسے جبل ابوقبیس کہنے لگے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ دنیا کے پہاڑوں میں سے اسی پہاڑ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔

مقامات قبولیت دُعا!

★ یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے، لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے، ذیل میں ان مقامات کی تفصیل دی جاتی ہے، ان مقامات کے متعلق اکثر تو احادیث وارد ہوتی ہیں بعض کے متعلق اولیاء عظام اور صلحائے کرام کے ارشادات و تجربات ہیں، بعض بزرگوں نے ان مقامات کے ساتھ وقت کی بھی تصریح کی ہے، ہم نے وقت کی تصریح اس لئے چھوڑ دی کہ لوگ وقت کی اہمیت کو نظر میں رکھ کر ان مقامات کی مقبولیت کو غیر اہم سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جب اس مقام پر فلاں وقت دعا قبول ہوتی ہے تو وہ وقت جب آئے گا تو یہاں دُعا کریں گے، حالانکہ اہمیت وقت کی کم اور مقام کی زیادہ ہے، اور دُعا تو اپنے ہمہ دم حاضر و ناظر رب کریم سے عرض معروض ہے۔ اس لئے کسی بھی وقت مانگو وہ ہر دم سنتا اور قبول کرتا ہے۔

★ ایک روایت میں ہے کہ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی جو دعا مانگی جائے فوراً قبول ہوتی ہے اس کے متعلق امام اعظم حضرت ابوحنیفہ

رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت کیا دعا مانگنی چاہیئے آپؒ نے فرمایا اس وقت اپنے متجاب الدعوات ہونے کی دعا مانگو۔ تاکہ پھر تم جو دعا کرو قبول ہو جایا کرے۔ وہ مقامات یہ ہیں۔

مَطَاف :۔ بیت اللہ کے گرد کا وہ گول صحن جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

مُلْتَزَم شریف :۔ بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار۔

مِیزَابِ رَحْمَت :۔ بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے۔

حَطِیْم :۔ میزاب رحمت کی جگہ کے علاوہ پورے حطیم میں کسی بھی جگہ۔

بیت اللہ کے اندر۔ چاہ زمزم کے قریب، مقام ابراہیم کے پیچھے۔ صفا پر۔ مروہ پر۔ مسعیٰ (سعی کی جگہ) خصوصاً میلین اخضرین کے درمیان۔ عرفات میں، مزدلفہ میں بالخصوص مشعر الحرام میں۔ منیٰ میں جمرات کے نزدیک۔

حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔ حجر اسود کے قریب۔ باب السلام سے داخلہ کے وقت۔

مُسْتَجَار :۔ یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے اس دروازہ کے درمیان جو مغرب کی جانب مشرقی دروازہ کے مقابل تھا اور اب بند ہے یہ دروازہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو رکھا تھا مگر حجاج نے بند کرا دیا۔

دارِ ارقم، مولد النبیؐ۔ بیت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ غارِ ثور۔ غارِ حرا۔

مسجد کبش، مسجد بلال (جبل ابوقبیس)، مسجد بیعت (منیٰ میں)
غار مرسلات (جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی. نزد مسجد خیف)
مغارہ فتح کے قریب۔ دار خیزران مسجد خیف
نزد قبور :۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ سفیان بن عُیَینہ
شیخ ابوالحسن۔ شیخ فُضَیل بن عیاض۔ امام عبدالکریم ابن الہوازن
القشیری، عبداللہ الحسن بن ابی عمید رحمہم اللہ تعالےٰ اجمعین۔

حج کے پانچ دن

★ ۸ ذی الحجہ سے حج کے افعال وارکان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اس تاریخ کو ظہر کی نماز کے بعد امام حج کا پہلا خطبہ دیتا ہے جس میں حج کے احکام و فضائل اور مناسک کے بیان کے ساتھ ساتھ آئندہ پانچ دنوں کے پروگرام کے متعلق ہدایات ہوتی ہیں۔ حج کے دنوں میں جو تین خطبے مسنون ہیں یہ ان میں کا پہلا ہوتا ہے۔

★ دوسرا خطبہ ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کی اکٹھی نماز پڑھانے سے پہلے دیا جاتا ہے اور تیسرا خطبہ منیٰ میں ۱۱ ذی الحجہ کو مسجد خیف میں بعد نماز ظہر۔ جو لوگ ان خطبوں کے وقت حاضر ہوں ان کو یہ خطبے سننے چاہئیں، عرفات والے خطبہ میں تو جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان میں امام بیٹھتا ہے۔ مگر باقی دو خطبوں میں نہیں۔

۸ ذی الحجہ پہلا دن

★ حج افراد اور قران والوں کا احرام تو پہلے سے ہے ہی۔ اب تمتع والے

اور اہل حرم کو احرام باندھ لینا چاہیئے یہ حضرات آج سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں، یہ دونوں احرام حرم سے باندھیں گے بہتر ہے حطیم سے باندھ لیں ان کے لئے مستحب یہ ہے کہ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کی چادریں پہنکر مسجد حرام آئیں اور ایک طواف کریں، دوگانہ طواف کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور احرام باندھ لیں۔

★ اگر ۸ کو احرام باندھنے والے حضرات حج کی سعی طواف زیارت سے پہلے کرنا چاہیں۔ تو ایک نفل طواف احرام کے بعد رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں، اور اس کے بعد سعی کر لیں، اب ۱۰ ذی الحجہ کو صرف طواف زیارت کرنا ہوگا، سعی کی ضرورت نہ رہے گی، مگر افضل یہی ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

★ ان امور سے فارغ ہو کر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں، طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہو جانا چاہیئے لیکن اگر کوئی مکہ سے زوال کے بعد روانہ ہو اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

★ منیٰ میں ۸ ذی الحجہ کو پہنچکر ظہر و عصر مغرب و عشا اور فجر کی نماز پڑھنا اور ۹ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ ہی میں قیام کرنا سنت ہے۔ مکہ میں یا کسی اور جگہ قیام خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

★ ۸ ذی الحجہ کو اگر جمعہ ہو تو زوال سے پہلے اگر چلا گیا تو ٹھیک ورنہ زوال کے بعد جمعہ پڑھنا واجب ہے بغیر جمعہ پڑھے جانے کی ممانعت ہے۔ ایام حج کے دوران منیٰ میں جمعہ جائز ہے۔ عرفات میں جمعہ نہیں پڑھا جاتا۔

★ منیٰ کو جاتے ہوئے اور وہاں قیام کے دوران تلبیہ پڑھتا رہے۔

★ مسجد خیف کے قریب قیام مستحب ہے، ورنہ جہاں جگہ ملے قیام کرے۔

★ ۸ تاریخ کو قیام منیٰ میں بجز پانچ نمازوں کی ادائیگی کے کوئی خاص کام مسلسلہ حج نہیں، مگر اس وقت کو بیکار ضائع نہ کرے، تسبیح وتہلیل، تلبیہ، توبہ، استغفار، اور درود شریف پڑھنے میں بسر کرے بعض حضرات نے لکھا ہے کہ منیٰ میں ۹ ذی الحجہ کی شب کو اگر کوئی ایک ہزار مرتبہ یہ تسبیح پڑھ کر دعا کرے تو جو مراد مانگے پوری ہو۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ

وہی ذات پاک ہے جس کا عرش آسمان میں ہے۔ زمین جس کی

فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ

سیرگاہ ہے، سمندر میں جس کی گذرگاہ ہے، آگ پر جس

سَبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ

کا حکم چلتا ہے، جنت میں جس کی رحمت برستی ہے۔ قبر

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ

میں جس کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے۔ فضا میں اس کی

فِی الْقَبْرِ قَضَائُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ

روح بسی ہوئی ہے۔ اور جس نے آسمان کو بلندی

سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ

بخشی، اور زمین کو پستی، اور اس کے

وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا

علاوہ نہ کہیں جاے پناہ ہے اور نہ کہیں

مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَیْہِ

نجات !

۹ ذی الحجہ دوسرا دن

★ آج حج کے سب سے بڑے رکن کی ادائیگی کا دن ہے، گویا اصل حج آج ہی ہے۔

★ طلوع آفتاب کے بعد جب دھوپ ثبیر پر پھیل جائے تو عرفات کے لیے روانہ ہو جائیں۔ راستہ میں تلبیہ پڑھنا، دعا کرتا اور ذکر کرتا ہوا جائے، ادب، خشوع اور وقار ملحوظ رہے۔

★ ۸ ذی الحجہ سے پیشتر اور ۹ کو بھی طلوع آفتاب سے پہلے عرفات کو جانا خلاف سنت ہے۔

★ میدان عرفات کا پہاڑ جبل رحمت جب نظر پڑے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ میرا مطمح نظر آپ ہی ہیں، آپ ہی پر میرا

وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ

بھروسہ اور اعتماد ہے، اور میری مراد آپ ہی کی

عَلَيَّ. وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ. وَوَجِّهْ لِيَ الْخَيْرَ

ذات ہے. اے اللہ مجھے معاف فرما دے اور میری توبہ قبول فرمالے۔ اور میرا

حَيْثُ تَوَجَّهْتُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

سوال پورا فرما دے اور میرے لئے ہر طرف خیر ہی خیر ہو۔ اللہ ہی کی ذات پاک ہے

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اور اللہ ہی کیلئے حمد و ثنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی بڑا ہے

پھر تلبیہ پڑھتا ہوا میدان عرفات میں داخل ہو۔

★ میدان عرفات مکہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر حد حرم سے باہر ہے بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

★ سعودی حکومت نے متعین حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں تاکہ لوگوں کا وقوف صحیح ہو جائے کیونکہ یہی رکن ایسا ہے کہ اگر صحیح نہیں ہوا تو حج ہی غارت ہو جاتا ہے، مگر اس کے باوجود دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور جہاں جی چاہے پڑاؤ ڈال دیتے ہیں، اس میدان میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ ایک بڑی مسجد ہے جو مسجد نمرۃ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مسجد میدان عرفات کے بالکل کنارے پر ہے، اس سے بالکل متصل ایسی کہ اگر اس کی مغربی دیوار گرے تو اس میں گرے ایک وادی بطن عرنہ نامی ہے، یہ باتفاق ائمہ اربعہ عرفات سے خارج ہے، اس میں بھی لوگ پڑاؤ ڈالے رہتے ہیں، اگر یہ لوگ اپنے پڑاؤ سے نکل کر تھوڑی دیر کے لئے بھی عرفات میں نہیں آئیں گے تو ان کا وقوف صحیح نہ ہوگا۔

اور حج ضائع ہو جائے گا۔

★ عرفات یوں تو سارے کا سارا موقف ہے جہاں چاہے ٹھہرے مگر جبل رحمت کے قریب وقوف افضل ہے۔ البتہ ایسی جگہ نہ ٹھہرے کہ آتے جاتے لوگوں کو تکلیف ہو۔ ویسے تو اب حکومت کے انتظامات اتنے عمدہ ہوتے ہیں کہ آمدورفت کے راستے میں کوئی ٹھہر نہیں پاتا، ہاں مسجد نمرہ کے اندر یا اس کے آس پاس جو لوگ پڑاؤ ڈالتے ہیں۔ وہاں بہت گڑبڑ اور تکلیف ہوتی ہے۔

★ حکومت اگر ایسا انتظام کر دے کہ مسجد کے اندر کوئی نہ ٹھہر سکے تو یہ بہت ہی عمدہ اور ضروری بات ہے کیونکہ اس دن بول و براز کی گندگی سے مسجد ملوث رہتی ہے! وہاں زیادہ تر وہی لوگ ٹھہرتے ہیں جو معلموں کے زیر انتظام نہیں ہوتے۔ حکومت ایسے لوگوں کے لئے علیحدہ احاطہ ریزرو کر سکتی ہے۔

★ آداب وقوف میں سے بہتر یہ ہے کہ منیٰ سے چل کر اول زوال تک مسجد نمرہ کے قریب ٹھہرے اور ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر جبل رحمت جا کر وقوف کرے (مگر آج کل کے انتظامی حالات اور دیگر امور کی وجہ سے عملاً ہر ایک کے لئے یہ صورت ممکن نہیں ہوتی)

★ میدان عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعاء، درود، استغفار وغیرہ کثرت سے کرے، کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے زوال سے پہلے فارغ ہو جائے، جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل کر سکے تو افضل ہے اور نہایت اطمینان و سکون قلب کے ساتھ اپنے مالک حقیقی کی طرف متوجہ ہو جائے زوال ہوتے ہی یا اس سے قبل مسجد نمرہ پہنچ سکتا ہو تو پہنچ جائے۔

★ عرفات میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں، اس جمع میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں چاہے مقیم مکی ہی ہو، مگر اس جمع کے صحیح ہونے کی کچھ شرائط ہیں، وہ شرائط موجود ہوں گی تو جمع کرنا صحیح ہوگا۔ ورنہ دونوں نمازوں کا جمع کرنا جائز نہ ہوگا ہر نماز کا اپنے وقت میں پڑھنا واجب ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

① عرفات یا اس کے قریب ہونا ② ۹ ذی الحجہ کا ہونا ③ امام وقت یا اس کے نائب کا ہونا ④ دونوں نمازوں میں حج کا احرام ہونا ⑤ ظہر کا عصر سے مقدم ہونا ⑥ جماعت کا ہونا۔

★ جب امام منبر پر آجائے تو اذان دی جائے اور امام دو خطبے جمعہ کے خطبہ کی طرح پڑھے۔ ان خطبوں میں حج کے احکام بیان کئے جائیں۔ جب امام منبر سے اتر آئے تو تکبیر کہی جائے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے۔ ظہر کی نماز کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لی جائے گی مگر بعد کے سنت و نوافل نہ پڑھے جائیں گے، یہ سنن و نوافل عصر کی نماز کے بعد بھی نہیں پڑھے جائیں گے۔

★ امام اور مقتدی دونوں کے لئے ظہر و عصر کی نماز کے درمیان نوافل وغیرہ پڑھنا، کوئی کام کرنا یا کھانا وغیرہ کھانا مکروہ ہے، ظہر کے فرضوں سے فارغ ہو کر فوراً دوسری تکبیر کہی جائے اور عصر کی نماز پڑھ لی جائے۔ اگر امام عصر کی نماز میں تاخیر کرے تو مقتدی نوافل پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر زیادہ وقت ہو جائے تو عصر کے لئے بھی اذان دینی ہوگی۔

★ اگر امام مقیم ہے تو پوری نماز پڑھے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مسافر ہوں یا مقیم، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اور مسافر مقتدی بھی قصر کریں۔ مقیم مقتدی پوری چار رکعات ہی پڑھیں۔

★ مقیم امام اگر قصر کرے گا (جیسا کہ آج کل امام کرتا ہے) تو نہ مقیم کی اقتدا صحیح ہوگی نہ مسافر کی، اور امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہوگی یہ مسئلہ فقہ حنفی کی روسے ہے اس لئے ایسی صورت میں حنفیوں کو اپنی نماز علیحدہ پڑھنی چاہیئے! اور اپنے اپنے وقت پر باجماعت پڑھنی چاہیئے۔

★ جو لوگ اپنی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھیں وہ چاہے جماعت ہی سے پڑھیں مگر ہر نماز اپنے وقت پر پڑھیں، مسافر ہوں تو قصر کریں مقیم ہوں تو پوری پڑھیں۔

★ جو حاجی مکہ معظمہ میں ایسے وقت آئے کہ ۸ ذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ہیں وہ اگر مکہ میں پندرہ دن یا زیادہ قیام کی نیت کر بھی لے تو وہ مقیم نہ ہوگا۔ کیونکہ ۸ کو منیٰ کے لئے ۹ کو عرفات کے لئے اس کو لازماً سفر کرنا پڑے گا اس لئے وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔ ہاں اگر ۸ تک پندرہ دن ہو جاتے ہیں اور اس نے نیت کرلی ہے تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

★ خطبہ ان نمازوں کے لئے سنت ہے شرط نہیں۔ اس لئے اگر امام خطبہ نہ پڑھے یا زوال سے پہلے پڑھے تو یہ خلاف سنت تو ہوگا مگر نمازوں کو جمع کرنا صحیح ہوگا۔

وقوف

★ یوں تو عرفات کا قیام، بلکہ اس سے گذر جانا بھی وقوف عرفہ ہی کا

حکم رکھتا ہے، مگر وقوف ایک خاص وقت اور مخصوص ہیئت قیام وغیرہ کو کہتے ہیں، اس کے شرائط، رکن، مستحبات ومکروھات اور سنن وغیرہ مقرر ہیں جن کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

شرائط وقوف جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تو وقوف صحیح ہوگا۔

① اسلام ② حج صحیح کا احرام ہونا۔ اگر عمرہ یا حج فاسد کا احرام باندھ کر یا بلا احرام باندھے وقوف کیا تو صحیح نہ ہوگا ③ وقوف کی صحیح جگہ یعنی عرفات کا ہونا۔ عرفات کی حد سے باہر اگر وقوف ہوگا تو صحیح نہیں ہوگا۔ گو قصداً نہ ہو۔ بھول یا ناواقفیت ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو ④ وقوف کا وقت ہونا۔ یعنی ۹ ذی الحجہ کے زوال سے ۱۰ کی صبح صادق سے پہلے پہلے۔

★ وقوف کا رکن، وقوف کا عرفہ میں ہونا ہے، اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو اور کسی بھی صورت سے ہو، نیت ہو یا نہ ہو، عرفات ہونے کا علم ہو یا نہ ہو، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بیہوشی کی حالت میں ہو یا افاقہ کی، اپنی خوشی سے ہو یا زبردستی، پیدل دوڑتا ہوا گذرے یا سواری پر سے گذر جائے، سواری کوئی جانور ہو یا موٹر وغیرہ یا ہوائی جہاز میں سوار ہو کر گذر جاتے بشرطیکہ دیگر شرائط پوری ہوں۔

★ حیض ونفاس یا جنابت سے پاک ہونا وقوف کے لئے شرط نہیں

★ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں قیام واجب ہے۔ اگر غروب سے پہلے کوئی چلا جائے گا تو دم واجب ہوگا۔

سنن وقوف وقوف میں یہ باتیں مسنون ہیں۔

(۱) وقوف کے لئے غسل کرنا (۲) امام کو زوال کے بعد نمازوں سے پہلے دو خطبے پڑھنا ۳۔ دونوں نمازوں کو جمع کرنا (۴) نماز کے فوراً بعد وقوف کرنا (۵) عرفات سے امام کے ساتھ چلنا لیکن اژدھام کی وجہ سے غروب کے بعد امام سے پہلے چلدے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مستحبات وقوف (۱) کثرت سے تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دعا، قرآن استغفار اور درود شریف پڑھنا (۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا ہونا (۳) خشوع وخضوع (۴) امام کے پیچھے اس کے قریب کھڑا ہونا (۵) قبلہ رُخ کھڑا ہونا (۶) سوار ہوکر کھڑا ہونا (۷) زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا (۸) وقوف کی نیت کرنا (۹) دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا (۱۰) دعا تین مرتبہ پڑھنا (۱۱) حمد وصلوٰۃ سے دعا شروع کرنا اور حمد وصلوٰۃ پر ختم کرنا (۱۲) پاک ہونا (۱۳) جو روزہ رکھ سکے اسے روزہ رکھنا (۱۴) دھوپ میں کھڑا ہونا (۱۵) جھگڑا نہ کرنا (۱۶) اچھے اعمال مثلاً صدقہ کرنا۔

مکروہات وقوف (۱) نماز ظہر وعصر سے فارغ ہوکر وقوف میں تاخیر کرنا (۲) راستہ میں کھڑا ہونا (۳) بلا عذر بیٹھ کر وقوف کرنا (۴) زوال سے پہلے خطبہ پڑھنا (۵) غفلت ولا ابالی پن کے ساتھ وقوف کرنا (۶) غروب کے بعد روانگی میں دیر کرنا (۷) آفتاب غروب ہونے سے پہلے چلنا (جبکہ حدود عرفات سے غروب کے بعد نکلے) (۸) مغرب کی نماز عرفات یا راستہ میں پڑھنا (۹) اتنی جلدی اور تیزی سے چلنا کہ دوسروں کو تکلیف ہو۔

کیفیت وقوف عرفہ

★ جب نماز پڑھ چکے تو مسجد سے نکل کر موقف پر جائے، تاخیر نہ

کرے کہ یہ غیر مکروہ ہے، جو لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھیں وہ اس سے فارغ ہو کر جائیں۔

★ امام کے لئے سوار ہو کر اور لوگوں کے لئے پیدل کھڑا ہونا افضل ہے۔

★ جہاں تک ہو سکے جبل رحمت کے قریب قبلہ رخ دُعا کی طرح ہاتھ اٹھائے کھڑا ہو۔ جبل رحمت کے اُوپر نہ چڑھے کہ یہ بدعت ہے۔

★ عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا مستحب ہے شرط و واجب نہیں، ضعف، تکان یا عذر ہو۔ تو لیٹ کر، بیٹھ کر جس طرح ہو سکے کر لے۔

★ وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا، درود و دعا، اذکار، تلبیہ پڑھتے رہنا چاہیئے، اور خوب گڑگڑا کر اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب، بزرگوں، کے لئے نیز سب مسلمانوں کے لئے دُعا کرنی چاہیئے یہ قبولیت دُعا کا خاص موقعہ ہے جو بار بار نہیں آتا اس لئے غفلت و بے پرواہی میں ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

★ افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑا ہو کر مغرب تک وقوف کرے، پورے وقت کھڑا نہ ہو سکے تو بیچ میں کچھ دیر کے لئے بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے رکھے تھک جائے تو ہاتھ چھوڑ کر بھی دُعا کر سکتا ہے۔

★ وقوف کے وقت کوئی خاص دعا معین تو نہیں، دل جس میں لگے اور خشوع و خضوع سے جو چاہے مانگے اور خوب گڑگڑا کر مانگے

★ اگر اژدھام کی وجہ سے تکلیف ہو یا دل جمعی نہ ہو تو کسی علیحدہ جگہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

★ اگر اپنی جائے قیام کا راستہ بھول جانے کا اندیشہ ہو تو اپنے

خیمہ وغیرہ ہی میں وقوف کرلے۔

★ عورتیں مردوں کے ساتھ رَل مِل کر نہ کھڑی ہوں۔

★ اگر برداشت ہوسکے تو دھوپ میں کھڑا ہو اور غروب آفتاب تک خوب رو رو کر دعا، توبہ واستغفار کرے، اور اگر برداشت نہ ہو یا تکلیف کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑا ہو جائے۔

★ ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر، پھر سو مرتبہ قل ھو اللّٰہ اور سو مرتبہ نماز والی درود شریف پڑھے تو اللّٰہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ بتاؤ میرے اس بندہ کا کیا صلہ ہے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی، عظمت وکبریائی بیان کی، حمد وثنا کی اور میرے نبی (صلے اللّٰہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا (سنو) اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں نے اس کو بخش دیا، اپنے لئے اگر وہ شفاعت کرے تو میں نے وہ بھی قبول کی، اور اگر وہ اہل موقف کی سفارش کرے۔ تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا۔" او کما قال)

★ جی چاہے اور پڑھ سکے تو وقوف کے درمیان یہ دُعا پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ

اے اللّٰہ تو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے خود گھڑ لیا ہو

يَبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَاءُ

اور نہ تو ایسا رب ہے جس کا وجود ناپید ہو اور ہم نے

يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ

ایجاد کرلیا ہو اور نہ تیرا کوئی شریک ہے کہ تیرے ساتھ مل کر فیصلے کرتا ہو

نَلْجَاءُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا

اور تجھ سے پہلے بھی ہمارا کوئی معبود نہ تھا کہ ہم اس کی پناہ میں رہتے ہوں

اَحَدٌ فَنُشْرِكَهُ فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

اور تجھے چھوڑ رکھا ہو، ہماری تخلیق میں بھی تیرا کوئی مددگار نہ تھا کہ ہم اسے

فَنَسْأَلُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْ لِيْ.

تیرا شریک قرار دیں بلندی و برتری اور برکت والا صرف تو ہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ ہی سے ہماری التجا ہے کہ ہماری

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ

مغفرت فرما

اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ

اے اللہ میں جو کہتا ہوں تو سنتا ہے، میں جہاں ہوں وہ تیری

الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ

نظر میں ہے، تو میری ظاہر و پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے میری کوئی

بِذَنْبِيْ. اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ

بات کوئی کام تجھ سے ڈھکا چھپا نہیں، میں سختیوں میں گھرا ہوا ایسا بے نوا،

إِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَادْعُوْكَ

محتاج، فریادی پناہ کا طلبگار، لرزاں و ترساں، اور اپنے گناہوں کا

دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ

معترف غلام ہوں، جو تجھ سے مسکین کی طرح سوال کر رہا ہے، اور تیرے

لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ

سامنے ذلیل مجرم کی طرح گڑگڑا رہا ہے، اور جو تجھے مصیبت زدہ اور

جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ

خوف زدہ کی طرح پکار رہا ہے، جس کی پکار اس شخص کی جیسی ہے جس کی

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ

گردن تیرے سامنے خم ہے جس کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، جس کا جسم تیرے

لِیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا

آگے ذلیل و پست میں پڑا ہے اور تیرے آگے جس کی ناک خاک آلود ہے۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ

اے اللہ میری التجا کو ٹھکرا کر مجھے محروم و مایوس نہ فرما آپ میرے لئے

يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

رؤف و رحیم بن جایئے۔ جن سے سوال کیا جا سکتا ہے۔ ان میں آپ ہی سب سے

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ الَّذِیْ لَا يُكَافِیْ

بہتر اور جو کچھ دے سکتے ہیں ان میں آپ ہی سب سے برتر سننے اور عطا فرمانیوالے ہیں

امْتِنَانُهُ وَالطَّوْلِ الَّذِیْ لَا یُجَازٰی اِنْعَامُهُ

اے اللہ اے احسان والے خدا جس کے انعام کا کوئی بدلا نہیں ہو سکتا، اور ایسی

وَاِحْسَانُهُ. نَسْأَلُکَ بِکَ وَلَا نَسْأَلُکَ بِاَحَدٍ

بخشش والے کہ ان کے انعام و احسان کا کوئی عوض نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھ سے

غَیْرِکَ اَنْ تُطْلِقَ اَلْسِنَتَنَا عِنْدَ السُّؤَالِ وَ

ہی یہ مانگتے ہیں تیرے سوا کسی اور سے بالکل نہیں مانگتے کہ قبر میں سوال کے

تُوَفِّقَنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَتَجْعَلَنَا مِنَ

وقت ہمیں جواب کے لئے گویائی کی ہمت عطا فرما۔ اور دنیا میں ہمیں اچھے

الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ یَا ذَا الْعِزَّةِ

اعمال کی توفیق بخش۔ اور زمینوں کے زیر و زبر ہونے اور بھونچال

وَالْجَلَالِ. اَسْأَلُکَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ قَبْلَ الْاَزْمِنَةِ

والے دن (قیامت) کو ہمیں مامون و بے خوف رہنے والوں میں سے کر۔

وَالدُّهُوْرِ. اَنْتَ الْبَاقِیْ بِلَا زَوَالٍ اَلْغَنِیُّ

اے عزت و جلال کے مالک۔ اے منبع و مرکز انوار، جو سب نوروں کے وقت

بِلَا مِثَالٍ اَلْقُدُّوْسُ الطَّاهِرُ الْعَلِیُّ الْقَاهِرُ

و مدت سے پہلے بھی موجود تھا میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں۔ باقی تیری ہی

الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ مَکَانٌ وَّلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ

ذات ہے۔ جسے زوال نہیں۔ تو غنی بے مثال ہے، پاک و منزہ غالب برتر تیری

زَمَانٌ۔ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا

ہی ذات مقدس ہے۔ ایسی ذات جسے نہ کوئی جگہ گھیر سکے اور جو نہ زمانہ کی وسعتوں

وَبِاَعْظَمِ اَسْمَائِكَ اِلَيْكَ وَاَشْرَفِهَا عِنْدَكَ

میں سما سکے۔ میں تجھ سے تیرے تمام اچھے ناموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں

مَنْزِلَةً وَّاَجْزَلِهَا عِنْدَكَ ثَوَابًا وَّاَسْرَعِهَا

اور ان ناموں کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو تیرے نزدیک اعظم ہیں اور باعتبار

مِنْكَ اِجَابَةً وَّبِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ

مرتبہ کے شریف ترہیں اور باعتبار ثواب کے بزرگ تر ہیں۔ اور جن کے

الْجَلِيْلِ الْاَجَلِّ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ الْعَظِيْمِ

طفیل تو فوراً اشرف قبول عطا فرماتا ہے۔ اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام

الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَتَرْضٰى عَمَّنْ دَعَاكَ

کے ذریعہ جو پوشیدہ خزانہ کے طور پر ہے جو بزرگ و بزرگ تر بڑا اور بہت

بِهٖ وَتَسْتَجِيْبُ لَهٗ دُعَائَهٗ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ

ہی بڑا اعظیم و عظیم تر ہے۔ جسے تجھے محبوب بھی ہے اور جو اس کے وسیلہ سے

بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ

مانگے تو اس سے خوش بھی ہوتا ہے اور اسکی مانگ پوری بھی کر دیتا ہے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو ہی

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ

بڑا مہربان اور تو ہی نعمت دینے والا ہے زمین و آسمان کا خالق تو ہی ہے جلال

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ

واکرام کا مستحق بھی تو ہی ہے، غیب و شہود کا جاننے والا بھی تو ہی ہے

اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ

کبریائی اور علو تیرے ہی لئے ہے۔ اور میں سوال کرتا ہوں، تیرے اُس

اَعْطَيْتَ۔ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ يَذِلُّ

عظیم و عظیم تر نام کے وسیلے سے کہ جب کوئی اس کے وسیلے سے تجھے پکارے

لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءُ وَالْمُلُوْكُ وَالسِّبَاعُ

تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور جب کوئی اس کے ذریعہ کچھ مانگے تو تو مرحمت

وَالْهَوَامُّ وَكُلُّ شَیْءٍ خَلَقْتَهٗ يَا اَللّٰهُ۔ يَا

فرماتا ہے۔ اور میں تیرے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کی عظمت

رَبِّ اسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ۔ يَا مَنْ لَّهُ الْعِزَّةُ

کے سامنے دنیا کا ہر بڑا، اور بادشاہ، درندہ اور گزندہ اور جو کچھ تو نے پیدا

وَالْجَبَرُوْتُ۔ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

کیا ہے سب حقیر ہیں۔ اے میرے رب میری التجا قبول فرمالے۔ اے وہ

يَا مَنْ هُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ۔ سُبْحَانَكَ

جس کے لئے عزت و غلبہ شایاں ہے! اے عالم ظاہر و غائب پر قابو یافتہ ذات،

رَبِّ مَا اَعْظَمَ شَانَكَ وَاَرْفَعَ مَكَانَكَ اَنْتَ

اے وہ جو ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت ہے ہی نہیں۔ اے رب تو پاک ہے،

يَا رَبِّیْ مُتَقَدِّسًا فِیْ جَبَرُوْتِهٖ اِلَيْكَ اَرْغَبُ

تیری عظمت شان اور رفعت مقام کا کیا ٹھکانہ۔ میرا رب تو ہی ہے جو

وَاِيَّاكَ اَرْهَبُ يَا عَظِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَا جَبَّارُ

پاک صفات کا مالک ہے، میں تیری طرف ہی جھکتا ہوں اور تجھ ہی سے

يَا قَادِرُ يَا قَوِيُّ تَبَارَكْتَ يَا عَظِيْمُ

ڈرتا ہوں۔ اے عظیم اے کبریائی کے مالک اے بلند شان اے

تَعَالَيْتَ يَا عَلِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيْمُ

قادر و توانا۔ بزرگی تیرے ہی لئے ہے اے عظیم برتری تیرے ہی

سُبْحَانَكَ يَا جَلِيْلُ۔ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ

لائق ہے اے علیم۔ اے عظیم و جلیل خدایا کی تیری ہی شان ہے

التَّامِّ الْكَبِيْرِ اَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَيْنَا جَبَّارًا

میں تیرے اس نام کے وسیلے سے جو عظیم بھی ہے مکمل اور بزرگ بھی تجھ

عَنِيْدًا وَّلَا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا وَّلَا اِنْسَانًا

سے یہ التجا کرتا ہوں کہ ہم پر نہ تو کسی ظالم و جابر کو مسلط کر اور نہ شیطان

حَسُوْدًا وَّلَا ضَعِيْفًا مِّنْ خَلْقِكَ

سرکش اور حاسد و بدخواہ انسان کو اور نہ اپنے بندوں میں سے کمزور کو

وَلَا شَدِيْدًا وَّلَا بَارًّا وَّلَا فَاجِرًا وَّلَا

نہ تند خو اور سخت گیر کو۔ نہ کسی نیک کو نہ کسی بدکار اور منکر اور

عَبِيْدًا وَّلَا عَنِيْدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

جھگڑالو کو۔ اے اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں اور اس کی گواہی

فَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ

دیتا ہوں کہ اللہ تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ تجھے کسی نے پیدا

الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ

کیا ہے اور نہ ہی تیری برابری اور جوڑ کا کوئی ہے۔ اے اشارہ رو ہ،

كُفُوًا اَحَدٌ یَا هُوَ یَا مَنْ لَّا هُوَ اِلَّا هُوَ

کے مصداق کوئی اور وہ، تیرے سوا نہیں وہ، معبود بھی تیرے سوا

یَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَا اَزَلِیُّ یَا اَبَدِیُّ یَا

کوئی نہیں۔ اے ازلی اور ابدی ہمیشہ دائم و قائم رہنے والے اور اے

دَهْرِیُّ یَا دَیْمُوْمِیُّ یَا مَنْ هُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ

وہ جو ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت ہے ہی نہیں۔ اے ہمارے اور

لَا یَمُوْتُ یَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا

ہر چیز کے یکتا معبود تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ

وَّاحِدًا۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ

آسمان و زمین کو تو نے ہی وجود بخشا۔ غیب و شہود کا تو ہی عالم ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

تو رحمٰن بھی ہے رحیم بھی، تو زندہ بھی ہے اور زندگی کو ثبات بھی

وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ

تجھ ہی سے ہے۔ تو بڑا دیالو، مہربان اور احسان کرنے والا ہے

الْقَيُّوْمُ الدَّيَّانُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ الْبَاعِثُ

قبروں سے اٹھانے والا بھی تو ہے اور سب کا وارث بھی تو ہی، اے

الْوَارِثُ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قُلُوْبُ

جلال و اکرام کے مالک۔ مخلوق کے دلوں پر تیرا ہی قبضہ ہے۔ اور

الْخَلَائِقِ بِيَدِكَ وَنَوَاصِيْهِمْ اِلَيْكَ

ان کی پیشانیاں تیرے ہی آگے جھکی ہیں۔ دلوں میں خیر کی نمود تیرا

فَاَنْتَ تَزْرَعُ الْخَيْرَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ہی کام ہے اور تو ہی اپنی مرضی سے دلوں سے شر و فساد محو کرتا ہے

وَتَمْحُو الشَّرَّ اِذَا شِئْتَ مِنْهُمْ

اسی لئے اے میرے اللہ تجھ سے میری التجا ہے کہ

فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تَمْحُوَ مِنْ

میرے دل سے ہر وہ چیز محو کر دے جو تجھے ناگوار

قَلْبِىْ كُلَّ شَيْءٍ تَكْرَهُهٗ وَاَنْ تَحْشُوَ قَلْبِىْ

ہے، اور میرے دل میں اپنی خشیت، معرفت اور خوف اور

مِنْ خَشْيَتِكَ وَمَعْرِفَتِكَ وَرَهْبَتِكَ

اپنے پاس کی چیزوں کا شوق پیدا فرمائے، اور امن وسلامتی

وَالرَّغْبَةَ فِيْمَا عِنْدَكَ وَالْاَمْنَ

اور عافیت عطا فرما۔ اپنی جانب سے ہم پر رحمت وبرکت

وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَاَعْطِفْ

نازل فرما۔ اور ہمیں صواب اور حکمت الہام فرما

عَلَيْنَا بِالرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ مِنْكَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے ڈرنے والوں کا سا علم،

اَلْهِمْنَا الصَّوَابَ وَالْحِكْمَةَ

برگزیدہ اصحاب کا سا تعلق خاطر، یقین والوں

فَنَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ عِلْمَ الْخَائِفِيْنَ وَ

کا سا خلوص، صبر کرنے والوں کا سا شکر

اِنَابَةَ الْمُخْبِتِيْنَ وَاِخْلَاصَ الْمُوْقِنِيْنَ

اور سچوں جیسی توبہ کا سوال کرتے ہیں، اور

وَشُكْرَ الصَّابِرِيْنَ وَتَوْبَةَ الصِّدِّيْقِيْنَ

اے اللہ ہم تیری ذات کے نور کے وسیلہ سے

وَنَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ

جس نے تیرے عرش کے چپہ چپہ کو پُر کر رکھا

مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَزْرَعَ فِیْ

ہے یہ مانگتے ہیں کہ تو میرے دل میں اپنی

قَلْبِیْ مَعْرِفَتَكَ حَتّٰی اَعْرِفَكَ حَقَّ

معرفت کی نمو فرما تاکہ میں تیری ایسی معرفت

مَعْرِفَتِكَ كَمَا يَنْبَغِیْ اَنْ تُعْرَفَ بِهٖ

حاصل کر سکوں جو تیری پہچان کا حق ادا کر سکے

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَ

اور جس کے ذریعہ تو اپنی مناسب پہچان کروائے

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَ

ہمارے آقا و مولا اور ہمارے پیارے نبی

اِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

محمد ﷺ پر جو رسولوں کے امام اور نبیوں کے خاتم

وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

ہیں درود و سلام بے شمار نازل فرما اور آپ کی آل اولاد، اور

الْعَالَمِیْنَ ۔ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

اصحاب پر بھی! تمام تعریفوں کا مستحق اللہ رب العالمین ہی ہے وہی ہمارے لئے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کافی بھی اور بہت اچھا سہارا بھی۔ اللہ بزرگ و برتر کے سوا نہ کسی طاقت

اَلْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کا کوئی وجود ہے نہ قوت کا!

★ جمعہ اگر ۹ ذی الحجہ کو پڑے تو اس دن کے وقوف کی فضیلت اور دنوں سے ستر گنا زیادہ ہے، اور غالباً اسی وجہ سے عوام جمعہ کے دن کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں، ورنہ حج اکبر عمرہ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے کیونکہ عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

۱۰ ذی الحجہ تیسرا دن

پہلا واجب۔ وقوف مزدلفہ

★ غروب آفتاب کے بعد جتنا جلد ہو سکے عرفات سے روانہ ہو جائے کیونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے، بہتر یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ چلے لیکن اگر امام چلنے میں دیر کرے تو امام کا انتظار نہ کرے، ہجوم کی وجہ سے جلد روانگی نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں۔

★ مزدلفہ عرفات سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات سے چل کر رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا ہوتا ہے۔ راستہ میں تلبیہ۔ دعا۔ استغفار۔ تکبیر، درود شریف کی کثرت رکھے۔

★ عرفات میں یا راستہ میں مغرب یا عشاء کی نماز نہ پڑھے۔ اگر پڑھ لی تو اس کا لوٹانا واجب ہے، یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں عشاء

کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔

★ مزدلفہ میں پا پیادہ داخل ہونا مستحب ہے، داخلہ سے پہلے غسل بھی مستحب ہے۔

★ مُزدَلِفہ میں جَبَلِ قُزَحْ (مشعر حرام) کے قریب راستہ کے دائیں جانب ٹھہرنا بہتر ہے راستہ میں اور لوگوں سے علیحدہ نہ ٹھہرے۔

★ مزدلفہ پہنچکر اگر عشاء کا وقت ہوگیا تو فوراً نماز پڑھے اور اگر عشاء کا وقت نہ ہوا ہو تو وقت ہونے کا انتظار کرے۔

★ مزدلفہ میں دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں تنہا بھی پڑھے تو اکٹھی پڑھے۔ البتہ جمع بین الصلوتین کے لئے یہ شرائط ضروری ہیں۔

① حج کا احرام ہونا ② وقوف عرفہ کے بعد ہونا ③ ۱۰ ذی الحجہ کی رات ہونا۔ صبح صادق تک جمع کرسکتا ہے ④ مزدلفہ میں جمع کرنا۔ اس کی حدود سے باہر جمع نہیں کرسکتا ⑤ عشاء کا وقت ہونا ⑥ دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھنا۔ اگر عشاء کی پہلے پڑھ لی۔ تو دوبارہ پڑھے۔

★ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو اذان کہی جائے اور تکبیر کہہ کر مغرب کی نماز پڑھے مغرب کی نماز قضا کی نیت نہ کرے۔ بعد مغرب کی سنن و نوافل نہ پڑھے بلکہ پہلی ہی تکبیر سے عشاء کی نماز پڑھ لی جائے یہ سنن و نوافل عشاء کے بعد پڑھے، درمیان میں کوئی کام بھی بلا ضرورت نہ کرے۔ اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو عشاء کے لئے بھی تکبیر کہے۔

★ عرفات سے واپسی پر اگر راستہ بھول گیا اور مزدلفہ نہیں پہنچا تو نماز کو صبح صادق تک مؤخر کرے جب صبح صادق قریب ہو تب پڑھے۔

★ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کا اکٹھا کرنا واجب ہے۔

★ مغرب وعشار کی نماز سے فارغ ہوکر قیام کا بندوبست کرے کیونکہ یہ پوری رات مزدلفہ میں گزاری جائے گی ـــــ یہاں صبح صادق تک ٹہرنا سنت موکدہ ہے۔

★ مزدلفہ میں واجب وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے، اگر اس وقت میں ایک لمحہ کے لئے بھی وقوف ہوگیا یا سوتے جاگتے، بیہوشی کے عالم میں مزدلفہ سے گذر گیا تب بھی وقوف ہوگیا چاہے اسے مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو۔

★ اگر کوئی صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا جائے گا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ ہاں اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں چلا گیا تو دم واجب نہ ہوگا۔ ویسے مزدلفہ سے روانگی کا بہتر وقت وہ ہے کہ سورج نکلنے میں اتنی دیر ہو کہ دو رکعت پڑھ سکے!

★ اس رات جاگنا، نوافل، تلاوت، دعا، ذکر اذکار مستحب ہے' بعض علمار نے اس رات کو لیلۃ القدر سے بھی افضل کہا ہے۔

★ صبح صادق کے بعد ممکن ہو تو امام کے ساتھ اول وقت نماز پڑھے اور جبل قزح (مشعر حرام) کے قریب وقوف کرے ممکن نہ ہو تو اپنی جائے قیام ہی پر جماعت سے یا تنہا نماز پڑھ کر وہیں وقوف کرے۔

★ وقوف مزدلفہ کے لئے غسل مستحب ہے۔

★ اگر کوئی نماز سے پہلے (صبح صادق کے بعد) وقوف کرے اور نماز اجالا پھیلنے کے بعد پڑھے تو بھی جائز ہے، مگر اولیٰ یہی ہے کہ نماز کے بعد وقوف کرے، احناف کے ہاں اس دن صبح کی نماز اندھیرے

میں پڑھنے کی اجازت ہے۔

★ اگر کوئی مریض اور کمزور، یا اژدھام کے خوف سے عورت، مزدلفہ میں قیام و وقوف نہ کرے۔ تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ مرد اگر ہجوم کے ڈر سے وقوف نہ کرے گا تو اس پر دم واجب ہوگا۔

★ اسی طرح اگر کوئی بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے وقت عرفات پہنچے اور وہ سورج نکلنے تک مزدلفہ واپس نہ پہنچ سکے تو اس پر بھی دم واجب نہ ہوگا۔

★ مزدلفہ کی پوری وادی وقوف کی جگہ ہے، مگر اس سے ملحقہ وادی محسّر وہ وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا، جو منیٰ کی طرف مزدلفہ سے خارج ہے، یہ منیٰ کا بھی حصہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان حدِ فاصل ہے (یہ فاصلہ ۴۵ ۵ گز کے قریب ہے) وہاں نہ ٹھہرے، حکومت نے اس کے شروع میں تختی لگا کر نشاندہی کر رکھی ہے' اس وادی سے جلدی اور تیزی سے گزر جانے کا حکم ہے۔ اس کو وادی النار بھی کہتے ہیں۔

★ وقوف مزدلفہ میں درود شریف، تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دعا استغفار بکثرت پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے۔

★ میدان مزدلفہ سے ہی صبح کی رمی کے لئے سات کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا بڑے چنے کے برابر چن لے اور اگر چاروں دن کی رمی کے لئے ستر کنکریاں لے لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

دوسرا واجب — رمی جمرہ عقبہ

★ طلوع آفتاب میں بقدر دو رکعت وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے روانہ ہو جائے! مزدلفہ ہی میں سورج نکل آتے (جیسا کہ اژدھام کی وجہ سے

آج کل ہوتا ہے) تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جب منیٰ پہنچ جائے تو جائے قیام پر پہنچ کر سامان وغیرہ اتارنے اور رکھنے سے فارغ ہو کر، جمرۂ عقبہ کی رمی کو جاتے۔

★ رمی کے لئے جو کنکریاں مزدلفہ سے لی ہیں ان کو دھو لیا جائے تو بہتر ہے، اور اگر ان کے ناپاک ہونے کا یقین ہو تو دھونا لازمی ہے وہاں سے کنکر نہ لی ہوں تو کہیں سے لے لے مگر جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے۔ نہ کسی مسجد سے اُٹھائے

★ بڑی کنکر اور پتھر مارنا جائز ہے، لیکن مکروہ ہے، اور جوتے یا لکڑی وغیرہ مارنا جہالت ہے اس سے رمی نہیں ہوتی۔

★ ناپاک کنکریوں سے رمی مکروہ ہے۔ اسی طرح بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا بھی مکروہ ہے۔

★ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی واجب ہے دوسرے جمرات کی رمی کرنا بدعت اور جہالت ہے۔ اس کا مسنون وقت تو طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ غروب آفتاب تک بھی جائز ہے، غروب کے بعد مکروہ ہے، مگر ضعیف، بیمار مردوں، اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں ہے۔ ویسے آخری وقت صبح صادق تک ہے، آج کل شدید اژدحام کی وجہ سے غروب تک کی اجازت سے فائدہ اٹھائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

★ ۱۰ کی صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک بھی وقت مکروہ ہے، مگر بیمار ضعیف مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں وہ سویرے آکر کر سکتے ہیں۔

★ جمرہ عقبہ منیٰ کی طرف کا آخری جمرہ ہے۔ اس سے کم از کم پانچ

ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہو، فاصلہ زیادہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس سے کم فاصلہ مکروہ ہے۔ کھڑا ہونے کا رخ یہ ہو کہ منیٰ دائیں جانب ہو اور مکہ بائیں جانب۔ ہر کنکری مارنے کے وقت تکبیر اور دعا اس طرح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا

اللہ کے نام کے ساتھ ابتدا کرتا ہوں کبریائی اللہ ہی کے لئے ہے یہ کنکر شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے مارتا ہوں۔ اے اللہ میرے حج کو مقبول فرما اور سعی عمل کی محنت کو قبول اور گناہوں کو معاف فرما۔

اور ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔

★ اس دعا کے علاوہ سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بالکل خاموشی مکروہ ہے۔

★ کنکر کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑ کر مارنا مستحب ہے اس کے علاوہ ہاتھ سے ہی کسی اور صورت سے مارے تو بھی جائز ہے۔

★ رمی کا مذکورہ طریقہ مستحب ہے، ورنہ جس طرح اور جس سمت سے موقعہ ہو رمی کر سکتا ہے۔

★ رمی سیدھے ہاتھ سے مستحب ہے۔ ہاتھ اتنا اٹھائے کہ بغل کھل جائے۔

★ ساتوں کنکریاں اک دم ماردیں تو یہ ایک ہی شمار ہوں گی چھ کنکریاں

اور مارے۔

★ ۱۰ ذی الحجہ کی رمی واجب ہے، اس کے چھوڑنے سے دم واجب ہوگا اگر ۱۱ کی صبح صادق تک رمی نہ کی تو قضا بھی واجب ہے اور دم بھی۔

★ جمرۂ عقبہ کی رمی شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جاتا ہے۔ اب تلبیہ نہ پڑھے۔

★ جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا مسنون نہیں اپنے مقام پر چلا جائے!

★ مرد و عورت، اچھے، بیمار، ضعیف ہر ایک کو خود اپنے ہاتھ سے رمی کرنی چاہیئے۔ عذر شرعی کی بنا پر نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے، اور معتبر عذر ایسی بیماری یا کمزوری ہے۔ جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو، یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہیں اور سواری ملتی نہیں۔ ایسا شخص معذور ہے۔

★ نائب کو چاہیئے کہ پہلے اپنی رمی کرے، پھر دوسرے کی طرف سے کرے، چاہے تو تینوں پر پہلے اپنی رمی کرے پھر تینوں پر دوسرے کی، یا ایک ایک پر دو دو مرتبہ کرے، مگر یہ ہرگز نہ کرے کہ ایک کنکر اپنی طرف سے اور ایک دوسرے کی طرف سے مارے۔ کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

★ معذور کی طرف سے دوسرے کی رمی کے لئے شرط یہ ہے کہ معذور حکم کرے۔ بغیر اس کے نائب بنائے اور حکم کئے رمی کر دی تو وہ معتبر نہیں۔ البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچوں اور پاگلوں کی طرف سے ان کے اولیاء خود کریں تو جائز ہے۔

★ کنکر اگر جمرہ پر نہ لگے اور اس کے قریب یعنی جو احاطہ بنا ہوا ہے اس میں گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر احاطہ سے باہر گرے تو صحیح نہیں اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔

★ کنکر جمرہ کی جڑ میں مارنی چاہیئے اوپر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، جمرہ کے ستون اصل جمرہ نہیں۔ اصل جمرہ ستون کے نیچے زمین ہے۔

تیسرا واجب۔ قربانی

★ قارن اور متمتع پر واجب ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اور کاموں سے پہلے قربانی کرے، یہ قربانی مفرد کے لئے واجب نہیں مستحب ہے، اس لئے اگر وہ قربانی سے پہلے سر منڈالے تو اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

★ قارن اور متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈا لیا تو دم واجب ہوگا کیونکہ ان کے لئے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔

★ اگر کوئی شخص ذبح کرنا جانتا ہو تو اس کے لئے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

★ منیٰ میں چونکہ عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے قربانی کے لئے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں۔

★ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھانا مسنون ہے اس لئے اگر پکانے کا انتظام ہو تو گوشت لے آئے۔

★ جو حاجی مکہ میں مقیم ہو اور صاحب نصاب بھی ہو تو اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے۔ مسافر پر نہیں۔

★ قربانی کے جانور، اس کے گوشت وغیرہ کے تمام مسائل واحکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کے مثل ہیں۔

★ رمی کے بعد دو واجب یعنی قربانی اور حلق دسویں تاریخ کو واجب نہیں بارھویں تک بھی کرسکتے ہیں۔ اژدہام کی وجہ سے تکلیف اور مشقت ہو تو ۱۱ر یا ۱۲ر کو کرلے لیکن قارن یا متمتع جب تک قربانی کرکے حلق نہ کرالے گا احرام سے نہ نکل سکے گا۔

چوتھا واجب ــــ حلق یا قصر

★ ذبح سے فارغ ہوکر بال منڈائے یا کٹائے، منڈوانا کتروانے سے افضل ہے، چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ اس کے بغیر احرام نہیں کھل سکتا۔ مگر صرف چوتھائی سر کی حجامت مکروہ تحریمی ہے حلال تو ہوجائے گا مگر اس کا گناہ ہوگا۔

★ حجامت کراتے وقت قبلہ رو بیٹھے اور دائیں طرف سے شروع کرائے۔

★ بال کتروانے میں یہ ضروری ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پوروے کے برابر کٹیں۔ اگر بال اس سے چھوٹے ہوں تو پھر منڈانا ضروری ہے قصر کی اجازت نہیں۔

★ لبیں، بغل، ناخن وغیرہ سر کے بال کٹانے کے بعد کٹاتے اگر پہلے کرے گا تو جزا لازم ہوگی۔

★ عورت کے لئے بال منڈانا حرام ہے، وہ اپنے بالوں کو جمع کرکے چوٹی کے آخری سرے سے ایک انگلی کے برابر کتروالے۔ بال محرم سے کتروائے یا کسی حلال یا محرم عورت سے یا خود کترلے۔ نامحرم سے نہ کتروائے۔

★ بال منڈوانے یا کتروانے کے بجائے اکھاڑے، یا دوا وغیرہ سے صاف کر دے، یا لڑائی میں اکھڑ جائیں تو بھی کافی ہے، خود اکھاڑنے یا دوسرے کے اکھاڑنے میں کوئی فرق نہیں۔

★ اگر گنجا ہے اور سر پر بال نہیں تو اس کا خالی استرا پھروالینا کافی ہے، یا سر پر زخم ہیں تو اگر ان زخموں پر استرہ پھر سکتا ہو تو پھروالے، اور اگر استرہ بھی خالی نہ پھر سکتا ہو تو ایسے شخص سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے وہ بلا حجامت حلال ہو جائے گا، مگر اس کے لئے احتیاط یہ ہے کہ وہ ۱۲ ار تک حلال نہ ہو۔

★ اگر کسی ایسی جگہ چلا گیا جہاں استرہ قینچی کچھ میسر نہیں تو یہ عذر معتبر نہیں۔ جب تک حجامت نہ ہوگی۔ حلال نہ ہوگا۔

★ حلال ہونے کے وقت محرم اپنی یا دوسرے کی خواہ وہ محرم ہی ہو حجامت کر سکتا ہے اس سے جزا واجب نہ ہوگی۔

★ حجامت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو کر ۱۲ ذی الحجہ تک رہتا ہے اسی وقت کے دوران حجامت کرانی واجب ہے دن رات کی کوئی قید نہیں، حرم میں ہونا بھی ضروری ہے اگر کسی نے ان اوقات کے بعد یا حرم سے باہر حجامت کرائی تو وہ حلال تو ہو جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

★ حجامت کے بعد احرام کی تمام ممنوعات جائز ہو جاتی ہیں البتہ بیوی سے صحبت و مقاربت جائز نہیں ہوتی۔ یہ طواف زیارت کے بعد ہوتی ہے۔

طواف زیارت

★ یوں تو ۱۰ ذی الحجہ کو اصل واجب صرف رمی جمرہ عقبہ ہے،

دوسرے واجب ۱۰ر کے بعد بھی ادا ہو سکتے ہیں مگر افضل اور بہتر یہی ہے کہ ان سے ۱۰ر ہی کو فارغ ہو لیا جائے، اسی طرح طواف زیارت بھی ۱۰ر ہی کو افضل ہے، یہ طواف رکن اور فرض ہے۔ اس کا وقت ۱۰ر ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ر ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ اُس وقت کا کیا ہوا طواف صحیح تو ہو جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

★ طوافِ زیارت رمی اور حجامت کے بعد کرنا سنت ہے۔ واجب نہیں۔

★ اگر طواف قدوم میں یا متمتع نے طواف نفل میں سعی کر لی ہے تو طواف زیارت بغیر رمل اور اضطباع کے کرے۔ ورنہ رمل اور اضطباع بھی کرے۔

★ طوافِ زیارت کے لئے احرام شرط نہیں سلے ہوئے کپڑوں میں بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں اضطباع نہیں ہوگا۔

★ طوافِ زیارت نہ کسی چیز سے فاسد ہوتا ہے نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا کچھ بدل ہے، سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص وقوف عرفہ کے بعد طواف سے پہلے مر جائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے کہ میرا حج پورا کرا دینا تو ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا اور حج پورا ہو جائے گا اس میں یہ تفصیل البتہ ہے کہ یہ صورت اس وقت ہے جبکہ حج فرض ہو چکے ایک دو سال بعد آیا ہو اور اگر حج فرض ہونے کے سال ہی آگیا تو اس کے لئے تمام (بذریعہ قربانی) واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کو ارکان پورا کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کا حج بغیر طواف زیارت کے دم کے ہی پورا ہو جائیگا جبکہ وقوف کے بعد مرا ہو۔

★ یہ طواف تمام عمر میں ہو سکتا ہے، ایام نحر میں واجب ہے اس کے بعد دم لازم ہو جاتا ہے اور جب تک طواف زیارت نہ کرلے گا۔ بیوی سے صحبت، اور مقاربت حلال نہ ہوگی۔ چاہے مدت العمر گذر جائے۔

★ حجامت سے پہلے اگر طواف زیارت کرلیا تو ممنوعات احرام حلال نہ ہوں گے، کیونکہ حلال حجامت سے ہوتا ہے طواف سے نہیں۔

★ عورت اگر نسوانی معمولات کی وجہ سے مقررہ وقت میں طواف زیارت نہ کرسکے تو اسپر کچھ واجب نہیں، البتہ اگر وہ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے فارغ ہوگئی کہ چاہتی تو غسل کرکے مسجد حرام میں جاکر پورا طواف یا کم از کم اس کے چار پھیرے غروب سے پہلے کرسکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو دم واجب ہوگا اور اگر اتنے کاموں کے لئے وقت نہ تھا۔ تو کچھ واجب نہیں۔

★ حیض و نفاس کی وجہ سے طواف زیارت عورت موخر کرسکتی ہے چھوڑ نہیں سکتی۔ اسے فراغت اور پاکی کا انتظار کرنا چاہیئے اور وطن طواف زیارت کرکے جانا چاہیئے ورنہ یہ فرض تمام عمر اس کے ذمہ رہے گا اور دوبارہ آکر پھر ادا کرنا ہوگا۔ اور ادائیگی تک خاوند سے بھی جدا رہنا پڑے گا۔

★ طواف زیارت کے بعد پھر منیٰ واپس آجائے۔ رات منیٰ میں گذارنا سنت ہے، کسی اور جگہ شب بسری مکروہ ہے۔ خواہ مکہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصہ بھی منیٰ سے باہر گذارنا مکروہ ہے، مگر اس سے کوئی دم وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ہاں دن میں رمی، ذبح و حلق میں دیر ہوگئی اور طواف زیارت کے لئے رات کو آیا، یا مستورات وغیرہ کی سہولت کے لئے رات کو طواف زیارت کیا تو یہ صورت مکروہ نہیں۔

★ منیٰ کے قیام کے دوران، مسجد خیف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے مسجد کے بیچ میں جو قبہ ہے اس کی محراب میں خاص طور سے نماز پڑھے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ مسجد خیف میں ستر انبیاء کے مدفون ہونے کی روایت بھی آئی ہے۔

۱۱ ذی الحجہ ــــ چوتھا دن

★ واجبات حج میں اب مختصر کام رہ گیا۔

★ اگر ۱۰ ذی الحجہ کو ذبح وحلق اور طواف زیارت میں سے کوئی چیز رہ گئی تو اس کو آج انجام دے لے، اور بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے ان سے فارغ ہو جائے۔

★ آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ آج کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ غروب کے بعد مکروہ ہے ۱۲ کی صبح صادق تک بھی کرلے تو ادا ہو جائے گی اور دم نہیں دینا پڑیگا۔

★ رمی کے دنوں کی راتیں منیٰ میں گذارنا سنت موکدہ اور بعض کے نزدیک واجب ہے، باہر کسی جگہ رات گذارنا ممنوع ہے۔

★ زوال کے بعد مسجد خیف میں آکر نماز ظہر باجماعت پڑھے یا کوئی عذر ہو تو اپنی جائے قیام پر باجماعت نماز پڑھ کر رمی کے لئے آئے۔

★ آج تینوں جمرات کی رمی اس ترتیب سے کرے، پہلے جمرہ اولی پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، آئے اور وہاں سات کنکریاں مارے۔ رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑا ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا کے لئے کم از کم اتنی دیر کھڑا رہے جتنی دیر میں بیس آیات قرآنی پڑھی جاسکتی ہوں۔ اس وقفہ میں دعا، ذکر، تکبیر، تہلیل۔ توبہ استغفار اور

درود شریف میں مشغول رہے اور اپنے نیز اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کرے، کیونکہ یہ مقام بھی مقبولیت دُعا کا ہے۔

★ اس سے فارغ ہو کر جمرہ وسطیٰ (بیچ والے) پر آئے، اور وہاں بھی اسی طرح رمی کرے، اور رمی کے بعد حسب سابق دُعا وغیرہ کرے۔

★ اور آخر میں جمرہ عقبہ کی رمی کرے، یہاں رمی کے بعد دُعا کے لئے نہ کھڑا ہو، کہ یہ خلاف سنت ہے!

★ بس آج کا کام ختم ہوا، اپنی جائے قیام پر آ جائے اور بقیہ وقت ذکر اذکار، ورد وظائف تلاوت قرآن، درود شریف میں گذارے۔

۱۲ ذی الحجہ ــــ پانچواں دن

★ پرسوں یا کل کا کوئی واجب رہ گیا ہے تو آج اس کی قضا کرے یاد رہے کہ اس قضا کے ساتھ دم بھی واجب ہوگا۔

★ آج کا اصل کام کل کی طرح صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے آج بھی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

★ آج بھی تینوں جمرات کی رمی کل کی طرح کرے۔ آج بھی رمی کے سوا کوئی اور کام نہیں۔

★ ۱۲ کی رمی کر لینے کے بعد ۱۳ ذی الحجہ کی رمی کے لئے اختیار ہے اگر چاہے تو منیٰ میں ٹھہرے ورنہ آج کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جا سکتا ہے، بشرطیکہ غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکل جائے۔ اگر غروب آفتاب کے بعد گیا تو بکراہت جائز ہے۔ لیکن اگر تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہوگی تو اب تیرھویں کی رمی بھی واجب ہوگئی۔ بغیر رمی کے جانا جائز نہیں، اگر بغیر رمی کے چلا گیا تو دم واجب ہوگا۔ البتہ تیرھویں کی رمی زوال سے پہلے کرنا جائز ہے۔

گو مسنون زوال کے بعد ہے۔

★ باعتبار اصل تیرھویں کی رمی واجب نہیں افضل ہے تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو جانے کے بعد واجب ہوتی ہے۔ تیرھویں کا آفتاب اگر غروب ہو گیا تو اب رمی کا وقت ختم ہو گیا اب اس کی قضا بھی نہیں ہو سکتی صرف دم دینا ہی واجب ہو گا۔

★ ایام حج میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔ مثلاً ۱۰ر کے دن کے بعد والی رات ۱۰ر کی شمار ہوگی۔ اس لئے اس میں کی ہوئی رمی ۱۰ ہی کی شمار ہوگی۔ البتہ تیرھویں کے بعد کی رات اس کے تابع نہیں ہوتی وہ ۱۴ر کی شب شمار ہوگی۔

رمی کے متفرق مسائل

★ رمی صحیح ہونے کی دس شرائط ہیں۔

(۱) کنکر کا پھینکنا ضروری ہے۔ اس کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں البتہ ڈال دینا کو کافی ہے مگر مکروہ ہے (۲) ہاتھ سے رمی کرنا اگر کمان یا غلیل وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی (۳) کنکر کا جمرہ کے قریب گرنا۔ دور گرے گی تو صحیح نہ ہوگی تین ہاتھ کا فاصلہ دور شمار ہوگا۔ اس سے کم قریب (۴) کنکر کا پھینکنے والے کے فعل سے گرنا مثلاً آدمی یا سواری کی پشت پر کنکر اٹک گئی اور اس آدمی نے گرائی یا اس کی حرکت سے گر گئی یا اس نے اٹھا کر رمی کر دی یا جمرہ پر رکھ دی تو صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اس شخص کی حرکت کے بغیر لڑھک کر جمرہ پر یا اس کے قریب گر گئی تو صحیح ہو جائے گی اور اگر گرنے کی صورت میں شک ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے۔

⑤ سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارنا۔ اگر سب ایک دم ماردیں تو وہ ایک ہی شمار ہو گی ⑥ خود رمی کرنا، بلا عذر قدرت کے باوجود کسی اور سے کرانا جائز نہیں۔

★ اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد جاتا رہے اور رمی کا وقت باقی ہو تو دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں

★ بچّے، پاگل، نیم پاگل اور بیہوش اگر بالکل رمی نہ کرے تو ان پر کچھ واجب نہیں، البتہ مریض رمی نہیں کرے گا تو اس پر جزا واجب ہو گی۔

⑦ کنکر کا جنس زمین سے ہونا، خواہ پتھر ہو یا کوئی اور چیز، اس کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی جائز نہیں۔

★ پتھر، مٹی کی ڈلی، گارے کی گولی، گیرو، چونہ، ہڑتال، سُرمہ پہاڑی نمک، گندھک، مردار سنگ، ریت سے رمی جائز ہے، ریت کی ایک مٹھی ایک کنکر کے برابر شمار ہو گی، مگر پتھر سے رمی کرنا افضل ہے۔

سونا، چاندی، لوہا، تانبہ، پیتل، عنبر، موتی، مونگا، جواہر، لکڑی، مینگنی، وغیرہ سے رمی جائز نہیں، یاقوت اور فیروزہ سے رمی کرنے میں اختلاف ہے احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے بھی نہ کرے۔

⑧ رمی کا وقت ہونا ⑨ رمی کے زیادہ عدد کا ہونا۔ چار ماریں اور تین چھوڑ دیں تو جزا واجب ہو گی۔ اور چار یا زیادہ چھوڑ دیں تو دم واجب ہو گا ⑩ تینوں جمرات کی رمی ترتیب وار کرنا۔ بعض کے نزدیک شرط ہے اور اکثر کے نزدیک سنت۔

★ مرد و عورت دونوں کے لئے رمی کے احکام یکساں ہیں۔ البتہ عورت کے لئے رات کے وقت افضل ہے۔

★ عورت، اور کمزور و ضعیف مرد ۱۰ر ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے رمی کرلیں تو مکروہ نہیں۔

★ ہر جمرہ پر قصداً سات سے زیادہ کنکریاں مارنا مکروہ ہے۔ شک کی بنا پر زیادہ مارے تو مکروہ نہیں۔

★ منیٰ کے ایام میں اسباب پہلے مکہ بھیج دینا یا عرفات جاتے وقت سامان منیٰ میں چھوڑ جانا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ دل مشوش رہے اور اطمینان ہو تو مکروہ نہیں۔

مکہ روانگی

★ رمی سے فارغ ہوکر ۱۲ر یا ۱۳ر کو مکہ آجائے، مکہ کے راستہ میں ایک وادی محصب نامی ہے، سنت یہ ہے کہ یہاں ۱۲ر یا ۱۳ر کو ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نماز پڑھے پھر ذرا سو، یا لیٹ کر مکہ واپس آئے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرے۔ خواہ سواری سے اتر کر، یا سوار رہ کر۔

★ مُحَصَّب فنارِ مکہ ہے، مکہ کے قبرستان سے متصل منیٰ کی جانب دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اس کا طول مکہ کے دروازہ سے جَبَلِ عِیرہ تک ہے۔ مکہ کا قبرستان اس سے خارج ہے۔ اس کا نام اَبطح، بَطحا اور حَصبَاء بھی ہے۔ اب اسمیں آبادی ہو گئی ہے اور اس کو مُعَابِدہ کہتے ہیں۔

★ مُحَصَّب میں قیام سنت ہے، اس کا ترک بُرا ہے، اگر سفر میں آزاد ہو تو ضرور ٹھہرے، موٹر، بس، وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو تو وہاں سے گذرتے ہوئے دعا وغیرہ کرلے۔

★ مکہ میں اب جب تک قیام رہے اس کو غنیمت اور سعادت سمجھو، جس قدر ہو سکے طواف کرو، عمرہ، طواف، اپنی طرف سے، والدین، اعزہ واقارب، استاذ، شیخ جس کی طرف سے چاہو کرو. نماز باجماعت کی پابندی کرو، بعض بدبخت فروعی اختلافات کی آڑ لے کر مکہ و مدینہ میں جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، بلکہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں، ان شیطانوں کے بہکانے میں نہ آئیں اور جماعت ترک نہ کریں. یاد رکھیں اپنے وطن میں آپ کو سب کچھ میسر آسکتا ہے. مگر حرمین شریفین کی برکات اور سعادتیں نہیں مل سکتیں. اگر ایسا کوئی شخص آپ کو ملے تو اسے حکومت کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

★ نماز روزہ کے علاوہ صدقہ خیرات اور بھلائی کے کام کثرت سے کرو، فرصت کو غنیمت سمجھو معلوم نہیں پھر موقعہ ملے یا نہ!

★ مشہور و معروف اداروں کی امداد کے علاوہ مستحق افراد کو تلاش کر کے ان کی امداد کرو، اور ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ایک نعمتِ عظمیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی۔

★ اب روانگی سے پہلے طواف وداع اور کرنا ہے، یہاں اس کا بیان کیا جاتا ہے۔

طواف وداع

★ اس طواف کو طواف صدر، طواف واجب، اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں، طواف وداع اس لئے کہتے ہیں کہ اس طواف کے بعد آفاقی رخصت ہو جاتا ہے

★ یہ طواف میقات سے باہر رہنے والے ہر حاجی پر واجب ہے چاہے

اس نے کسی بھی قسم کا حج کیا ہو. اہل حرم، اہل حل، اہل میقات، حائضہ اور نفساء (حیض و نفاس والی عورتیں)، مجنوں اور نابالغ پر واجب نہیں اور جس کا حج فوت ہو گیا یا جو محصر ہو یا جس نے صرف عمرہ کیا ہو اس پر بھی واجب نہیں۔

★ طواف وداع مکی، حلی، میقاتی کے لئے مستحب ہے۔

★ اگر کوئی ۱۲ ذی الحجہ سے پہلے اقامت کی نیت کر کے یا حوالی مکہ کو مستقل وطن بنالے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے' لیکن اگر نیت ۱۲ کے بعد کی یا نیت اقامت کی مستقل وطن نہیں بنایا تو ساقط نہیں ہوگا چاہے سالہا سال مکہ میں مقیم رہے۔

★ طواف وداع کا اوّل وقت طواف زیارت کے بعد ہے اگر سفر کا ارادہ ہو اور مکہ کو وطن نہ بنایا ہو. اس کا آخر وقت معین نہیں۔ جب بھی کرے گا ادا ہوگا۔ قضا نہیں کہلائے گا۔

★ اگر سفر کا ارادہ تھا اس لئے طواف وداع کر لیا پھر قیام ہو گیا تو طواف وداع ادا ہو گیا۔ اب چلنے کے وقت اعادہ مستحب ہے۔

★ مستحب یہ ہے کہ جب سب کاموں سے فارغ ہو جائے تو طواف وداع کرے تاکہ فوراً روانہ ہو جائے۔

★ اگر وقت میں گنجائش ہو تو عورت حیض و نفاس سے فراغت کا انتظار کرے اور پاک ہو کر طواف وداع کر کے جائے لیکن اگر وقت نہ ہو تو طواف نہ کرے بلکہ باب الوداع پر کھڑے ہو کر دعا کرلے۔ کیونکہ ایسی حالت اس پر طواف واجب نہیں۔

★ مکہ سے نکلنے سے پہلے حائضہ اگر پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر

طواف وداع کرنا واجب ہے اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہو تو واجب نہیں۔

★ جو شخص بغیر طواف وداع کئے مکہ سے چلا جائے تو جب تک میقات سے نہ نکلا ہو اس کو مکہ آکر طواف کرنا واجب ہے۔ احرام کی ضرورت نہیں اور اگر میقات سے نکل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دم بھیجدے۔ یا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر آئے پہلے عمرہ کرے پھر طواف وداع کر کے واپس جائے اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ نہ ہو گا۔

★ میقات سے نکلنے کے بعد آنے کے لئے عمرہ کا احرام ضروری ہے بلا احرام آنا منع ہے۔

★ تنعیم وغیرہ جانے والے کے لئے طواف وداع واجب نہیں۔

★ طواف قدوم، طواف وداع اور طواف زیارت کے لئے خاص ان طوافوں کا نام لے کر نیت کرنا ضروری نہیں۔ مطلق طواف کی نیت کافی ہے۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت جو طواف کیا جائے گا وہ طواف قدوم ہو جائے گا۔ ایام نحر کا طواف طواف زیارت اور چلتے وقت کا طواف وداع ہو جائیگا

★ طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفل طواف کیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائمقام ہو جائے گا۔

★ طواف وداع میں نہ رمل کرے نہ اس کے بعد سعی کرے۔ طواف سے فارغ ہو کر دوگانہ طواف پڑھے، قبلہ رُخ کھڑا ہو کر خوب ڈٹ کر زمزم پئے زمزم سر اور چہرہ پر اور بدن پر ملے اور اپنے اوپر بھی ڈالے۔ پھر بیت اللہ کی دہلی کی کگر کو بوسہ دے، ملتزم شریف سے لپٹے، سینہ اور دایاں رخسار ملتزم سے لگا کر دایاں ہاتھ اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑے جیسے غلام اپنے آقا کا دامن پکڑ رہا ہو اور خوب گڑگڑائے آہ وزاری کرے اور بیت اللہ کی

جدائی پر متاسف وملول جدا ہو اور حجر اسود کا بوسہ لے کر، الٹے پاؤں باب الوداع سے بیت اللہ کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا اور روتا ہوا مسجد سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑا ہو کر دعا مانگے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

پاکیزگی اور برکت سے لبریز بے انتہا تعریف سب کی سب

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ الْعَوْدَ بَعْدَ الْعَوْدِ الْمَرَّۃَ

اللہ ہی کے لئے ہے۔ اے اللہ اپنے محترم گھر میں بار بار

بَعْدَ الْمَرَّۃِ اِلٰی بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ

ایک دفعہ کے بعد دوبارہ حاضری کی سعادت سے مجھے

الْمَقْبُوْلِیْنَ عِنْدَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

مشرف فرما اور مقبولین میں میرا شمار کر۔ اے جلالت و

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِکَ

کرامت والے مولا، اے اللہ۔ بیت محرم میں میری یہ حاضری

الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَہٗ اٰخِرَ الْعَھْدِ فَعَوِّضْنِیْ

آخری نہ ہو۔ اور اگر میرا وقت آخر آہی گیا تو اس کے بدلہ

عَنْہُ الْجَنَّۃَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ

مجھے جنت مرحمت فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے

عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

زیادہ رحم فرمانے والے

تبرکات حرم

★ حرم کی مٹی، پتھر، خشک لکڑی، اذخر (گھاس) کا حرم سے باہر نکالنا اور اپنے گھر لانا جائز ہے بشرطیکہ حرم کی زمین میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ مسجد حرام سے کنکر، مٹی وغیرہ لینا درست نہیں۔ بیت اللہ کے اندر کا گرد وغبار بطور تبرک لینا درست ہے۔

★ بیت اللہ کا پرانا غلاف جو لوگ تبرک کے لئے لاتے ہیں اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہ غلاف بیت المال سے بنایا جاتا ہے تو بادشاہ کو اختیار ہے جس کو چاہے دے دے۔ اور اس سے لوگ خریدلیں، اور اگر اوقاف سے بنایا جاتا ہے تو واقف کی شرط کے مطابق اس کا مصرف ہوگا۔ اگر واقف کی شرائط معلوم نہ ہوں تو قدیم سے جو دستور چلا آرہا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

★ جو غلاف بیت اللہ پر چڑھا ہوا ہو، اس کا ٹکڑا کاٹنا، جائز نہیں۔

★ غلاف کا کپڑا خریدنے والے کو پہننا جائز ہے۔ اگر وہ ریشم ہو تو مرد کے لئے ناجائز ہے اور اگر اس پر کچھ لکھا ہو یا کڑھا ہوا ہو تو کسی کے لئے بھی پہننا جائز نہیں۔

★ کعبہ کی خوشبو تبرک کے طور پر لینا جائز نہیں چاہے اس پر لگی ہو چاہے علیحدہ، اگر کوئی لے لے تو واپس کرنا چاہیے البتہ اپنی خوشبو کعبہ کو لگائے اور پھر اس سے پھر لے لے۔ تو یہ صورت جائز ہے اسی طرح کعبہ کی کوئی بھی چیز لینا یا خدام سے خریدنا جائز نہیں۔ اپنی کوئی چیز کعبہ سے مس کر کے متبرک کر کے لانا جائز ہے۔

★ آب زمزم لانا جائز ہے. جس طرح کعبہ دیکھنا عبادت ہے اس طرح ثواب کی نیت سے زمزم کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔

★ زمزم سے کوئی ناپاکی دور کرنا. ناپاک چیز کو دھونا، غسل اتارنا ناجائز ہے بطور تبرک غسل و وضو کر سکتا ہے. ہاں زمزم کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ملے تو وضو اور غسل کرنا واجب ہے. تیمم کرنا جائز نہیں۔

★ زمزم سے استنجا کرنا حرام ہے بعض بزرگ کہتے ہیں کہ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے

★ زمزم کا کنواں چونکہ مسجد کے اندر ہے، اس لئے وہاں وضو کرنا، تھوکنا ناک صاف کرنا اور غسل کی حالت میں وہاں جانا اور غسل کرنا جائز نہیں

★ زمزم کی خرید فروخت جائز ہے، مگر مسجد حرم کے ساقی جس طرح پانی پلا کر بخشش لیتے ہیں. فقہا کے نزدیک یہ خرید و فروخت ہی ہے، جس کی مسجد میں ممانعت ہے. اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا نہ کیا جائے. اگر ان حضرات کی امداد مطلوب ہو تو بغیر پانی پیئے مدد کر دی جائے لہ

حج بدل

★ دوسرے شخص سے حج کرانے کو حج بدل کہتے ہیں، حج کرانے والے کو آمر اور اس کے حکم سے حج کرنے والے کو مامور کہتے ہیں۔

★ ہر شخص اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ بخش سکتا ہے، اور وہ عمل چاہے بدنی ہو جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مالی، جیسے زکوۃ حج وصدقہ!

★ عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں (۱) مالی، جیسے زکوۃ صدقہ فطر یہ عبادات نائب کے ذریعہ ادا کی جا سکتی ہیں، چاہے بضرورت نائب

معذر کرے یا بلا ضرورت (۲) جانی، جیسے نماز روزہ، یہ نائب کے ذریعہ ادا نہیں کی جاسکتیں۔ (۳) جانی و مالی دونوں سے مرکب جیسے حج، یہ نائب کے ذریعہ صرف اسی صورت میں کرائی جاسکتی ہے جبکہ خود قادر نہ ہو، اگر خود قادر ہو تو پھر دوسرے سے نہیں کراسکتا۔ البتہ نفلی حج وعمرہ دوسرے سے بھی بہر صورت کراسکتا ہے۔

★ جس شخص پر حج فرض ہوا اور اس کو وقت بھی ملا مگر حج نہیں کرسکا اور بعد میں ادا کرنے کی قدرت نہ رہی عاجز ومعذور ہوگیا تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے اپنی زندگی میں کرائے یا وصیت کر جائے کہ مرنے کے بعد میری طرف سے حج کرانا۔ یہ وصیت اس کے ذمہ واجب ہے۔

★ ہاں اگر حج فرض ہونے کے بعد وقت نہیں ملا۔ یا فرض ہونیوالے سال ہی حج کو چلا گیا مگر راستہ میں فوت ہوگیا تو اس سے حج ساقط ہوگیا اس کے ذمہ وصیت واجب نہیں۔

★ عاجز ہونے کے اسباب یہ ہیں۔

★ موت۔ قید۔ ایسا مرض جس کے دور ہونے کی اُمید نہ ہو۔ جیسے فالج۔ اندھاپن۔ لنگڑا ہونا۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہ رہے۔ عورت کے لئے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا عجز ثابت ہونے کے لئے ان تمام اعذار کا موت کے وقت تک باقی رہنا شرط ہے۔

حج بدل کے شرائط

★ دوسرے شخص سے نفل حج کرانے کے لئے تو صرف حج کی اہلیت

یعنی اسلام اور عقل و تمیز کے علاوہ کوئی اور شرط نہیں البتہ فرض حج کسی دوسرے سے کرانے کے لئے بیس شرطیں ہیں۔ ان شرائط کے بغیر حج کرایا جائے گا تو ادا نہ ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) حج کرانے والے پر حج فرض ہونا۔ اگر حج فرض ہونے سے پہلے حج کرادیا اور بعد میں مالدار ہوگیا تو دوبارہ حج کرانا فرض ہوگا۔ پہلا حج نفل شمار ہوگا۔

(۲) حج فرض ہونے کے بعد خود حج سے عاجز ہونے کے بعد حج کرانا۔ اگر عاجز ہونے سے پہلے حج کرایا اور پھر عاجز ہوگیا تو حج ادا نہیں ہوا دوبارہ کرانا واجب ہے۔

(۳) موت کے وقت تک عاجز رہنا اگر مرنے سے پہلے عذر جاتا رہا اور قادر ہوگیا تو خود حج کرنا واجب ہوگا البتہ ایسا عذر ہو جو عام طور پر دور نہیں ہوتا جیسے اندھاپن (وہ اندھاپن مراد نہیں جو آپریشن سے ٹھیک ہو جاتا ہے) اس میں اگر حج کے بعد قدرۃً آنکھیں اچھی ہو جائیں تو دوبارہ حج کرنا واجب نہ ہوگا۔

(۴) خود موجود ہو تو اپنی طرف سے دوسرے کو حج کرنے کا حکم دینا۔ اور اگر وصیت کر کے مرا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا۔ البتہ وارث اپنے مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے مرنے کے بعد بلا ان کی اجازت کے کرے تو جائز ہے اور اگر بلا وصیت مر جائے اور وارث یا کوئی غیر شخص اس کی طرف سے حج کر دے تو انشاء اللہ فرض ادا ہو جائے گا۔

(۵) مصارف سفر میں حج کرانے والے کا روپیہ صرف ہونا۔ اگر حج کرنے والا اپنا روپیہ خرچ کرے گا تو اسی کا حج ہوگا۔ آمر کا نہ ہوگا، ہاں اگر اپنے

پاس سے خرچ کر کے پھر آمر سے لے لیا تو آمر ہی کا حج ہوگا۔ یا اکثر روپیہ آمر کا خرچ ہوا اور کچھ تھوڑا سا اپنے پاس سے خرچ کیا تو بھی آمر کا حج ہو جائے گا۔

⑥ احرام کے وقت آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ اگر افعال حج شروع کرنے سے قبل بھی آمر کی طرف سے نیت کر لی تو درست ہے، افعال حج شروع کرنے کے بعد نیت معتبر نہیں۔ آمر کا خرچہ واپس کرنا ہوگا۔

★ نیت دل کی کافی ہے زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔ آمر کا نام بھول گیا تو کوئی حرج نہیں "آمر کی طرف سے نیت کرتا ہوں" کہہ لینا کافی ہے۔

★ مامور نے آمر کی طرف سے حج کرتے وقت نیت میں حج فرض یا نفل کی کوئی تعیین نہیں کی تھی تو آمر ہی کا حج فرض ہوگا اور اگر نفل کی نیت کر لی تو وہ مامور کا حج ہوگا آمر کا نہیں۔

⑦ صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا۔ اگر دو کی طرف سے باندھا تو دونوں میں سے کسی کا نہ ہوگا مامور کا ہوگا۔ اور دونوں آمروں کی رقم واپس کرنا ہوگی۔ حج کے بعد کسی ایک کے لئے متعین کرنا درست نہ ہوگا۔

⑧ صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔ اگر پہلے آمر کے حج کا احرام باندھا پھر دوسرا اپنی طرف سے باندھ لیا تو جب تک دوسرا احرام نہ توڑے گا آمر کا حج نہ ہوگا۔

⑨ اگر آمر نے کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی شخص کا حج کرنا۔ اگر مامور کسی عذر سے دوسرے شخص سے حج کرائے گا تو آمر کا حج نہ ہوگا اور دونوں ضامن ہوں گے! ہاں آمر نے اختیار دیا ہو کہ خود کرو یا کسی سے کرواؤ تو جائز ہے۔

(۱۰) مامور معین کا متعین ہونا۔ اگر آمر نے اس طرح متعین کیا کہ فلاں کرے دوسرا نہ کرے، تو فلاں کے مرنے کے بعد کسی دوسرے کا حج کرنا جائز نہ ہوگا۔ ہاں اگر فلاں کا نام لیا مگر دوسرے کی نفی نہیں کی تو فلاں کے مرنے کی وجہ سے کسی دوسرے سے حج کرادیا تو جائز ہے۔

(۱۱) آمر کے وطن سے حج کرنا۔ بعض لوگ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں رہنے والوں سے حج بدل کرالیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں اس صورت میں آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ البتہ اگر حج بدل وصیت کی وجہ سے کرایا جارہا ہو اور تہائی مال اتنا کم ہو کہ اس میں مکہ و مدینہ سے ہی حج کرایا جاسکتا ہو تو حج صحیح ہوجائیگا

(۱۲) سواری پر حج کرنا۔ اگر کسی نے پیدل حج کیا تو آمر کا نہ ہوگا۔ روپیہ واپس کرنا ہوگا۔ ہاں اگر پیدل کی اجازت دے دی ہو، یا خرچ کم ہوجانے کی وجہ سے پیدل چلا ہو تو جائز ہے۔

(۱۳) حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اسی کے لئے سفر کرنا۔ آمر نے حج کے لئے کہا اور اس نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر آکر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمر کا حج نہ ہوگا۔

(۱۴) جو میقات آمر کی ہے اس سے احرام باندھنا۔ مامور نے اگر میقات سے تو عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ جاکر حج کا احرام باندھا اور حج کیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ البتہ آمر کی اجازت سے ایسا کیا تو آمر کا حج صحیح ہوجائے گا

(۱۵) آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ مثلاً آمر نے حج افراد کے لئے کہا اور مامور نے تمتع یا قران کیا تو یہ حکم کے خلاف ہوا یہ حج مامور کا ہوگا اور وہ آمر کو تاوان دیگا۔ ہاں آمر کی اجازت سے تمتع اور قران کرسکتا ہے مگر دم تمتع اور قران اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ اجازت کی صورت میں بھی بعض علماء کا اختلاف ہے

اس لئے آمر ما مور کو حج کی اجازت کے وقت یہ کہدے کہ میری طرف سے حج کر دو، اور تمہاری مرضی ہے کہ حج افراد کرو یا تمتع و قرآن! اس طرح یہ اختلاف بھی رفع ہو جائے گا۔

(۱۶) ما مور نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع سے حج فاسد کر دیا تو آمر کا حج ادا نہیں ہوگا اور تاوان دینا پڑے گا۔

★ ما مور کے ذمہ حج کی قضا ہے وہ اپنے مال سے حج کی قضا کرے، آمر کی طرف سے حج کرنا چاہے۔ تو حج قضا کے بعد پھر حج کرے۔

(۱۷) حج کا فوت نہ ہونا حج اگر فوت ہو گیا اور اس میں ما مور کی سستی و کوتاہی کو دخل ہے تو اس کے ذمہ تاوان ہوگا۔ اگر آئندہ سال اپنے خرچ سے حج کرے تو آمر کا حج ادا ہو جائے گا۔ اور اگر کسی آفت ناگہانی کے سبب ہوا تو ما مور کے ذمہ تاوان تو نہیں مگر آمر کا فرض ادا نہیں ہوا۔ دوبارہ آمر کے خرچ پر کرے گا۔

(۱۸) آمر و ما مور دونوں کا مسلمان ہونا۔ البتہ وصی کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔

(۱۹) آمر و ما مور کا عاقل ہونا۔ وصی ہو تو اس کا عاقل ہونا بھی شرط ہے۔

(۲۰) ما مور میں اتنی تمیز اور فہم کا ہونا کہ افعال حج کو سمجھتا ہو۔

★ اجرت پر حج کرانا جائز نہیں۔ لیکن اگر کسی نے اجرت پر حج کیا تو وہ حج آمر کا ہی ہوگا۔ ما مور سے اجرت واپس لی جائے گی اور حج پر جو خرچ ہوا وہ اس کو دلایا جائے گا۔

★ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ اگر حج بدل کرے تو حج ادا ہو جائیگا۔

★ عورت بھی دوسرے مرد یا عورت کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔

بشرطیکہ محرم ساتھ ہو اور شوہر اجازت دے دے۔

★ مسئلے مسائل سے واقف اہل علم سے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو حج بدل کرانا افضل ہے۔

★ قریب البلوغ لڑکا اگر ہوشیار ہو اور احکام و مسائل سمجھنے کی تمیز رکھتا ہو وہ بھی حج بدل کر سکتا ہے۔

★ جس سال آمر نے حکم کیا تھا اس سال کے بجائے دوسرے سال حج کرے گا تو بھی آمر کا حج ادا ہو جائے گا۔

★ حج کے بعد مامور کو آمر کے وطن لوٹ کر آنا افضل ہے۔

مصارف سفر

★ آمر مامور کو اتنا خرچ دے کہ وہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے کے لئے متوسط طریق پر کافی ہو جس میں نہ تنگی ہو نہ فضول خرچی۔ اس کے علاوہ مصارف سفر میں سواری، کھانا، پینا، احرام کی چادریں پہننے کے کپڑے، نہانے دھونے کا صابن، حمالی وغیرہ کی مزدوری، مکان کا کرایہ اور وہ سامان جس کی عام طور پر حجاج کو ضرورت پڑتی ہے شامل ہے۔ اس میں مامور کی حیثیت ملحوظ رکھی جائے گی۔

★ مامور آمر سے بطور شرط اپنے عیال کا نفقہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آمر اپنی خوشی سے دیدے تو جائز ہے۔

★ آمر کے مال میں سے کسی کی دعوت کرنا، صدقہ کرنا یا قرض دینا جائز نہیں، ہاں آمر کی اجازت سے جائز ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آمر حج کے نفقہ کے علاوہ جو زائد رقم دے وہ مامور کو ہبہ کر دے تاکہ اس کو ہر طرح

خرچ کرنے میں سہولت ہو اور حساب کتاب رکھنے کا جھنجھٹ نہ ہو، البتہ یہ خیال رہے کہ جو نفقہ حج کے لئے ہو وہ مامور کو بخشش نہ کرے کیونکہ وہ مامور کی ملکیت ہو جائے گا تو اس سے آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ نفقہ میں آمد و رفت کا کرایہ، خوراک، لباس، بستر، رہائش اور وہ ضروریات سفر شامل ہیں، جو حج کے سفر میں پیش آتی ہیں۔

★ آتے جاتے وقت قافلہ یا جہاز کے انتظار میں اگر رکنا پڑے تو خرچ آمر کے مال سے کرے گا اور اگر اپنی ضروریات سے ٹھہرے تو اپنے مال سے خرچ کرے۔

★ اگر ذی الحجہ سے پہلے مکہ پہنچ جاتے تو آمر کے مال سے بلا اجازت خرچ کرنا جائز نہیں۔ ذی الحجہ شروع ہو جائے تو آمر کے مال میں سے خرچ کرے یہ اس وقت ہے کہ سفر کرنے میں آزاد و خود مختار ہو، اگر حکومتی نظم و نسق کی وجہ سے سفر اپنی مرضی سے نہ کر سکتا ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔

★ مامور سے اگر کوئی جنایت ہو جائے تو دم جنایت اپنے مال سے دے، آمر کے مال سے بلا اجازت دینا جائز نہیں۔

★ مامور حج سے فارغ ہو کر اپنی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے، مگر عمرہ کا خرچ اپنے پاس سے کرنا ہوگا۔

★ احرام باندھنے سے پہلے پہلے آمر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے، احرام باندھنے کے بعد نہیں لے سکتا (فی زمانہ بحالات موجودہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً بندرگاہ یا طیران گاہ سے جہاز روانہ ہونے سے پہلے پہلے لے سکتا ہے جہاز کی روانگی کے بعد نہیں اور یہاں تک کی آمد و رفت کے مصارف مامور آمر سے لے گا۔)

★ حج سے فارغ ہونے کے بعد جو نقد، جنس، کپڑے سامان آمر کے مال

سے بچے وہ آمر یا اس کے ورثاء کو واپس کرنا لازم ہے اگر وہ ہبہ کر دیں تو لینا درست ہے، آمر کے لئے مناسب یہ ہے کہ مامور کو عام اجازت دے دے کہ جس طرح اور جس جگہ چاہے صرف کرے۔

★ اپنے لئے تحفے تحائف و تبرکات آمر کے مال سے لانا بلا اجازت جائز نہیں اسی طرح سفر مدینہ کے اخراجات بھی بلا اجازت آمر کے مال سے لینا درست نہیں۔

★ حج بدل کرنے والا اگر اس حیثیت کا مالک ہے کہ وہ اپنے کام کے لئے نوکر رکھتا ہے تو دورانِ حج وہ خادم رکھے تو آمر سے اس کا خرچ لے سکتا ہے۔

حج کی وصیت

★ جو شرائط حج بدل کے ہیں وہ وصیت کے مطابق حج کرنے والے کے لئے بھی ضروری ہیں۔

★ وصیت صرف تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے۔ اس لئے تہائی مال سے حج کرایا جائے گا۔ چاہے وصیت میں اس کی قید لگائی ہو یا نہ۔

★ اگر تہائی مال میں گنجائش ہو تو میت کے وطن سے حج کرانا چاہیئے، اگر میت نے کسی جگہ کا تعین کر دیا ہو تو وہاں سے کرائے چاہے وہ جگہ مکہ سے قریب ہو چاہے دور، ورنہ جس جگہ سے تہائی مال سے ہو سکتا ہو وہاں سے کرا دے۔ اور اگر مال اتنا کم ہو کہ کسی بھی میقات سے کافی نہ ہو تو وصیت باطل ہے۔

★ اگر میت کا کوئی وطن نہ ہو تو جہاں فوت ہوا وہاں سے حج کرائے، اگر کئی وطن ہوں تو جو وطن مکہ مکرمہ سے قریب ہو وہاں سے کرائے، جو زیادہ دور ہو وہاں سے نہ کرائے۔

★ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ میری طرف سے جو حج کرے اس کو اتنا مال دینا تو اس صورت میں وصی خود حج بدل نہیں کر سکتا۔ اور اگر صرف یہ کہا کہ میری طرف سے حج کرا دینا تو وصی خود بھی اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔

★ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ اس کے مال سے حج کرایا جائے اور حج سے جو مال بچے وہ حج کرنے والے کو دے دیا جائے تو یہ وصیت درست ہے، اور حج کرنے والے کو وہ مال لینا درست ہے۔

★ میت کی طرف سے حج کرنے والا اگر وقوف عرفہ کے بعد مر جائے تو میت کا حج ادا ہو جائے گا۔

★ حج بدل میں آمر یہ اجازت دے دے کہ میقات سے مامور اپنے لئے یا آمر کے لئے یا آمر کے کسی عزیز کے لئے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے، پھر مامور یہ عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے لوٹتے وقت افراد کا احرام باندھ کر آمر کے لئے حج کرے تو یہ بھی جائز ہے، آمر کا حج صحیح ہو جائے گا۔

★ اسی طرح مامور نے آمر کے لئے میقات سے حج افراد کا احرام باندھا اور طواف قدوم کر کے احرام کی حالت ہی میں مدینہ منورہ چلا گیا تو یہ بھی جائز ہے، مدینہ سے واپسی پر طواف قدوم نہ کرے بلکہ نفلی طواف کرے۔ اس دوران ممنوعات احرام سے احتراز کرتا رہے، ورنہ دم دینا ہوگا۔

★ مامور حج بدل میں اگر میقات سے احرام نہ باندھے اور بالا ہی بالا مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے واپسی پر مدینہ کی میقات سے حج افراد کا احرام باندھ کر آئے تو یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔

احصار

★ لغت میں حصار کے معنے منع کرنے اور قید کرنے کے ہیں، اور شرعاً

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن، یا درندہ یا مرض وغیرہ کی وجہ سے عرفات اور طواف دونوں سے یا رکن عمرہ صرف طواف سے روکنا اور جس شخص کو روکا جائے اسے محصر کہا جاتا ہے۔

★ کسی کو مندرجہ ذیل اسباب میں سے اگر کوئی سبب پیش آجائے تو اسے محصر کہا جائے گا۔

(۱) کوئی دشمن خواہ مسلمان ہو یا کافر روک دے (۲) کوئی ایسا درندہ رکاوٹ بن جائے جس کے دفعیہ سے عاجز ہو جائے (۳) قید کر دیا جائے یا حاکم ممانعت کر دے (۴) پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا اتنا لنگڑا ہو جائے کہ چل نہ سکے (۵) سفر کی وجہ سے مرض کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو، خواہ اپنے تجربے سے یا کسی دیندار مسلمان طبیب کے کہنے سے (۶) عورت کے محرم یا شوہر کا راستہ میں مکہ سے مدت سفر کی دوری پر فوت ہو جانا۔ یا ابتداءً ہی احرام باندھنے کے بعد محرم یا شوہر کا موجود نہ ہونا۔ جبکہ مکہ سے تین دن یا زیادہ فاصلہ پر ہوں۔ (۷) سفر خرچ (روپیہ پیسہ) ضائع ہو جائے (۸) سواری ہلاک ہو جائے اگر پیدل چلنے پر قادر ہو تو محصر نہ ہوگا۔ یا پیدل تو چل سکتا ہے مگر ہلاکت کا اندیشہ ہے تو بھی محصر ہو جائے گا۔ (۹) پیدل چلنے سے عاجز ہو جائے اور سواری پاس نہ ہو نہ اتنی رقم ہو کہ سواری کا خرچ برداشت کر سکے۔

(۱۰) مکہ یا عرفات کا راستہ بھول جانا (۱۱) شوہر، بیوی کو حج نفل یا عمرہ سے روک دے جبکہ اس نے احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو

(۱۲) احرام کے بعد عورت پر عدت واجب ہو جائے۔

★ جب یہ امور احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے کسی مرد و عورت کو پیش آئیں تو وہ محصر ہوگا اور وقوف عرفہ کے بعد پیش آئیں تو

محصر شرعی نہ ہوگا۔

★ اگر قارن یا مفرد طواف یا وقوف دونوں میں سے کسی ایک پر قادر ہے تو وہ محصر نہ ہوگا۔

★ اگر وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے روک دیا گیا تو اس کا حج ہوگیا۔ بال منڈا کر احرام کھولدے البتہ جب تک طواف زیارت نہ کرلے گا۔ عورت حلال نہ ہوگی۔ اور طواف زیارت جب چاہے کرسکتا ہے لیکن ایام نحر گذر جانے کے بعد کرے گا تو تاخیر کا دم جرمانہ دینا پڑے گا۔ اور اگر وقوف سے روکا گیا تو جب تک حج کا وقت باقی ہے انتظار کرے جب حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے افعال کرکے حلال ہوجائے۔

★ اگر مکہ مکرمہ میں ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وقوف عرفہ اور طواف زیارت دونوں سے روکدیا جائے تو بھی محصر ہوگا۔ اگر ایک سے رُکا ہے تو محصر نہ ہوگا۔

محصر کا حکم جب امور مذکورہ کی وجہ سے کوئی شرعاً محصر ہو جائے تو یا تو وہ اس امر کے زوال کا انتظار کرے۔ اور حج مل سکے تو حج کرے ورنہ عمرہ کرکے حلال ہوجائے' اور اگر انتظار طویل ہو اور وہ جلد حلال ہونا چاہے تو پھر کسی کو دم یا رقم دے کر حرم میں بھیجے یا مکہ میں کسی کو خط، تار یا کسی ذریعہ سے اطلاع دے، اور وقت و تاریخ متعین کردے، کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں جانور ذبح کردے۔ اب اسے اختیار ہے چاہے وہیں ٹھہرا رہے چاہے گھر لوٹ آئے۔

★ محصر کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈانا شرط نہیں ہے' ذبح کا جو وقت مقرر کیا ہے اس روز ذبح کردینے سے ہی حلال ہو جائے گا۔

★ اگر حج یا عمرہ کے احرام میں ہے تو ایک دم بھیجے اگر قارن ہے تو

دو دم بھیجے، قارن ایک دم سے حلال نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ دونوں احراموں سے ایک دفعہ ہی حلال ہوتا ہے۔

★ دم احصار کا ایام نحر میں ہونا شرط نہیں حرم میں ہونا شرط ہے، ہاں اگر کسی ایسی جگہ محصور ہو جہاں سے حرم تک دم پہنچانا ممکن نہ ہو، تو ایسی حالت میں حرم سے باہر بھی ذبح کر کے حلال ہونے کی گنجائش ہے۔ (مگر میرا خیال ہے کہ آج کل ذرائع مواصلات کی ترقی نے اس کو ممکن بنادیا ہے آدمی دُنیا کے کسی خطہ میں ہو، ڈاک، تار، فون وغیرہ کے ذریعہ ایسا انتظام ہوسکتا ہے کہ حرم ہی میں ذبیحہ کا انتظام کیا جاسکے۔ اس لئے حرم ہی میں ذبیحہ کرلے۔)

زوال احصار کے بعد حج یا عمرہ کی قضا

احصار دور ہونے کے بعد جس چیز کے احرام سے بذریعہ ذبح دم حلال ہوا تھا اس کی قضا واجب ہے۔ مثلاً احرام حج سے حلال ہوا تھا تو قضا میں ایک حج اور ایک عمرہ کرنا واجب ہوگا۔ بشرطیکہ حج کا وقت نکل گیا ہو۔ اور احصار والے سال حج نہ کر سکا ہو اور اگر ابھی اس سال کا حج نہ ہوا اور اسی سال دوبارہ احرام باندھ کر حج کرلیا تو قضا کی نیت ضروری نہیں اور عمرہ کرنا بھی واجب نہ ہوگا۔

★ اور اگر قران کے حج سے حلال ہوا تھا تو اس پر ایک حج اور دو عمرے قضا کرنے واجب ہوں گے، اور اس کو اختیار ہوگا کہ یہ حج قضا قران کرے اور ایک عمرہ بعد میں کرلے۔ یا حج علیحدہ کرلے اور دو عمرے علیحدہ علیحدہ کرلے اور یہ صورت بھی اسی وقت ہے جب احصار کے سال قِران نہ کر سکے، اگر اسی سال کرلے تو صرف حج کے ساتھ کئے جانے والا عمرہ قِران ہی واجب ہوگا، عمرہ قضا واجب نہیں ہوگا۔

★ اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا ہے تو صرف ایک عمرہ ہی کرنا ہوگا جس وقت چاہے عمرہ کر سکتا ہے۔

★ اگر حج نفل کے احصار کی وجہ سے حلال ہوا تھا تو اگر اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت ضروری نہیں لیکن اگر دوسرے سال کیا تو قضا کی نیت واجب ہوگی۔ اور حج فرض کی صورت میں قضا کی نیت واجب نہیں چاہے کبھی کرے۔

★ وجوب قضا ہر مُحصَر پر ہوتا ہے خواہ حج فرض ہو، نفل ہو، اپنا ہو یا حج بدل حج صحیح ہو یا فاسد، حاجی آزاد ہو یا غلام۔ البتہ غلام پر قضا آزاد ہونے کے بعد واجب ہوگی۔

★ اگر محصر کے پاس نہ جانور ہے نہ اتنا روپیہ ہے کہ اس سے جانور خرید جا سکے یا جانور اور روپیہ تو موجود ہے لیکن کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جس کے ذریعہ جانور یا قیمت بھیج کر دم ذبح کرائے تو وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک حرم میں ذبح نہ کرائے یا جاکر عمرہ نہ کرے۔ جب تک ان دونوں کاموں میں سے کوئی ایک کام نہ کریگا ہمیشہ محرم رہیگا۔

★ مشہور مذہب تو یہی ہے کہ احصار کے دم کے عوض میں روزہ رکھنا یا صدقہ دینا کافی نہیں مگر امام ابی یوسف رحمتہ اللہ علیہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بھی کافی ہے یا صدقہ نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھے تو بھی کافی ہو جائے گا۔

حج کا فوت ہوجانا

★ حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک

ایک سیکنڈ کے لئے بھی وقوف عرفہ نہیں کیا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر ۹ ذی الحجہ کے زوال سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت جان کر، بھول کر، خوشی سے، زبردستی، ہوش میں یا بیہوشی میں، پیدل سوار، موٹر میں، جہاز میں، ٹہلتے ہوئے، دوڑتے ہوئے، غرض کسی صورت میں اور کتنے ہی کم وقفے کے لئے میدان عرفات میں وقوف یا مرور ہو گیا تو حج پورا ہو گیا۔

★ حج کسی عذر سے یا بلا عذر سے فوت ہو جائے تو حج کے باقی افعال ترک کر دے، اور اسی احرام سے عمرہ کے افعال یعنی طواف وسعی کر کے احرام کھول دینا واجب ہے۔

★ جس کا حج فوت ہو جائے اس پر طواف صدر اور قربانی واجب نہیں ہوتی۔

★ اگر مفرد کا حج فوت ہو جائے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے تو اس پر صرف حج کی قضا واجب ہے عمرہ اور دم قربانی واجب نہیں۔ نہ طواف صدر واجب ہے۔

★ اگر قارن تھا، اور حج فوت ہونے سے پہلے عمرہ نہ کر سکا تھا تو اب پہلے عمرہ کا طواف وسعی کرے۔ اس کے بعد طواف وسعی حج کے فوت ہونے کی کر کے سر منڈا کے حلال ہو جائے۔ اس پر صرف حج کی قضا واجب ہو گی، دم قران ساقط ہو جائے گا۔ حج قضا کے ساتھ عمرہ بھی واجب نہ ہو گا۔

★ اگر متمتع تھا تو حج فوت ہونے کی وجہ سے تمتع بھی ساقط ہو گیا۔ اب عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور قضا صرف حج کی کرے۔

★ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ ہر وقت

جائز ہے۔ ان ایام میں حرام ہے، اگر ان ایام میں کوئی عمرہ کرلے تو عمرہ تو ہو جائیگا مگر گنہگار ہوگا۔

★ حج کی قضا چار باتوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

(۱) وقوف عرفہ فوت ہو جائے (۲) احصار پیش آجائے (۳) جماع سے حج کو فاسد کردے اور (۴) حج کا احرام باندھنے کے بعد احرام چھوڑ دے۔

ممنوعات احرام وحرم

یعنی

جنایات کا بیان

★ جنایات، جنایت کی جمع ہے لغت میں جنایت خطا اور تقصیر کو کہتے ہیں اور حج کے سلسلہ میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا احرام یا حرم کی وجہ سے ارتکاب ممنوع ہو۔

★ احرام کی جنایات آٹھ ہیں۔

(۱) خوشبو استعمال کرنا (۲) سلا ہوا کپڑا پہننا (۳) سر اور چہرہ ڈھانکنا (۴) بال دور کرنا یا اپنے بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔

(۵) ناخن کاٹنا (۶) جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ بوس وکنار کرنا

(۷) واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا اور (۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

★ حرم کی دو جنایات ہیں

(۱) حرم کے جانور کو شکار کرنا یا تکلیف پہنچانا (۲) حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا۔

ان سب کے ترتیب وار بیان سے پہلے بعض قواعد کلیہ سمجھ لینے چاہئیں جنایات کے بیان میں ان سے کافی مدد ملے گی۔

قاعدہ ۱:۔ جنایت کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور اسی فعل کو کامل طور سے کیا جائے، تو دم کا وجوب حتمی طور سے متعین ہے۔ اور اگر بلا عذر ناقص طور سے ارتکاب کرے تو صدقہ کا وجوب حتمی ہے اگر عذر کی وجہ کامل طور پر ارتکاب کرے تو دم۔ صدقہ یا روزہ تینوں میں سے کوئی ایک جزا بطور اختیار واجب ہے، جو چاہے ادا کرے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور پر ارتکاب کیا تو روزہ وصدقہ میں سے ایک واجب ہے، جو چاہے ادا کرے۔

قاعدہ ۲:۔ حرم کی جنایات اور خشکی کے شکار کی جزا میں اختیار ہے کہ اس کی قیمت کا جانور ذبح کر دے بشرطیکہ اس قیمت میں جانور آسکتا ہو، یا اس کی قیمت صدقہ کر دے یا اس کے بجائے روزے رکھے۔

قاعدہ ۳:۔ قارن پر عمرہ ادا کرنے سے پہلے جنایت احرام میں دو جزائیں ہوتی ہیں اور مفرد پر ایک البتہ قارن اگر میقات سے بلا احرام گذر جائے تو اس پر بھی ایک جزا واجب ہوگی۔

قاعدہ ۴: جس جگہ جزا میں دم کا لفظ بولا جائے اس سے مراد ایک بکری، بھیڑ وغیرہ یا گائے وا ونٹ وغیرہ کا ساتواں حصہ ہوتا ہے! ور اس میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

بدنہ: جہاں بولا جاتا ہے اس سے پوری گائے یا اونٹ وغیرہ مراد ہوتا ہے اور بدنہ کی قربانی صرف دو جنایتوں میں واجب ہوتی ہے

(۱) حیض نفاس یا غسل کی حالت میں طواف زیارت کرنا۔
(۲) وقوف عرفہ کے بعد حلق سے پہلے جماع کرنا۔

اور جہاں لفظ صدقہ مطلق بولا جاتا ہے اس سے صدقۃ الفطر کی مقدار یعنی پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت مراد ہوتی ہے۔

★ بعض جگہ مطلق صدقہ کے بجائے کہا جاتا ہے "کچھ صدقہ کر دے" اس میں مٹھی بھر غلہ، یا اس کی قیمت یا ایک روٹی یا ایک دو قرش نقد بھی کافی ہوتا ہے۔

البتہ کپڑا پہننے، خوشبو لگانے، ناخن کاٹنے اور بال مونڈنے کی جزا میں جہاں صدقہ کا ذکر ہے اس سے چھ مساکین کو تین صاع گندم دینا مراد ہے، اور وہ اس صورت میں ہے جبکہ جنایت کاملہ بعذر ہو (ایک صاع اسی تولے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے)

قاعدہ ۵:۔ ممنوعات احرام کا معاملہ عبادات سے مختلف ہے، اس میں بھول چوک، عذر بلا عذر ہر حال میں جزا لازم ہوتی ہے۔ احکام احرام کے خلاف کوئی جنایت خواہ ناواقفیت سے ہو یا بھول چوک سے ہو، خوشی سے ہو یا کسی کی زبردستی سے، جاگتے میں یا سوتے میں، ہوش کی حالت میں چاہے بے ہوشی کے عالم میں اور نشہ کی حالت میں، تنگدستی اور مجبوری سے خود کرے یا دوسرے سے کرائے ہر حالت میں جزا واجب ہوتی ہے اور اس تفصیل میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں، صرف دو فرق ہیں، ایک تو یہ کہ خطا و نسیان یا عذر سے خلاف ورزی کرنے میں گناہ نہیں ہوتا صرف جزا

لازم ہوتی ہے اور بلا عذر کرنے میں گناہ بھی لازم ہوتا ہے اور جزا بھی واجب ہوتی ہے۔ جیسے والا بلا عذر اس گھمنڈ میں جنایت کرے کہ قربانی دے دیگا تو وہ سخت گنہگار ہوگا اور اس کا حج بھی مبرور نہیں ہوگا۔

دوسرا فرق یہ ہے بلا عذر خلاف ورزی کی صورت میں جو جزا مقرر کی گئی ہے وہ ہی واجب ہوتی ہے۔ اس کے بدلے میں روزے رکھنا کافی نہیں ہوتا اور جو عذر سے کی جائے تو اس میں سہولت اور اختیار ہے۔

قاعدہ ۲:۔ واجبات حج اگر بلا عذر چھوٹ جائیں تو جزا واجب ہوتی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوٹ تو جزا واجب نہیں ہوتی۔

شرائط وجوب جزا جزا واجب ہونے کے لئے اسلام، عقل اور بلوغ شرط ہے، کافر، پاگل اور نابالغ پر جزا واجب نہیں ہوتی نہ اس کے ولی پر واجب ہوتی ہے، البتہ اگر احرام باندھنے کے بعد پاگل ہوا اور پھر اچھا ہو گیا گو کئی سال بعد اچھا ہوا ہو، تو ممنوعات احرام کی جزا اس پر واجب ہوگی۔

اعذار شرعی جنایات کے سلسلہ میں شرعی عذر یہ ہیں۔

(۱) ہر قسم کا بخار (۲) سخت سردی (۳) سخت گرمی (۴) زخم، پھوڑے پھنسی کا ہو، چوٹ کا ہو۔ یا ہتھیار کا (۵) درد، سر کا یا آدھے سر کا (۶) سر میں کثرت سے جوئیں پڑ جانا (۷) پچھنے لگوانا (۸) مرض یا سردی سے ہلاک ہونے کا ظن غالب ہونا (۹) جنگ کے لئے ہتھیار لگانا۔

★ خطا، نسیان، مسئلہ سے ناواقفی، بیہوشی، نشہ، نیند اور مفلسی شرعی اعذار نہیں۔

★ جنایات کی جزا اور کفارات فوراً ادا کرنا تو واجب نہیں۔ البتہ جلد ادا کرنا افضل ہے۔ اور اخیر عمر میں کہ موت کا ظن غالب ہو اس وقت ادا کرنا واجب ہے اس وقت تاخیر کی تو گناہ ہوگا۔ اور وصیت کرنی واجب ہوگی۔ اگر وارث بلا وصیت جزا ادا کر دیں تو ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ وارث جزا میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔

★ اب ترتیب وار احرام کی جنایات بیان کی جاتی ہیں۔ اور جنایات کاملہ وناقصہ کی تفصیل بھی جنایات کے تحت اپنے اپنے موقعہ پر آئے گی۔

۱۔ خوشبو استعمال کرنا

★ ہر وہ چیز خوشبو ہے جس کی بو خوشگوار اور اچھی ہو، اور اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو، اور اہل عقل اسے خوشبو شمار کرتے ہوں، جیسے مشک، کافور، گلاب، صندل، ورس، کسم، زعفران، حنا، لوبان، بنفشہ، چنبیلی، بیلا، نرگس، چمپا تل کا تیل، زیتون کا تیل، خطمی، اگر، عود، عنبر اور دیگر عطریات وخوشبویات۔

★ پھول اور خوشبو دار پھل سونگھنے سے کوئی جزا واجب نہیں ہوتی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اسی طرح عطار کی دکان پر بھی بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ خوشبو سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے۔

★ کسی ایسے مکان میں داخل ہوا جہاں دھونی دی گئی تھی اور اس

کی وجہ سے کپڑے سے خوشبو آنے لگی تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ خوشبو کا کوئی جز کپڑے سے نہ چمٹ گیا ہو۔

★ احرام باندھنے سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کی خوشبو کتنے ہی دن باقی رہے اس کا کوئی حرج نہیں۔

★ جس طرح کپڑے اور بدن پر خوشبو لگانا منع ہے۔ اسی طرح خوشبو کا کھانا بھی منع ہے۔ البتہ خوشبو ڈال کر پکایا ہوا کھانا منع نہیں۔ مگر پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

★ اگر خوشبو ملا کھانا پکا ہوا نہ ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خوشبو کی چیز غالب ہے گو خوشبو نہ بھی آتی ہو تو دم واجب ہوگا اور اگر وہ چیز مغلوب ہے تو صدقہ ہے نہ دم، اگر خوشبو خوب آتی ہو، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

★ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ وغیرہ میں اگر خوشبو غالب ہے تو دم ہے، مغلوب ہے تو صدقہ، لیکن اگر ایک مجلس میں کئی مرتبہ پیا تو دم واجب ہوگا۔

★ لیمن، سوڈا، شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو بحالت احرام پینا جائز ہے اور اگر خوشبو ملی ہوئی ہو گو برائے نام ہو پی جائے تو صدقہ واجب ہوگا لیکن ایک ہی مجلس میں کئی بار پئے تو دم واجب ہوگا۔

★ خوشبو دار مرہم یا بام وغیرہ جس میں خوشبو غالب ہو اور وہ پکی ہوئی نہ ہو زخم پر لگائی تو صدقہ واجب ہے اور اگر وہ زخم بڑے عضو کی برابر ہے تو دم واجب ہوگا۔

★ تل اور زیتون کا تیل بطور دوا لگانے اور کھانے سے کچھ واجب نہیں، خوشبو کے طور پر استعمال کرنے سے جزا واجب ہوگی بڑا عضو ہو تو دم ورنہ صدقہ۔

★ دار چینی وگرم مصالحہ کھانے میں ڈال کر پکانا اور کھانا جائز ہے۔ کھانے میں اور پتے بھی دار چینی وغیرہ ڈال کر کھانے سے کچھ لازم نہ آئے گا۔

★ چربی، گھی، روغن بادام، کڑوا تیل کھانا اور لگانا جائز ہے۔

★ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا بھی جائز ہے۔ خوشبودار ہو تو صدقہ ہے اگر دو مرتبہ سے زائد لگایا تو دم واجب ہوگا۔

★ خوشبودار تیل پھولوں سے بنا ہو یا اسینس وغیرہ ڈال کر بنایا ہو، ایک حکم ہے، بڑے عضو پر لگانے سے دم، چھوٹے عضو پر لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

★ جو اشیاء خود خوشبو ہوں وہ دوا کے طور پر لگائی جائیں تب بھی جزا ہوتی ہے

★ پان میں لونگ الائچی کھانے سے کوئی جزا نہیں البتہ مکروہ ہے خوشبودار تمباکو کا بھی یہی حکم ہے، مگر کتب فقہ کی بعض عبارات سے دم لازم آنے کا اشارہ نکلتا ہے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ نہ کھائے! اسی طرح خوشبودار صابن بھی استعمال نہ کرے۔ اس کے ایک مرتبہ استعمال سے صدقہ ہوگا اور کئی مرتبہ کے استعمال سے دم!

★ خوشبو کا استعمال، بدن، لنگی، چادر، بستر اور سب کپڑوں میں ممنوع ہے، خوشبودار خضاب، دوا بھی ممنوع ہے، خوشبودار چیز سے بدن یا سر دھونا بھی ممنوع ہے۔

★ حالت احرام میں خوشبو استعمال کرنے کے معاملے میں عورت و مرد یکساں ہیں۔

★ عاقل بالغ محرم نے کسی سارے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، پنڈلی، ہاتھ، داڑھی، ہتھیلی، ران وغیرہ پر خوشبو لگائی تو دم واجب ہوگا چاہے لگاتے ہی فوراً دور کردی ہو، اور اگر بڑے عضو کے کچھ حصہ پر یا چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا۔ اور یہ چھوٹے بڑے عضو کا امتیاز اس وقت ہے جبکہ خوشبو کم

ہو، اگر خوشبو زیادہ ہے تو چھوٹے عضو پر لگانے سے بھی دم ہوگا بقوڑے زیادہ کا مدار عرف پر ہوگا، اور کوئی عرف نہیں تو پھر جسے دیکھنے والا یا لگانے والا زیادہ سمجھے وہ زیادہ اور جسے کم سمجھے وہ کم ہوگی۔

★ اگر ایک جگہ بیٹھ کر سارے بدن پر خوشبو ملی تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر بدن کے مختلف حصّوں پر لگائی تو ہر حصّے کے لئے الگ الگ دم ہوگا۔

★ بدن پر متفرق طور سے خوشبو لگائی اگر ان کا مجموعہ بڑے عضو کی برابر ہو جاتے تو دم ہوگا ورنہ صدقہ

★ اگر ایک محرم دوسرے محرم کے خوشبو لگائے تو لگوانے والے پر جزا ہوگی۔ لگانے والا فعل حرام کا مرتکب ہوگا۔ اسپر کوئی جزا نہ ہوگی۔

★ عورت اگر پوری ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دم واجب ہوگا اسی طرح ساری داڑھی پر مہندی لگانے سے بھی دم واجب ہوگا، مرد اگر ہاتھ وغیرہ پر مہندی لگائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

★ اگر کپڑے پر خوشبو لگائی یا خوشبو لگا کپڑا پہنا اور وہ خوشبو ایک مربع بالشت میں یا اس سے زائد جگہ پر لگی ہوئی ہے اور پہننے کی مدت ایک پورا دن یا ایک پوری رات ہو تو اس پر دم واجب ہوگا۔ اور اگر بالشت سے کم ہو یا پورا دن یا پوری رات سے کم وقت تک پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔

★ آدھی رات سے آدھا دن تک یا آدھے دن سے آدھی رات تک کا وقفہ پورا دن، یا پوری رات شمار ہوگی۔

★ اگر اس مدّت مذکورہ تک کپڑا پہننے کی وجہ سے دم دے دیا مگر کپڑا نہیں اُتارا تو دوسرا دم دینا ہوگا۔ اور اگر دم نہیں دیا اور کئی روز پہنکر پھر اُتارا تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔

★ اگر پورے سر یا چوتھائی سر پر پتلی مہندی کا لیپ کیا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر گاڑھی لگائی تو دو دم واجب ہوں گے، جبکہ پورے دن یا پوری رات لگائے رکھی ہو، اگر دن رات سے کم مدت تک لگائے رکھی تو ایک دم اور ایک صدقہ واجب ہوگا۔

② سِلا ہوا کپڑا پہننا

★ انسانی بدن یا کسی عضو کی ہیئت پر سلا ہوا یا بُنا ہوا، یا چپکا کر، یا پن وغیرہ لگا کر تیار کیا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں مرد کے لئے ممنوع ہے۔

★ ایسا ممنوع کپڑا پہننے کے عام طریقہ کے مطابق پورے ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم واجب ہے، اس سے کم مدت میں صدقہ واجب ہے۔ اگر ایک گھنٹے سے کم عرصے تک پہنا تو ایک مٹھی گندم دیدے۔

★ کرتہ کو چادر کی طرح لپیٹ لیا یا لنگی کی طرح باندھ لیا یا شلوار کو لپیٹ لیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ سلے ہوئے کپڑے پہننے کا جو طریقہ ہے اس کے خلاف پہننے سے جزا لازم نہ ہوگی۔

★ چوغہ، عبا و قبا صرف مونڈھے پر ڈال لی نہ بٹن لگائے نہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے تو اس سے بھی کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن یہ طریقہ مکروہ ہے۔ اگر بٹن لگائے یا ایک ہاتھ آستین میں ڈال لیا تو کفارہ لازم ہوگا۔

★ چادر کو رسی سے باندھنے سے بھی کچھ واجب نہ ہوگا لیکن یہ طریقہ بھی مکروہ ہے، اسی طرح چادر میں پن لگانا بھی درست نہیں۔

★ ہمیانی (کپڑے یا چمڑے کی پیٹی) احرام کے نیچے یا اوپر باندھنے میں کوئی حرج نہیں، گلے میں بستہ وغیرہ لٹکانا بھی درست ہے۔

★ بخار کی وجہ سے کپڑا پہنا، اور بخار اُتر گیا مگر کپڑا نہیں اتارا، اور دوسرا بخار چڑھ گیا یا اور کوئی مرض پیدا ہو گیا تو دوسرا کفارہ واجب ہوگا۔ مطلب یہ کہ ہر مرض علیحدہ سبب شمار ہوگا۔

★ اگر تیسرے دن کا بخار جاڑا آتا ہے، یا کوئی دشمن مقابلہ پر ہے اور اس کی وجہ سے روز کپڑا پہننا اتارنا پڑتا ہے تو یہ ایک ہی سبب شمار ہوگا۔ اور ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ اگر کوئی دوسرا بخار آگیا یا دوسرا دشمن مقابلہ پر آگیا تو اس کی وجہ سے دوسرا کفارہ واجب ہوگا۔

★ اگر ایک ہی ضرورت کی وجہ سے یا بلا ضرورت کئی کپڑے ایک ہی وقت یا متفرق اوقات میں ایک رات یا دن پہنے تو ایک ہی جزا واجب ہوگی۔ اور اگر ایک کپڑا ضرورت سے اور دوسرا بلا ضرورت پہنا تو دو جزا واجب ہونگی۔

★ ایک ہی ضرورت سے مراد ایک وقت کی ضرورت ہے چاہے ضرورت مختلف قسم کی ہوں۔ مثلاً دردِ سر کی وجہ سے عمامہ یا رومال باندھا، سردی کی وجہ سے کرتہ پہنا، پھنسیوں کی وجہ سے موزہ پہنا، اور ایک دن میں یہ تینوں چیزیں استعمال کی جائیں تو ایک ہی جزا واجب ہوگی۔ ہاں ایک ضرورت ختم ہوگئی اور اس کے بعد دوسری ضرورت کے لئے دوسرا کپڑا پہنا تو جزا واجب ہوں گی۔

★ موزے اور ایسا جوتا جس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے پہننا منع ہے، ایک دن یا رات دن جتنی مدت پہنے رہنے سے دم اور اس سے کم مدت میں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

③ سر اور چہرہ ڈھانکنا

★ مرد کے لئے احرام میں سر اور منہ دونوں کا ڈھانکنا ممنوع ہے اور عورت کے لئے صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے۔ اس لئے اگر احرام کی حالت میں سارا یا چوتھائی سر یا داڑھی ایسی چیز سے ڈھانکی جس سے عادتاً ڈھانکا جاتا ہے جیسے عمامہ، ٹوپی، رومال، چادر، رضائی، کمبل، سِلا یا بے سلا کپڑا، وغیرہ اس سے جزا واجب ہوگی، اس میں بھول چوک، ناوانستہ، دانستہ، عذر بلا عذر، خوشی، زبردستی، خود یا غیر کسی صورت سے ہو، ہر حال میں جزا ہے۔

★ اگر ایک دن یا ایک رات پورا یا چوتھائی سر، یا چہرہ کپڑے سے ڈھانکا تو دم واجب ہوگا، اور اگر چوتھائی سے کم یا ایک دن، یا ایک رات سے کم مدت تک ڈھانکا تو صدقہ واجب ہوگا۔

★ اگر سر کو خلاف عادت معمولی چیزوں سے ڈھانکا جیسے طشت، رکابی، ٹوکرا، لکڑی شیشہ وغیرہ۔ تو اس سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔

★ محرم کے سوتے ہوئے کسی اور نے سر یا چہرہ ڈھانپ دیا، تو اگر بلا عذر ایسا کیا تو دم حتمی واجب ہوگا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے کیا تو اختیاری جزا ہوگی۔ اور یہ دم محرم کے ذمہ ہے۔

④ بال مونڈنا یا کترنا

★ بال مونڈنے، کترنے، اکھاڑنے، کسی دوا سے صاف کرنے یا جلا لے سب کا ایک حکم ہے جزا میں کوئی فرق نہیں، اور پھر خود مونڈے یا

منڈواتے، قصداً ہو یا بھول سے خوشی سے ہو یا زبردستی سب میں جزا ہے۔

★ چوتھائی سر یا داڑھی، کے بال دور کرنے میں دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ!

★ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک پورا انگل کے برابر کٹائے تو دم ہے اس سے کم میں صدقہ۔

★ تمام گردن، ایک پوری بغل یا زیر ناف کے بال میں دم ہے' ان سے کم ہوں تو صدقہ'

★ تمام سینہ، تمام ران، تمام پنڈلی، یا دونوں لبوں کے بال کتروائے تو صدقہ ہے۔

★ پچھنے لگوانے کی جگہ بال مونڈ کر پچھنے بھی لگوائے تو دم ہے اور صرف بال مونڈے تو صدقہ ہے!

★ ایک ہی مجلس میں سر، داڑھی اور دونوں بغل اور تمام بدن کے بال منڈوانے سے ایک ہی دم واجب ہوگا اور اگر مختلف مجلسوں میں منڈائے تو ہر مجلس کا حکم علیحدہ ہوگا اور ہر ایک کی جزا مستقل ہوگی۔

★ کھانا پکانے وقت بال جل جائیں تو صدقہ دے' اور اگر کسی مرض کی وجہ سے بال جھڑ جائیں یا سوتے میں جھڑ جائیں تو کچھ واجب نہیں۔

★ وضو کرنے یا کسی اور وجہ سے سر یا داڑھی کے تین بال گر جائیں تو ایک مٹھی گندم صدقہ دے اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم دے۔ اور اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقہ دے۔

★ ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر مونڈ دیا تو مونڈنے والا

صدقہ دے۔ منڈوانے والے پر دم واجب ہوگا۔

★ اگر محرم حلال کا سر مونڈے تو حلال پر کچھ نہیں محرم تھوڑا سا صدقہ دے اور اگر حلال نے محرم کا سر مونڈا تو محرم دم دے۔ اور حلال پر صدقہ ہے۔

★ آنکھوں کے پڑبال دور کرنا جائز ہے اس سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔ محرم نے محرم یا حلال کی مونچھ کاٹی یا ناخن کاٹا تو محرم جو چاہے صدقہ کردے۔

⑤ ناخن کاٹنا

★ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں، یا دونوں ہاتھ، یا دونوں پاؤں، یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ایک دم لازم ہوگا۔ اور اگر چاروں اعضاء کے چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دم لازم ہونگے۔

★ اگر پانچ ناخن سے کم کاٹے، یا پانچ ناخن متفرق کاٹے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا۔

★ ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ اگر اپنا ہاتھ مع انگلیوں کے ناخن سمیت کاٹ ڈالا تو نہ دم ہے نہ صدقہ۔

⑥ جماع وغیرہ کرنا

★ احرام کی حالت میں وقوف عرفہ سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد ہو جاتا ہے۔ یہ صحبت دونوں راستوں میں سے کسی میں بھی ہو، اور انزال ہو یا نہ ہو، خوشی سے ہو یا زبردستی سوتے میں ہو یا جاگتے میں، قصداً ہو یا بھول کر، عذر سے ہو یا بلا عذر، ہر صورت میں حج فاسد ہو جائے گا اور

دم واجب ہوگا۔ اگر دونوں محرم تھے تو دونوں پر ایک ایک دم ہوگا اور بکری وغیرہ کافی ہوگی۔ حج کے باقی افعال پورے کرنے ہونگے، ممنوعات احرام سے بچنا ہوگا۔ اس دوران کوئی جنایت ہوگئی تو اس کا کفارہ واجب ہوگا۔ اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہوگی۔ حج چاہے فرض ہو یا نفل بلا افعال حج کئے احرام سے نہیں نکلے گا۔

★ اگر وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے اور طواف زیارت سے قبل جماع کیا تو حج تو فاسد نہیں ہوا مگر ایک بُدنہ (پورا اونٹ یا پوری گائے) واجب ہوگا۔ بکری کافی نہ ہوگی۔

★ اور اگر سر منڈانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے یا طواف زیارت کے بعد سر منڈانے سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہوگا۔ حج فاسد نہ ہوگا۔

★ شہوت کے ساتھ عورت یا لڑکے کو چھونا، لپٹانا، بوسہ لینا، یا دونوں راستوں کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کی حرکت کرنا، ان سب سے دَم واجب ہوگا، انزال ہو یا نہ، البتہ حج فاسد نہیں ہوگا۔

★ احتلام سے یا محض شہوت کی نظر سے دیکھنے یا تصور کرنے سے انزال ہو جائے تو کچھ لازم نہ ہوگا۔

★ جلق سے انزال ہو جائے تو دَم واجب ہوگا۔ ورنہ نہیں اور حج بھی فاسد نہ ہوگا۔

★ قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ سے پہلے اگر جماع کیا تو حج وعمرہ دونوں فاسد ہوگئے، دم قِران ساقط ہوگیا حج وعمرہ کی قضا کرے اور دو دم دے۔ اس حج وعمرہ کے باقی افعال بھی پورے کرنے لازم ہوں گے۔

★ اور اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے اور طواف زیارت سے پہلے صحبت کی تو حج وعمرہ تو فاسد نہیں ہوئے، مگر ایک بُدنہ اور ایک بکری واجب ہوگئی اور دم قِران بھی دینا ہوگا۔

اور اگر سر منڈانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو دو دم ہونگے، مگر بعض علمار نے ایک بکری اور ایک بُدنہ لازم ہونے کا حکم فرمایا ہے۔

★ اگر قارن نے طواف عمرہ کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہوا حج فاسد ہوگیا، دو بکری واجب ہوں گی اور حج کی قضا بھی واجب ہوگی۔

★ اگر عمرہ میں طواف کے چار پھیرے پورے کرنے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد ہوگیا، ایک بکری واجب ہوگئی عمرہ کے باقی افعال پورے کرکے حلال ہو، اور عمرہ کی قضا کرے۔ اور اگر چار پھیرے کے بعد کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہوا مگر ایک بکری واجب ہوگئی۔

★ عمرہ والے نے طواف کے بعد سعی سے پہلے یا طواف وسعی کے بعد سر منڈانے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہوگا مگر ایک دم واجب ہے۔

⑦ واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا

★ پورا یا اکثر طواف زیارت اگر بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا۔ اگر آدھے سے کم طواف زیارت یا طواف قدوم، طواف وداع یا طواف نفل بلا وضو کیا تو ہر پھیرے کے عوض نصف صاع گندم واجب ہے، اگر سب پھیروں کا صدقہ (باعتبار قیمت) دم کے برابر ہو جائے تو کچھ تھوڑا سا

کم کر دے۔ اور اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف کا اعادہ کر لیا تو کفارہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔

★ ہر قسم کے طواف کے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

★ اگر پورا یا اکثر طوافِ زیارت غسل کی حالت میں ہوتے ہوئے کیا تو ایک بدنہ لازم ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر طواف اگر اس حالت میں کیے تو ایک بکری (ہر طواف) میں لازم ہوگی۔ اور ان سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ اعادہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

★ جو طواف حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں کیا جائے اس کا اعادہ واجب ہے، اور بے وضو کئے ہوئے کا اعادہ مستحب ہے ایسے طوافوں کے ساتھ اگر سعی کر چکا ہے تو سعی کا اعادہ نہ کرے۔

★ اگر طوافِ زیارت ناپاکی کی حالت میں کیا اور طواف وداع پاک ہو کر کیا تو یہ طواف طواف زیارت ہو جائے گا۔ بشرطیکہ طواف وداع ۱۰ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کے اندر کیا ہو، اور طواف وداع کا دم واجب ہوگا اور اگر ان تاریخوں کے بعد کیا تب بھی طواف زیارت کے قائم مقام ہو جائے گا مگر دو دم واجب ہوں گے ایک طواف زیارت کی تاخیر کا دوسرا طواف وداع چھوڑنے کا ہاں اس کے بعد اگر اور طواف وداع کر لیا تو ایک دم ساقط ہو جائے گا۔

★ طواف زیارت ایام نحر میں بے وضو کیا اور انھیں دنوں میں طواف وداع باوضو کر لیا تو یہ طواف زیارت ہو جائے گا لیکن اگر ایام نحر کے بعد کیا تو یہ طواف زیارت کے قائم مقام نہ ہوگا بلکہ دم واجب ہوگا۔

★ عمرہ کا طواف حیض نفاس، ناپاکی یا بے وضو کی حالت میں کیا چاہے ایک ہی چکر ایسی حالت میں ہوا ہو تو دم واجب ہوگا۔

★ طواف عمرہ میں بدنہ اور صدقہ واجب نہیں ہوتا دم ہی ہوگا اور ناپاکی کی ہر صورت یا تھوڑے بہت کا اس میں کوئی فرق نہیں۔

★ عمرہ کے کسی واجب کے ترک میں بدنہ یا صدقہ واجب نہیں ہوتا لیکن عمرہ کے احرام میں ممنوعات احرام کے ارتکاب سے حج کے احرام کے مثل صدقہ واجب ہوتا ہے۔

★ طواف زیارت پورا یا چار چکر چھوڑ دے تو ساری عمر عورت سے صحبت حلال نہیں ہوگی۔ اور عورت کے حق میں احرام باقی رہے گا، اس احرام سے آکر طواف کرنا واجب ہوگا۔ بدل دینا کافی نہ ہوگا۔ جب طواف کرلیگا تب اس کے لئے عورت حلال ہوگی، اس دوران جتنی مرتبہ مجلس بدل کر صحبت کرے گا اتنے ہی دم واجب ہوں گے۔

★ طواف قدوم یا طواف وداع کا ایک چکر یا دو تین چکر ترک کئے تو ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا، اگر چار چکر یا زیادہ ترک کردیئے تو دم واجب ہوگا۔ اور طواف قدوم بالکل چھوڑ دینے سے کچھ واجب نہ ہوگا لیکن چھوڑنا مکروہ ہے۔

★ اگر پوری سعی یا اس کے اکثر چکر بلا عذر ترک کئے یا بلا عذر سوار ہوکر کئے تو حج تو ہوگیا لیکن دم واجب ہوگا۔ اور اگر ایک یا دو یا تین چکر بلا عذر ترک کئے یا سوار ہوکر کئے تو ہر چکر کے عوض صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ترک کیا یا سوار ہوکر کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا اور پیدل اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

★ میدان عرفات سے اگر غروب سے پہلے نکل گیا تو دم واجب ہوگا. ہاں اگر غروب سے پہلے ہی واپس آگیا تو دم ساقط ہو جائے گا. غروب کے بعد آیا تو نہیں ہو گا۔

★ وقوف مزدلفہ بلا عذر ترک کیا تو دم واجب ہوگا۔ عذر کی وجہ سے کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ اگر چاروں دن کی رمی ترک کر دے. یا ایک دن کی ساری رمی ترک کرے یا ہر رمی کی زیادہ کنکریاں ترک کرے تو ہر صورت میں دم واجب ہوگا. اور اگر ہر روز کی رمی سے کم کنکریاں ترک کر دے تو ہر کنکری کے عوض پورا صدقہ واجب ہوگا۔

★ عمرہ سے حلال ہونے کے لئے اگر حرم سے باہر سر منڈایا تو ایک دم واجب ہوگا. اسی طرح حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے ایام نحر میں حرم سے باہر سر منڈایا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر ایام نحر کے بعد منڈایا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک تاخیر کا ایک حرم سے باہر سر منڈانے کا۔

★ مفرد، قارن، متمتع نے اگر رمی سے پہلے سر منڈایا تو دم واجب ہوگا اسی طرح قارن و متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈایا یا رمی سے پہلے ذبح کیا تو دم واجب ہوگا. کیونکہ قارن و متمتع کے لئے ان تینوں باتوں (رمی و ذبح حلق) میں ترتیب واجب ہے. اس میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو دم واجب ہوتا ہے۔

(۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا

★ خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی پر ہو، ایسے جانور

کا شکار محرم کے لئے ممنوع و حرام ہے، اور جزا واجب ہوگی، دریائی جانور کا شکار محرم کے لئے جائز ہے گو حد حرم میں ہو، اسپر کوئی جزا نہیں۔

★ محرم کے لئے شکار کا بتانا اور اشارہ کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہے، یہ دلالت و اشارت جان بوجھ کر ہو، یا بھول سے، ہر صورت میں جزا واجب ہوگی، دلالت زبان سے بتانے کو کہتے ہیں اور اشارہ میں ہاتھ وابرو کا اشارہ شامل ہے، دلالت و اشارت میں جزا واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) شکاری اشارہ کرنے والے کی تصدیق کرے (تصدیق کے لئے زبان سے یہ کہنا ضروری نہیں کہ تو سچا ہے) تکذیب نہ کرے۔ تکذیب کرنے کے بعد شکار مارا تو محرم پر جزا واجب نہ ہوگی۔

(۲) شکاری کو اس کے بتانے سے پہلے شکار کا علم نہ ہو۔ اور نہ شکار اسے نظر آرہا ہو۔ اگر اسے علم تھا یا شکار نظر آرہا تھا تو محرم پر دلالت کی وجہ سے جزا نہ آئے گی۔ (۳) دلالت و اشارت کے فوراً بعد شکار کو مارنا۔ اگر کچھ دیر کے بعد مارا تو محرم پر جزا نہ ہوگی (۴) بتانے اور اشارہ کرنے کے بعد شکار ہونے تک محرم احرام میں رہے۔ اگر وہ بتانے کے بعد حلال ہوگیا اور بعد میں شکاری نے شکار مارا تو جزا نہ ہوگی۔ (۵) جہاں محرم نے بتایا تھا وہیں شکاری نے شکار مارا یا پکڑا۔ اور اگر کسی دوسری جگہ ملا تو محرم پر جزا نہ ہوگی۔

★ خشکی کا جانور اگر حرام بھی ہو تب بھی اس کے مارنے سے جزا ہوگی۔

★ محرم کسی دوسرے محرم کو اشارہ کرے یا حلال کو دونوں صورتوں میں جزا ہوگی۔

★ ان جانوروں کو مارنے سے جزا واجب نہ ہوگی چاہے حرم میں مارے یا حل میں

★ بھیڑیا، کوا (پہاڑی کوے کے علاوہ)، چیل۔ بچھو۔ سانپ۔ چوہا کتا۔ بلی۔ چیونٹی۔ مچھر۔ مکھی۔ پسو۔ کھٹمل۔ چیچڑی۔ پروانہ۔ گوہ۔ گرگٹ چھپکلی۔ بھڑ۔ نیولا۔ دیگر حشرات الارض اور زہریلے جانور

★ محرم کے لئے بکری، گائے، اونٹ، بھینس، مرغی اور گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے۔ جنگلی بطخ چونکہ شکار ہے اس لئے اس کا ذبح کرنا جائز نہیں۔ پالتو بطخ جائز ہے۔

★ حلال شخص نے حرم سے باہر شکار کیا اور ذبح بھی حلال نے کیا تو اس کا کھانا محرم کے لئے جائز ہے، اگرچہ حلال نے یہ شکار محرم کے لئے ہی کیا ہو بشرطیکہ محرم نے نہ بتایا ہو نہ اشارہ کیا ہو نہ شکار کا حکم دیا ہو۔

★ جہاں کہیں بھینس وغیرہ وحشی ہوں جیسے سوڈان میں۔ تو وہ شکار کے حکم میں ہونگی۔

★ اگر شکار کو زخمی کیا، یا بال و پر اکھیڑے اور جانور مرا نہیں تو جتنا نقصان ہوا وہ دینا ہوگا۔ مثلاً سالم کی قیمت پانچ روپے ہو اور اس حرکت کے بعد اس کی قیمت تین روپے رہ جائے تو دو روپے دینے ہونگے۔

★ جانور کا شکار مقصود نہیں تھا بلکہ اس کی خیر خواہی مقصود تھی لیکن اس کوشش میں جانور زخمی یا ناکارہ ہوگیا یا مر گیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ شکار کا انڈا توڑنے سے انڈے کی قیمت دینی ہوگی بشرطیکہ انڈا گندا نہ ہو، گندا ہو تو کچھ واجب نہیں۔

★ شکار کے نیچے سے انڈا اٹھا کر مرغی کے نیچے رکھ دیا، تو اگر انڈا

خراب ہوگیا تو جزا ہوگی۔ اور اگر بچہ نکل آیا تو کچھ نہ ہوگا۔

★ شکار کو انڈوں کے اوپر سے بھگا دیا اور اس کی وجہ سے انڈے خراب ہوگئے تو جزا واجب ہوگی۔

شکار کی جزا

★ معاملہ فہم منصف مزاج دو مسلمان یا ایک مسلمان شکاری کے علاوہ اس جانور کی قیمت کا اندازہ جو لگائیں وہ اس جانور کی جزا ہوگی۔ قیمت تشخیص کرنے میں امور ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) قیمت کا اندازہ شکار کی جگہ کے لحاظ سے لگایا جائے گا۔ اگر وہ جنگل ہو تو قریبی بستی کا لحاظ ہوگا۔ جہاں وہ شکار فروخت ہو سکتا ہو (۲) قیمت کی تشخیص میں جگہ کے ساتھ ساتھ زمانہ کا لحاظ بھی ضروری ہے کیونکہ زمانہ اور جگہ بدلنے سے قیمت میں بھی فرق ہو جاتا ہے۔ (۳) قیمت لگانے میں پیدائشی حسن و خوبی کا اعتبار ہوگا۔ تعلیم کا اعتبار نہ ہوگا ہاں اگر وہ جانور کسی کا مملوک ہو تو مالک کو اس کی قیمت تعلیم کے لحاظ سے دلائی جائے گی۔ جو جزا کے علاوہ ہوگی۔

★ قیمت کے اندازہ کے بعد شکاری کو اختیار ہے کہ اس قیمت سے ہدی خرید کر حرم میں ذبح کرے، یا گندم خرید کر ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر جہاں چاہے دیدے۔ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار سے کم دینا جائز نہیں یا مسکین کو غلہ دینے کے بجائے (ہر مسکین کی تعداد کے برابر) ایک ایک روزہ رکھے اگر غلہ کی مقدار فطرہ سے کم بچے یا جزا ہی اتنی کم ہو کہ بقدر فطرہ غلہ نہ آسکے تو وہ ایک ہی مسکین کو دے دے یا ایک روزہ رکھ لے۔

★ اس جزا کا اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اپنی اولاد

کو دینا جائز نہیں۔

★ ہدی میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانوریں ہوتی ہیں۔ گوشت میں اختیار ہے چاہے ایک مسکین کو دے یا مختلف مساکین کو۔

★ ہدی اور غلہ پر قادر ہونے کے باوجود بھی روزہ رکھ سکتا ہے اور ایک شکار کی جزا میں ہدی، غلہ اور روزہ تینوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے۔

★ غلہ میں شکار کی قیمت کا اعتبار ہے، اور روزہ میں غلہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

★ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار اور حرام ہے، نہ وہ خود کھا سکتا ہے نہ دوسرا محرم نہ کوئی حلال شخص، یہی حکم حرم کے شکار کا ہے خواہ محرم ذبح کرے یا حلال۔

★ اگر حلال نے شکار کیا اور محرم نے ذبح کیا۔ یا محرم نے شکار کیا اور حلال نے ذبح کیا تو بھی وہ مردار اور حرام ہے۔

جوں اور ٹڈی کی جزا

★ جوں پکڑ کر مارنا، یا اس نیت سے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا دھونا کہ جوئیں مر جائیں قابلِ جزا ہے، ایک جوں کے عوض روٹی کا ٹکڑا، یا ایک کھجور دے دے۔ دو تین کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں اور تین سے زائد ہوں تو نصف صاع گندم۔ ہاں جوئیں مارنے کی نیت سے کپڑا دھوپ میں نہیں ڈالا یا نہیں دھویا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ اپنے بدن و کپڑے کی جوں کسی دوسرے سے مروانا یا پکڑ کر زمین پر زندہ ڈال دینا یا خود پکڑ کر دوسرے کو مارنے کے لئے دینا سب کا ایک حکم ہے ہر صورت میں جزا ہوگی۔ اسی طرح جوں کی طرف اشارہ کرنا یا زبان سے

بتانا بھی قابل جزا ہے جبکہ وہ جوں ماردی گئی ہو۔

★ محرم، غیر محرم کی جوں مارے، یا زمین پر پھرتی ہوئی کو مارے تو کچھ جزا نہیں۔

★ حلال شخص حرم میں جوں مارے تو بھی کچھ واجب نہیں۔

★ ٹڈی کا حکم بھی شکار کا ہے، احرام و حرم میں مارنے سے جزا واجب ہوگی، ٹڈی کی جزا جوں کے برابر ہے۔

★ ٹڈی کو قصداً مارا ہو یا بے خبری میں پاؤں کے نیچے آگئی ہو تب بھی جزا ہے، ہاں اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے پٹا پڑا ہو اور کہیں بھی نکلنے کی جگہ نہ ہو تو پھر اگر ٹڈیاں پاؤں تلے کچلی جائیں تو کوئی جزا نہیں۔

★ محرم اگر ٹڈی یا شکار کا انڈا بھونے، پکائے، تو جزا واجب ہوگی۔

جنایات حرم

(۱) حرم کا شکار

★ حدود حرم کے اندر کے جانوروں کا شکار محرم اور حلال دونوں کے لئے حرام ہے، البتہ ان جانوروں کا مارنا جائز ہے جن کی شریعت نے اجازت دی ہے (ان کا بیان پہلے آچکا)

★ محرم پر حرم کا جانور مارنے پر ایک ہی جزا واجب ہوگی۔

★ حرم کا جانور خود ہی نکل کر حل میں آجائے تو اس کا پکڑنا جائز ہے، لیکن اس کو کسی نے بھگا کر حل میں داخل کیا تو جائز نہیں۔

★ حرم کی فضا بھی حرم ہے۔

★ حل کا جانور جب حدود حرم میں داخل ہو گیا تو وہ حرم کا جانور ہے

★ حدود حرم میں کسی کے گھر میں پرند تھے وہ گھر بند کر کے منی وغیرہ کہیں چلا گیا اور وہ بھوک پیاس سے مرگئے تو جزا واجب ہوگی۔

۲ حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا

★ حرم کے درخت اور نباتات بلحاظ جنایت چار قسم ہیں۔

① وہ نباتات جن کو لوگ عام طور پر بوتے ہیں۔ اور کسی نے حرم میں ان کو بویا، جیسے گندم، جو وغیرہ

② عام طور سے تو لوگ نہیں بوتے مگر کسی نے اس کو بویا، جیسے پیلو وغیرہ

③ جو خود اُگا ہو، مگر اس جنس سے ہو جسے لوگ بوتے ہیں۔

④ جو خود اُگا ہو مگر عام طور سے لوگ اس کو بوتے نہیں، جیسے کیکر وغیرہ

★ اول کی تین قسموں کے درختوں کا کاٹنا، اکھاڑنا اور کام میں لانا جائز ہے ان کی وجہ سے کوئی جزا لازم نہیں آتی، ہاں اگر کسی کی ملک ہوں تو مالک کو اس کی قیمت دینی واجب ہوگی، اور چوتھی قسم کے درختوں کا کاٹنا اکھاڑنا، محرم اور حلال، دونوں کے لئے حرام ہے، خواہ وہ کسی کی مملوکہ زمین میں ہوں یا غیر مملوکہ میں، البتہ خشک درخت کا کاٹنا جائز ہے۔ جس کے سرسبز ہونے کی اُمید نہ ہو، اسی طرح اذخر دتر وخشک، کھنبی، خشک گھاس ٹوٹا ہوا درخت کاٹنا جائز ہے۔

★ جس قسم میں جزا واجب ہے اگر وہ درخت مملوکہ ہے تو جزا کے علاوہ مالک کو بھی اس کی قیمت دِلائی جائے گی۔ مالک خود کاٹے تو اس کے ذِمہ ایک جزا ہوگی۔

★ پھل دار درخت اگرچہ خودرو ہو تو کاٹنا جائز ہے، مملوک ہو تو مالک کی اجازت شرط ہے۔

★ خیمہ لگانے، تندور و چولھا کھودنے یا چلنے پھرنے سے لکڑی یا گھاس ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہیں۔

★ درخت میں جڑ کا اعتبار ہوگا۔ وہ حرم میں ہو تو وہ درخت حرم کا ہے، اور اگر جڑ آدھی ادھر آدھی اُدھر ہو تب بھی وہ حرم ہی کا شمار ہوگا۔

★ حرم کی گھاس کاٹنے سے اس کی قیمت واجب ہوگی۔

★ درخت یا گھاس کی قیمت سے غلہ خرید کر صدقہ کردے۔ اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم جہاں چاہے دے دے یا اگر اس قیمت میں ہدی آسکتی ہو تو خرید کر حرم میں ذبح کردے۔ ضمان دینے کے بعد وہ لکڑی گھاس کاٹنے والے کی ملک ہو جائے گی اس کا استعمال جائز ہے، مگر بیچنا حرام ہے، خریدنے والے کے لئے حرام نہیں، اگر بیچ دے تو اس کی قیمت خیرات کردینی واجب ہے۔

★ حرم کے تر درخت سے مسواک بنانا بھی جائز نہیں۔

★ درخت وغیرہ کی جزا میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

★ کانٹوں کا کاٹنا بھی حرام تو ہے مگر کاٹنے پر کوئی ضمان نہیں۔

کفارات کی شرائط

★ یہ تو معلوم ہو چکا کہ جنایات کی جزا اور کفارہ میں تین چیزیں۔ دم۔ صدقہ، روزہ۔ واجب ہوتی ہیں مگر ہر ایک کے ادا ہونے کے کچھ

شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

شرائط جواز دم

دَم ادا ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔

(۱) دم کا دم دینے والے کی ملکیت ہونا۔ اگر کسی اور کا جانور ذبح کر دیا اور بعد میں مالک نے اجازت دے دی یا اس کا تاوان دے دیا۔ تو یہ دَم ادا نہ ہوگا (۲) دم کا جانور، قربانی کے جانور کی نوع کا ہو، کسی اور نوع کا جانور قربان کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا (۳) ان عیوب سے خالی ہو جو قربانی کے لئے مانع ہیں (۴) اونٹ پورے پانچ سال کا گائے بھینس دو سال کی اور بکری ایک سال کی، البتہ دُنبہ اور مینڈھا چھ ماہ کا اتنا تگڑا ہو کہ سال بھر کا لگتا ہو تو کافی ہوگا (۵) بسم اللہ پڑھنا (۶) ذبح کرنا، اگر زندہ ہی صدقہ کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر فقیر کو دے دیا اور کہہ دیا کہ ذبح کر دینا اور ذبح کے بعد تم اس کے مالک ہو تو جائز ہے (۷) جنایت کے بعد ذبح کرنا (۸) حرم میں ذبح کرنا (۹) ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا (۱۰) فقراء موجود ہوں تو گوشت ان کو دے دینا خود استعمال میں نہ لانا، اگر فقیر موجود نہ ہوں تو ذبح کر کے چھوڑ دینا کافی ہے (۱۱) ذبح کے بعد خود گوشت ضائع نہ کرنا۔ جانور اگر ذبح سے پہلے ضائع ہو جائے تو اس کے بدلے دوسرا واجب ہوگا (۱۲) فقیروں کے موجود ہوتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا جو مستحق صدقہ نہ ہوں دم کا گوشت اپنے اعزہ کو جو اصول و فروع ہوں یا شوہر، بیوی کو یا ہاشمی کو اگر دیا تو اس کی قیمت بطور تاوان دینی ہوگی کافر کو گو ذمی ہو، دم کا گوشت دینا جائز نہیں (۱۳) دم کی نیت سے ذبح کرنا (۱۴) دم کے جانور میں کسی ایسے آدمی کا حصہ نہ ہو جس کا مقصد محض گوشت کھانا ہو کوئی قربت و ثواب مقصد نہ ہو (۱۵) دم تمتع و قران کے لئے ایام نحر بھی شرط ہیں اور دموں کیلئے شرط نہیں۔

★ دَم ادا ہونے کے لئے مساکین کی کوئی خاص تعداد شرط نہیں، سارا گوشت ایک ہی مسکین کو دینا بھی جائز ہے۔

★ مسکین و فقیر کہیں کا بھی ہو، حرم کا ہونا ضروری نہیں۔ صرف حرم میں ذبح کرنا شرط ہے۔ البتہ افضل ہے کہ حرم کے فقراء کو دیا جائے۔ اگر دوسرے فقراء ان سے زیادہ محتاج ہوں تو اُن کو دینا افضل ہے۔

★ دَم کے بدلے قیمت دینا جائز نہیں۔ البتہ ایسے دم سے خود کچھ کھالے جس سے کھانا جائز نہیں یا اس کا گوشت ضائع کردے تو اسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

شرائطِ جوازِ صدقہ

صدقہ کے جواز کی نو شرطیں ہیں۔ (۱) مقدار، یعنی نصف صاع گیہوں، گیہوں کا آٹا یا ستو، یا ایک صاع جَو یا اس کا آٹا اور ستو، یا ایک صاع کھجور، یا کشمش، اس سے کم ہوگا تو ادا نہ ہوگا (۲) جنس یعنی گیہوں، جَو، کھجور، کشمش ان چاروں قسموں میں سے ہونا شرط ہے۔ ان میں تو وزن کا اعتبار ہے۔ باقی دیگر اجناس میں وزن کے اعتبار سے دینا جائز نہیں بلکہ قیمت کا اعتبار ہوگا مثلاً چاول اتنے دیگا جتنے نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی قیمت میں آئیں۔ یہی حکم جوار، باجرا، چنے وغیرہ کا ہے۔ روٹی دگو گندم کی ہو) اور پنیر میں بھی قیمت کا اعتبار ہوگا۔ قیمت لگا کر روپیہ پیسہ دینا بھی جائز ہے بلکہ افضل ہے (۳) ایک فقیر کو نصف صاع سے کم گیہوں نہ دینا اور اگر نقد دینا ہو تو وہ بھی نصف صاع کی قیمت سے کم کسی فقیر کو نہ دے، البتہ اگر صدقہ واجب ہی نصف صاع سے کم ہوا ہو تو وہ ایک فقیر کو دینا جائز ہے (۴) ایسے شخص کو دینا جو صدقہ کا مستحق ہو، اپنے اصول و فروع

بیوی، شوہر، صاحب نصاب اور ہاشمی کو دینا جائز نہیں، اپنے چچا، تایا، بھائی بہن، پھوپا پھوپی، خالہ خالو، ماموں مامی، کو دینا جائز ہے ⑤ اگر کھانا کھلائے تو فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلائے، قریب البلوغ لڑکا تو گنتی میں آسکتا ہے مگر چھوٹا بچہ نہیں ⑥ کھانا کھلانے میں دو وقت کی شرط ہے ایک ہی فقیر کو ایک دن صبح شام کھلا دے یا ایک ہی فقیر کو دو دن کے دو وقتوں میں کھلائے ⑦ دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا شرط ہے اگر کسی کا پہلے ہی پیٹ بھرا تھا وہ بھی شریک ہو گیا تو اس کا کھانا کافی نہ ہوگا۔ مقدار واجب کا بھی اعتبار نہیں اگر سب مقدار واجب سے کم ہی میں شکم سیر ہو گئے تو ٹھیک ہے لیکن وہ مقدار واجب کم پڑ گئی تو مزید کھانا کھلانا ضروری ہے (ہر نصف صاع کے مقابلہ میں ایک فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا) ⑧ اگر ایک وقت پیٹ بھر کر کھلا دیا اور دوسرے وقت کی قیمت چوتھائی صاع گندم دیدیا تو جائز ہے ⑨ دیتے یا کھلاتے وقت کفارہ کی نیت کرنا۔ پہلے یا پیچھے نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

★ گندم کی روٹی کے ساتھ سالن کا ہونا شرط نہیں ہاں مستحب ہے۔ اور جو وغیرہ کی روٹی کے ساتھ سالن بھی ہونا شرط ہے، گو اس میں اختلاف ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ سالن بھی دے۔

★ مسکین کا مختلف ہونا ضروری نہیں، ایک ہی مسکین کو روزانہ چھ دن تک نصف صاع دیتا رہے تو جائز ہے۔ ہاں اگر ایک ہی دن تین صاع دے دیئے تو ایک ہی دن کا ادا ہوگا۔ پانچ دن اور دینا ہوگا۔

روزہ کے شرائط | جزا میں اگر روزے رکھے جائیں تو

اس کے لئے پانچ شرطیں ہیں

(۱) جزا کی خاص طور سے نیت کرنا

(۲) روزے کی نیت رات سے کرنا۔ اگر صبح صادق کے بعد نیت کی تو جزا کا روزہ نہ ہوگا۔

(۳) نیت کرتے وقت خاص طور سے کفارہ کی تعیین کرنا۔

(۴) جس چیز کے بدلے میں روزہ رکھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا مثلاً دم تمتع وغیرہ وغیرہ

(۵) رمضان، یکم شوال، اور ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ دنوں میں روزہ رکھنا، ان ایام میں رکھا تو دوبارہ رکھنا ہوگا۔

★ جزا کے روزوں کا پے درپے رکھنا شرط نہیں، افضل ہے، اسی طرح حرم اور احرام کی حالت میں رکھنا بھی شرط نہیں، البتہ قران کے تین روزے حج کے مہینوں میں احرام حج اور عمرہ کے بعد اور تمتع کے تین روزے عمرہ کے احرام کے بعد رکھنے شرط ہیں۔

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مدینہ

دیارِ حبیب

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے چلے ہم مدینے چلے

اللہ اللہ اب ہم مدینے چلے سیکھنے زندگی کے قرینے چلے

جس سے کھنچی ہے ہر روح کی تشنگی ہم اُسی آبِ رحمت کو پینے چلے

آج تک زندگی زندگی ہی نہ تھی زندگی کو مبارک ہو جینے چلے

اب کچھ موجِ طوفاں کی پروا نہیں آسرے پر جو اُن کے سفینے چلے

اس طرف ہاتھ پھیلائے پہنچے غلام اُس طرف رحمتوں کے خزینے چلے

اللہ اللہ یہ آبرو یہ عروج ہم مدینے چلے ہم مدینے چلے

یہ اُنھیں کا کرم ہے کہ بہزاؔد ہم
زخمِ قلبِ شکستہ کو سینے چلے

زیارت مدینہ منوّرہ

★ حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سیّد الکونین رحمت عالم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری ہے۔ جس دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت نہ ہو اس کا ایمان ہی دُرست نہیں، ہر مسلمان کا ★ فطری تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ دیارِ مقدسہ میں حاضر ہو کر روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ آئے، روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر مواجہ شریف کے روبرو، صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے جو عظیم الشان فوائد وبرکات ہیں وہ دور سے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے سے حاصل نہیں ہوسکتے۔

اور پھر جبکہ خود رحمت للعالمین کا ارشاد ہو کہ

(۱) جو میری زیارت کے لئے میری قبر پر حاضر ہوا مجھ پر اس کی شفاعت لازم ہوگئی۔ (او کما قال)

(۲) جو میری قبر پر میری زیارت ہی کا مقصد لے کر آئے تو مجھ پر اس کا یہ حق ہوگیا کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔ (او کما قال)

(۳) اگر کوئی میرے وصال کے بعد میری قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہو تو یہ ایسا ہی ہے کہ اس نے گویا میری زندگی ہی میں میری زیارت کی۔ (او کما قال)

تو کون ایسا مسلمان ہے جو اس سعادت عظمیٰ سے محروم واپس آنا چاہے گا!

★ مدینہ منوّرہ کی حاضری میں یہ اختیار ہے کہ چاہے حج سے قبل

حاضر ہو چاہے حج کے بعد البتہ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ مدینہ کی حاضری کے بعد آتے آتے حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے حج سے فارغ ہو اور پھر اطمینان سے مدینہ منورہ حاضر ہو۔

افضلیت مکہ و مدینہ (زادھما اللہ شرفا وتعظیما)

★ یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ دُنیا بھر کے گزشتہ موجودہ اور آئندہ کے دیار و امصار سے مکّہ اور مدینہ افضل اور برتر ہیں، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں میں کون افضل ہے، تو امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ افضل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدینہ افضل ہے، لیکن یہ اختلاف بقعۂ مبارکہ. مرقد حضور کے علاوہ میں ہے، زمین کا وہ ٹکڑا جسپر سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم استراحت فرماہیں وہ بالاتفاق سب سے حتیٰ کہ خانہ کعبہ، مسجد حرام، عرش و کرسی سے بھی افضل ہے. صلی اللہ علیہ وسلم

★ ائمہ کا ایک دوسرا اختلاف اس امر میں ہے کہ بیت اللہ کی طرح روضۂ اقدس کا بھی حرم ہے یا نہیں، تینوں ائمہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لئے بھی حرم ہے، اور وہاں حرم مکہ کی طرح شکار کرنا درخت وغیرہ کاٹنا منع ہے، اور یہ علاقہ جبل عیرا اور جبل ثور کا درمیانی حصہ ہے، جبل ثور کو عام طور پر لوگ نہیں جانتے، یہ ایک چھوٹی سی گول پہاڑی جبل اُحد کے پُشت پر ہے۔

★ مگر حنفیہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لئے مکّہ کی طرح کا کوئی حرم نہیں، مدینہ کے لئے حرم کی جو روایات ملتی ہیں ان سے مراد مدینہ کی حرمت

دعوت اور تعظیم ہے، وہاں شکار وغیرہ گو حرام نہیں مگر تعظیم و ادب کے خلاف ہے۔

سفرِ مدینہ طیبہ

★ عام طور پر پہلے جدّہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے۔ اب ایک سڑک مکّہ سے بھی براہ وادی فاطمہ نکالی گئی ہے، اور مدینہ کے لئے مکّہ سے جدّہ جانے کے بجائے سیدھے مکّہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاسکتے ہیں، دونوں راستے بہت عمدہ اور سڑکیں کشادہ و مضبوط بن گئی ہیں۔ اب اونٹوں کے قافلوں کا رواج ختم ہو گیا ہے، ٹیکسیاں اور بسیں ٢٤ گھنٹے رواں دواں رہتی ہیں، راستہ اتنا مامون ہے کہ دنیا کے کسی خطّہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ تنہا آدمی دن رات کے کسی حصّہ میں سونا اچھالتا ہوا بھی جائے تو کوئی آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھتا۔

★ ٹیکسی پانچ چھ گھنٹے میں پہنچا دیتی ہے، بسیں عام طور پر حج کے زمانہ میں ہی چلتی ہیں اور صرف حاجیوں کو معلمین کی معرفت لے جاتی ہیں، وہ بھی، عام طور پر بارہ گھنٹے میں پہنچ جاتی ہیں۔

★ اپنے طور پر اگر ٹیکسی کی جائے تو عام دنوں میں پوری ٹیکسی عمدہ پانچ سواریوں والی، ایک سو ریال تک اور حج کے زمانہ میں ڈھائی تین سو ریال تک ہو جاتی ہے۔

★ راستہ میں بڑے پڑاؤ رابغ۔ مستورہ۔ بدر اور مسیجد ہیں۔ یہاں کھانا اور چائے وغیرہ ملتی ہے۔ عام دنوں میں کھانے میں صرف چاول اور مچھلی ملتی ہے۔ حج کے دنوں میں کھانے کی اور اشیاء بھی ملتی ہیں۔ مستورہ کی مچھلی بہت مشہور ہے۔ کھانے کی چیزیں مکّہ یا جدّہ سے اپنے ساتھ رکھ لیں

تو اپنی مرضی کا کھانا کھا سکتے ہیں۔ حاجی اپنی بس کے ڈرائیور کو بخشش سے
خوش رکھیں تو ان کا سفر جلد اور آرام سے طے ہو جاتا ہے، راستہ میں غرباء و
مساکین کی صدقہ و خیرات سے مدد کرتے ہوئے جائیں۔

★ جدہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ۴۵۰ کیلومیٹر (۲۸۱ میل ہے)

★ جب مدینہ طیبہ کا سفر شروع کرے تو روضۂ اقدس اور مسجد نبوی
کی زیارت کی نیت کرے، اور راستہ بھر درود شریف کا کثرت سے ورد کرے،
بلکہ فرائض اور ضروریات سے جتنا وقت بچے اس میں درود شریف کا ہی ورد
رکھے۔ عاشقوں کا سا جذبہ اور ذوق و شوق پیدا کرے، اور اپنی حرکات و
سکنات سے اظہار محبت و عظمت میں کوتاہی نہ کرے، راستہ میں جو مقامات
مقدسہ اور مساجد مخصوصہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں موقعہ ملے تو ان کی زیارت کرے اور
دوگانہ نماز ادا کرے، محض سیر و تفریح کی غرض سے ان مقامات و مساجد
میں نہ جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک نشانی یہ
بھی فرمائی ہے کہ آدمی مساجد کے طول و عرض میں پھرے اور اس میں نماز
نہ پڑھے، اس لئے جب بھی کسی مسجد کی زیارت کے لئے جاؤ اور وقت مکروہ
نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ضرور پڑھو۔

★ جب مدینہ منورہ قریب آجائے تو ذوق و شوق اور خشوع و
خضوع خوب پیدا کرو، سواری کو تیز چلاؤ اور درود و سلام کثرت سے
پڑھو اور جب مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آئے تو دعا مانگو، درود و سلام
پڑھو اور ممکن ہو تو سواری سے اتر کر ننگے پاؤں روتے ہوئے چلو، اور
ادب و تعظیم جس قدر ممکن ہو کرو، حدود مدینہ طیبہ میں داخل ہونے

لگو تو درود شریف کے بعد یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ۔ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔	اے اللہ یہ تیرے پیارے نبیؐ کا حرم محترم ہے تو اسے میرے لئے دوزخ سے آڑ بنا دے، اور آخرت کے عذاب اور حساب کی سختی سے امن دلانے کا ذریعہ کر دے۔

★ پہلے مدینہ منورہ کے ارد گرد فصیل تھی اور شہر میں داخلہ کے لئے مختلف سمت مختلف دروازے تھے۔ اب یہ کھلا شہر ہے نہ فصیل ہے نہ دروازے۔ مکہ سے آج کل جو سڑک آتی ہے وہ باب عنبریہ کی طرف ہے، راستہ میں کوئی ایسا انتظام بھی نہیں کہ جہاں رُک کر آدمی وضو یا غسل کر لے اور پھر موٹر کی بے قابو سواری، اس لئے مدینہ طیبہ کے مسافروں کو چاہیئے کہ وہ دوران سفر باوضو رہیں، یا مدینہ منورہ سے پہلے کی منزل پر اتر کر غسل یا وضو کر لیں۔ تاکہ جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو باوضو ہوں۔

★ جب مدینہ طیبہ کے باب عنبریہ کا علاقہ شروع ہو جائے تو دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ وَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَاتِ رَسُوْلِكَ	اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اللہ جو چاہے کرے قوت و طاقت کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ اے اللہ یہاں میرا داخلہ صحیح ہو اور یہاں سے روانگی بھی صحیح و درست ہو، اور مجھے اپنے نبی کی

مَا مَا رَ فَتَ اَ وْلِيَا ئِكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ وَ اَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَرِزْقًا حَسَنًا

کی زیارت کی دولت سے اسی طرح مشرف فرما جس طرح اپنے دوستوں اور اطاعت شعار بندوں کو سرفراز فرماتا ہے، اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، جن سے کچھ مانگا جاتا ہے، ان میں آپ ہی سب سے بہتر ہیں. اے اللہ مجھے یہاں کے قیام میں سکون اور عمدہ وپاکیزہ رزق عطا فرما۔

★ مدینہ طیبہ کا چپہ چپہ قابل احترام ہے۔ یہ وہ لائق ادب سرزمین ہے جس پر جابجا فخر کونین سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

★ علماء نے مدینہ منورہ کے چورانوے نام شمار فرمائے، جو اسکی عظمت اور بڑائی کا ایک اور ثبوت ہے زمانہ جاہلیت میں اس کو یثرب کہتے تھے، بعض روایات میں یہ نام لینے کی ممانعت آئی ہے۔

★ شہر میں داخل ہونے کے بعد اسباب وغیرہ ٹھکانے پر رکھ کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہونا چاہیئے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

★ روضۂ مبارکہ اور مسجد نبوی کا اگلا مسقف حصہ اس کے مینار اور گنبد خضراء ترکی حکومت کی عظمت ومحبت اور سلطان عبد المجید کے

زمانہ کی یادگار ہے۔ یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک میں مکمل ہوئی۔ یہ حصہ مشرقی جانب باب النساء تک اور مغربی سمت باب الرحمۃ تک ہے، باقی مشرقی و مغربی جانب کی تمام عمارات کچھ سابقہ عمارت کو گرا کر اور کچھ مزید جگہ اس میں شامل کر کے سعودی حکومت کا کارنامہ ہے، اس وقت مسجد نبوی کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہے۔ سعودی حکومت کے زیر تعمیر حصہ میں باب عمر، باب عثمان، باب عبدالعزیز، باب سعود نئے دروازے قائم کئے گئے ہیں۔

★ مشرقی جانب تین دروازے باب جبرئیل، باب النساء اور باب عبدالعزیز ہیں۔

★ مغربی جانب چار دروازے، باب السلام، باب ابوبکر صدیقؓ باب الرحمۃ اور باب سعود ہیں۔

★ شمالی جانب تین دروازے، باب عثمانؓ، باب مجیدی اور باب عمرؓ ہیں۔

★ قبلہ جنوب کی جانب ہے، ادھر کوئی دروازہ نہیں۔

پوری عمارت حسن ظاہری کا اچھوتا نمونہ ہے۔ اور ترکوں کے جذبۂ محبت کی عظیم الشان یادگار ہے۔

★ موجودہ باب جبرئیل، ترکی تعمیر سے پہلے باب عثمانؓ کہلاتا تھا جبرئیل علیہ السلام کے حاضر خدمت ہونے والی جگہ پر موجودہ عمارت میں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے جو قدمین شریفین کے عین مقابل ہے۔

★ باب جبرئیلؑ سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ دالان نما گیلری ہے جدھر قدمین شریفین ہیں۔ ادھر سے گذر کر مواجہ شریف میں

آجاتے ہیں۔ دایاں ہاتھ اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے جس کے سامنے اغوات خدام حرم نبوی ــــــ کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اور اس کے سامنے مقصورہ شریف ہے، جو چاروں طرف سے لوہے کے جالی دار دروازوں میں محصور ہے۔ صفہ کے سامنے دیوار پر ایک محراب بنی ہوتی ہے۔ جس پر محراب تہجد لکھا ہوا ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد ادا فرمائی ہے۔

ریاض الجنۃ

مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ — میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے

یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے۔ مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانہ کا انمول حصہ ہے، اس حصہ کی حد بندی متعین کرنے کے لئے سفید ستون بنائے گئے ہیں، اور اس پر سبز قالین کا فرش رہتا ہے، اس قطعہ مبارکہ کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ نوافل پڑھنے والوں کا یہاں ہجوم رہتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ قطعہ جنت کا ٹکڑا ہے قیامت میں شامل جنت کردیا جائے گا۔

(۱) استوانہ حنانہ:۔ یہ ستون محراب النبی صلی اللہ علیہ کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنا گڑا ہوا تھا جس کا سہارا لے کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے، جب آپ کے لئے منبر تیار ہوا تو آپ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنا آہ و بکا کرنے لگا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے تشریف لائے اس پر دست شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا۔ یہ تنا اسی جگہ مدفون ہے،

(۲) استوانہ عائشہ:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد

فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں تو وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعے پڑنے لگیں، کہتے ہیں حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی، اور آپ رضؓ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتاتی تھی، جب دیگر صحابہ کرام نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) استوانہ ابی لُبابہ :۔ استوانہ عائشہ کے بائیں طرف ہے، اسے استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں، ایک صحابی ابی لبابہ نامی رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بنار پر اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ کر قسم کھالی تھی کہ جب تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مُبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے جب ان کی لغزش معاف فرمادی تو حضور نے تشریف لاکر ان کو کھولا۔

(۴) استوانہ وفود یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات وگفتگو فرمایا کرتے تھے۔

(۵) استوانہ حرس آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ کھڑے ہوکر صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لئے بعض لوگ اس کو استوانہ علی رضؓ بھی کہتے ہیں۔

(۶) استوانہ سریر جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے تو یہاں لیٹنے بیٹھنے کے لئے چٹائی بچھالیا کرتے، اور یہیں بعض مرتبہ ایسی حالت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر پر تیل لگاتیں اور کنگھا فرمایا کرتیں۔ کہ آپ کا جسد اطہر

مسجد میں ہوتا۔

یہ تینوں ستون مقصورہ کے گرد کی آہنی جالیوں کی وجہ سے نصف کے قریب مقصورہ مبارک کے اندر ہیں۔ اور نصف باہر۔

(۷) **استوانۂ تہجد** یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۸) **استوانۂ جبریل** یہ وہ مقام ہے جہاں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، جب وصال سے پہلے والے رمضان میں حضور نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کا دور فرمایا تو اسی جگہ فرمایا تھا۔

یہ دونوں ستون بالکل روضۂ مبارکہ کے اندر آگئے ہیں، اس لئے باہر سے نظر نہیں آتے، گنبد خضرا انہیں پر قائم کیا گیا ہے۔

★ ریاض الجنہ میں ترکوں کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے اس پر محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے، اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم امامت فرماتے تھے۔ مگر یہ صحیح نہیں اسی محراب کا دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہوا ہے ھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراصل حضور کے امامت فرمانے کی جگہ یہی ہے۔ رمضان کے عشرۂ آخر میں تہجد کی نماز باجماعت کے وقت امام یہیں کھڑا ہوتا ہے۔

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بجز قدمین شریفین کی جگہ کے پوری جگہ دیوار بنوادی تھی، تاکہ جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم

سجدہ فرماتے تھے وہ جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، ترکوں نے بھی اسی دیوار کی جانب تک محراب بنا دی اب جو بھی مصلی نبی کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔ سجدہ میں اس کا سر عین اس جگہ ہو گا جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے،

★ ریاض جنت کے دائیں کنارے پر منبر ہے یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا ہوا ہے سنگ مرمر کا بہت سبک اور بہت خوبصورت۔ یہ منبر اسی اصل جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کا منبر تھا

★ اس منبر کے سامنے اونچائی پر مکبرہ بنا ہوا ہے، جہاں سے اذان و تکبیر ہی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے!

★ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد نبوی کہاں تک تھی؟ کتنا حصہ مسقف تھا اور کتنا کھلا ہوا، یہ سب ترکوں نے ستونوں کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ مثلاً مسقف حصہ جہاں تک تھا وہاں ایسے ستون بنائے ہیں کہ ان پر دھاریاں کھود دی ہیں اور ان کو سنہرا کر دیا ہے، اور جو صحن بغیر چھت تھا وہاں سادہ ستون رکھے ہیں۔

★ ریاض الجنہ کے جنوبی سمت کا حصہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسجد نبوی میں شامل ہوا، موجودہ محراب بھی آپؐ نے قائم فرمائی اسی لئے محراب عثمانی کہلاتی ہے اس طرف چھ امہات المومنین کے مکانات تھے۔ اسے پیتل کا کٹہرا لگا کر جدا اور نمایاں کیا گیا ہے، جنوب کی جانب مسجد نبوی تک کی عمارت جو مسقف ہے ترکوں کی یادگار ہے مغرب کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء بنو امیہ

وبنو عباس کے زمانہ میں اضافہ ہوا، اس طرف شمالاً جنوباً اصل مسجد نبوی کی آخری حد پر ستونوں کی جو قطار ہے اس کے ہر ستون پر سبز زمین پر سنہرے حروف سے حد مسجد نبوی علیہ السلام کندہ کر دیا گیا ہے۔

★ ماثر و مقابر اور مقامات مخصوصہ کی تعیین و حفاظت کا جو نظم ترکوں نے قائم کیا تھا افسوس وہ اب بے توجہی کا شکار ہو گیا ہے۔ اور رہ نوردان کوچۂ محبوب، آثار محبوب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، اور کوئی رہنما نہیں ملتا۔

★ مسجد نبوی کی قدیم عمارت کے بعد شرقاً غرباً دوہرے تہرے عظیم الشان مسقف دالان ہیں، جو سعودی حکمرانوں میں سلطان ابن سعود کی حرم نبوی سے دلچسپی اور لگاؤ کی یادگار ہیں۔

★ قدیم عمارت اور شمال کے سمت والے کھلے صحن کے درمیان ایک مسقف دالان شرقاً، غرباً اور بنا ہوا ہے، جس سے صحن دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے جس کے مشرقی طرف باب عبد العزیز اور غربی طرف باب سعود ہے، بیچ میں کھلا صحن ہے جس کو درمیانی روش دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، صحن کے یہ حصے کچے ہیں جس میں باریک بجری بچھی ہے۔ یہ حصے حسوہ اور رملہ کہلاتے ہیں ان میں کبوتروں کے لئے دانے ڈالے جاتے ہیں، اور ہجوم کے وقت نماز کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

حجرہ شریفہ
اور صُفہ مبارکہ (چبوترہ)

★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر سے فراغت

کے بعد ازواج مطہرات کے لئے علیحدہ علیحدہ نو حجرے تعمیر کرائے، یہ حجرے ۱۵ فٹ لمبے ۱۰ فٹ چوڑے اور ۶ فٹ اُونچے تھے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے بالکل متصل تھا اتنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو ام المومنین اپنے حجرہ میں بیٹھی ہوئیں آپؐ کے بالوں میں کنگھا فرما دیا کرتیں۔

★ حجرہ مبارکہ کچی اینٹوں کا تھا، بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر کے دو حصے کر دیئے تھے ایک حصہ میں باہر سے آنے والے وفود سے آپ ملاقات فرماتے!

★ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی مبارک حجرہ آپؐ کی آخری آرامگاہ ہے اور اسی کو روضہ مقدسہ کہا جاتا ہے سر مبارک جانب مغرب ہے، قدمین شریفین جانب مشرق اور روئے انور بجانب قبلہ (جنوب سمت)

جب ۱۳ھ میں آپؐ کے رفیق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر میں اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ کا سر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کی سیدھ میں ہے۔

★ اور جب ۲۳ھ میں حضور کے دوسرے جاں نثار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما گئے تو ان کو بھی اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اجازت خاص کے بعد آپؐ کے سامنے ہی حضرت صدیق رضؓ سے آگے اس طرح دفن کیا گیا کہ آپؓ کا سر حضرت صدیق رضؓ کے سینہ کے برابر ہے۔

★ حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی ہے جو از روئے فرمان والا شان حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے ہے۔ آپ نزول کے بعد مدت قیام

پوری فرما کر جب واصل بحق ہونگے تو یہاں مدفون ہونگے ۔ صلی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔

★ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اس حجرہ شریف کی دیواریں اصل بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں سے پھر تیار کی گئیں ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب ازواج مطہرات کے دیگر حجروں کو شامل مسجد کیا گیا تب بھی حجرۂ عائشہ کی اصل کچی دیواریں باقی رکھی گئیں اور اس کے چاروں طرف بہت ہی گہری بنیادیں کھود کر پنجگوشہ مضبوط چھتری کھڑی کی گئی جس کے اوپر کے حصہ کی شکل مثلث اور نیچے کی مربع ہے۔ اس گوشہ دیوار اور حجرہ شریف کے درمیان تینوں طرف ایک ایک دو دو ہاتھ جگہ چھوڑی گئی مگر غربی جانب جدھر سر مبارک ہے وہاں درمیان میں ذرا بھی جگہ نہیں چھوٹ سکی۔ اسی لئے پنج گوشہ عمارت نظر آرہی ہے۔ اور اصلی تینوں مزارات مع حجرہ کے اس کے اندر آ گئے۔ یہ تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانۂ گورنری مدینہ میں تیار کرائی اور پنجگوشہ اس لئے تعمیر کرائی تاکہ خانہ کعبہ کے ساتھ اس کی مشابہت نہ ہوا اور کہیں جہلا اس کا بھی طواف نہ شروع کر دیں۔

★ اس وقت تک روضۂ مبارک پر گنبد نہ تھا۔ ۶۷۸ھ میں حجرہ مبارک کی دیواروں پر لکڑی کا پہلا قبہ بنایا گیا۔ اس کے بعد ۸۹۲ھ میں سلطان ترکی قائتبائی نے پنج گوشہ دیوار پر ایک دوسرا قبہ بنایا۔ اس پر سیسہ کی چادر کی طرح سبز رنگ لگایا گیا۔ آخر میں سلطان محمود بن عبدالحمید عثمانی نے ۱۲۲۳ھ میں از سر نو بنا کر اسپر گہرا سبز رنگ چڑھایا جس کی وجہ سے اس کا نام قبہ خضرا (سبز گنبد) پڑا۔ موجودہ رنگ اسی ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید

کی یادگار ہے ۱۳۹۰ھ میں سعودی حکومت نے گنبد شریف پر روغن کرایا۔

سیسہ کی دیوار

★ ۵۵۷ھ میں ایک عیسائی بادشاہ نے سازش کے ذریعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو قبر شریف سے نکال لانے کے لئے دو عیسائی بھیجے جو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ منورہ آکر مسجد نبوی کے قریب رباط عثمان میں ٹہرے اور وہاں سرنگ کھودنی شروع کی، سلطان نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کو صورت دکھا کر فرمایا کہ مجھے ان کے شر سے بچاؤ۔ سلطان یہ خواب دیکھکر تیز رو اونٹوں پر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ۱۶ دن میں مصر سے مدینہ پہنچا۔ اور ان سازشیوں کو گرفتار کرکے واصل جہنم کیا۔ جب سلطان نے اس سرنگ میں جاکر دیکھا تو وہ سرنگ عین قدمین شریفین تک پہنچ گئی تھی۔ سلطان نے قدمین شریفین کو بوسہ دیا۔ سرنگ بند کرائی اور پنج گوشہ عمارت کے چاروں طرف زمین کو اتنا کھدوایا کہ پانی نکل آیا، پھر لاکھوں من سیسہ پگھلا کر اس میں ڈالا گیا اور اس طرح سطح آب سے زمین تک قبر مبارک کے اردگرد سیسہ کی ایک زائد دیوار قائم ہوگئی۔ یہ سیسہ جس مکان میں پگھلایا گیا وہ آج بھی "دار صاص" کے نام سے مشہور ہے جو باب السلام سے باہر جنوب مشرقی کونہ میں واقع ہے روضہ مبارک کے گرد جو جالی ہے سیسہ کی دیوار وہاں تک ہے پہلے یہ جالی لکڑی کی تھی بعد میں پیتل اور تانبے کی جالی بنائی گئی جو اب تک موجود ہے۔

دارا

الغرض تینوں مزارات تین دیواروں کے اندر، دو گنبدوں کے نیچے اور ایک جالی سے محیط ہیں، اور اس ساری عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

★ اسی مقصورہ شریف کے شمال جانب ایک چبوترہ ۴۰ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور زمین سے دو فٹ اونچا بنا ہوا ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و نادار صحابہ کرام قیام فرما رہتے تھے جن کے نہ گھر تھا نہ در، اور جو شب و روز ذکر و تلاوت اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ چبوترہ کے تین طرف پیتل کا خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے۔ اس کے آگے خدام حرم نبوی بیٹھے رہتے ہیں، مقصورہ شریف میں جالی کے اندر ہی خدام جاکر صفائی کرتے دھونی دیتے اور خوشبو لگاتے ہیں، صفۂ مبارکہ پر زائرین تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں، آپ کو اگر موقعہ مل جائے تو وہاں بھی نوافل پڑھئے تلاوت کیجئے اور درود شریف کا ورد کیجئے دعائیں مانگئے۔

روضہ مبارک پر حاضری

★ اگر راستہ میں غسل نہیں کیا ہے تو مدینہ منورہ میں پہنچ کر اسباب وغیرہ رکھ کر غسل کرے یا وضو کرے صاف و عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور مسجد نبویؐ میں حاضر ہو، باب جبریل سے داخل ہو تو اچھا ہے ورنہ باب السلام، باب الرحمۃ، یا باب الصدیق یا کسی بھی دروازہ سے داخل ہو، مسجد میں نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ

داخل ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھولدے،

★ اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے پھر بایاں۔ اور سیدھا ریاض الجنۃ میں آجائے۔ یہاں دو رکعت تحیتہ المسجد پڑھے۔ کہ یہاں پڑھنا افضل ہے۔ ریاض جنۃ میں جگہ نہ ہو تو کسی بھی جگہ پڑھ لے، مگر بغیر تحیۂ مسجد پڑھے روضہ پر نہ جائے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی تشریف لائے، اور سیدھے حضور کی خدمت میں باریاب ہو گئے آپ نے ان کو واپس کر دیا کہ پہلے مسجد میں تحیۂ مسجد پڑھو پھر آؤ، گویا آپ کی ملاقات کے منجملہ آداب کے یہ بھی ایک ادب ہے، چنانچہ اگر مکروہ وقت میں پہنچنا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر انتظار کر لو،

★ اگر فرض نماز ہو رہی ہو یا نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز فرض پڑھ لے تحیتہ المسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

★ ریاض الجنت میں جب نماز پڑھ چکو تو خدا کی حمد و ثنا کرو، شکر ادا کرو اور زیارت کے قبول ہونے کی التجا کرو اور یہ دُعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ شَرَّفْتَھَا وَکَرَّمْتَھَا وَمَجَّدْتَّھَا وَعَظَّمْتَھَا وَنَوَّرْتَھَا بِنُوْرِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اے اللہ جنت کے باغوں میں کا یہ باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا فضیلت و بزرگی اور عظمت عطا کی، اور اپنے نبی حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور فرمایا۔ اے اللہ جب تو نے ہمیں دنیا میں

اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا
زِيَارَةَ وَمَا تَرَهُ الشَّرِيْفَةَ
فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهٖ وَ
تَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰى
مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ. وَاسْقِنَا
مِنْ حَوْضِهِ
الْمَوْرُوْدِ مِنْ يَدِهِ
الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً
هَنِيْئَةً لَا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا
اَبَدًا. اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اپنے حبیب کی بزرگ ترین نشانی
کی زیارت کی سعادت مرحمت
فرمائی ہے تو اپنے محبوب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت کی عزت
سے آخرت میں محروم نہ فرمائیے،
اور ہمارا حشر آپ کے زمرہ میں
آپ کے علم کے زیر سایہ فرمائیے،
ہمیں آپ کی محبت اور آپ کے
طریق پر موت دیجیے، اور آپ
کے حوض کوثر سے آپ کے
دست مبارک سے ایسا جام پلائیے
جو ایسا خوشگوار ہو کہ اس کے
پینے کے بعد کبھی پیاس نہ لگے،
بلاشبہ آپ ہر بات پر قادر ہیں۔

★ نماز کے بعد نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مرقد اطہر کے مواجہ شریف پر آؤ، جالی دار دروازہ پر پیتل کا گول حلقہ آپ کے روئے انور کے مقابل ہے، اس کے سامنے ادب سے دست بستہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ نظریں نیچی رکھو۔ ادھر ادھر مت دیکھو اور خلاف ادب کوئی حرکت نہ کرو۔ جالی سے بالکل لگ کر نہ کھڑے ہو، جالی کو چھونا اور بوسہ دینا خلاف ادب بھی ہے اور ناجائز بھی۔ اور یہ خیال کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں

قبلہ رو استراحت فرما ہیں، اور سلام وکلام سماعت فرماتے ہیں آپ کی عظمت وجلال کا لحاظ رکھتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھو۔

★ یاد رکھو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقد مبارک میں زندہ ہیں جس طرح آپ کی حیات دنیاوی میں آپؐ کی آواز پر آواز بلند کرنے کی ممانعت تھی۔ اب بھی آپ کے روضۂ مبارک پر چیخنے چلانے کی ممانعت ہے اور جن باتوں سے آپ کو اس وقت اذیت پہنچتی تھی۔ اب بھی پہنچتی ہے۔

★ آپؐ کی جناب میں کسی بھی زبان میں درود وسلام عرض کیا جائے آپؐ اس کو سمجھتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ درود وسلام کے بعد آپؐ سے آپؐ کی شفاعت چاہو اور اپنے دل کی آرزوئیں، تمنائیں آپؐ کی جناب میں پیش کرو، آپؐ کی خدمت میں باریابی کے وقت ہوسکے تو آپ کی مبارک صورت کا تصور دل میں جماؤ، اور یہ دھیان رکھو کہ آپ میری حاضری سے آگاہ اور میری معروضات سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف محدثین کرام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"آپ کا قدِ مبارک میانہ، لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے" چہرۂ مبارک گندم گوں جس میں ملاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، سر مبارک بڑا، بال سیاہ، آپ پیچھے رکھتے تھے، مانگ بیچ میں نکلی رہتی تھی، گوش مبارک نہ چھوٹے نہ بڑے، متوسط کہ دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے آپ کی بھنویں جٹی ہوئی مگر ایک باریک رگ

بیچ میں حد فاصل، آنکھیں بڑی اور خوش رنگ، سپیدی میں سرخ رنگ ڈورے، پتلی سیاہ، رخسار مبارک نرم اور پر گوشت، دندان مبارک سفید و چمکدار، تکلم فرماتے تو بجلی سی کوندتی معلوم پڑتی، دونوں مبارک کندھوں کے درمیان ابھری ہوئی مہر نبوت" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اس تصور میں کمال ادب کے ساتھ با دیدہ پرنم عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ

سلام آپ پر اے نبی سردار محترم رسول معظم

الْعَظِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

شفقت و رحمت والے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَ

آپ پر نازل ہوں۔ درود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اور اے ہمارے

حَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

نبی اور اے ہمارے پیارے اور اے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اے اللہ کے رسول

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے نبی

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے حبیب

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے ملک کی زینت۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰہِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے عرش کی روشنی

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

درود و سلام آپ پر اے مخلوق خدا میں سب سے بہتر

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

درود و سلام آپ پر اے اللہ سے گنا ہگاروں کی شفاعت

عِنْدَ اللّٰہِ۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ

فرمانے والے۔ درود و سلام آپ پر اے وہ ذات جسے

اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ کے

تَعَالٰی فِیْ حَقِّکَ الْعَظِیْمِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا

بڑے حق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا" اور اگر وہ لوگ جس وقت

اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ

انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا۔ آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے (اپنے

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

گناہوں کی) معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ مُحَمَّدَ بْنَ

تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنیوالا اور رحمت والا پاتے"

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ بْنِ ھَاشِمْ یَا طٰہٰ

درود وسلام آپ پر اے ہمارے سردار محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

یَا یٰسٓ یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمَ

اے طٰہٰ اے یٰس، اے بشارت دینے والے، اے (عالم کے) چراغ اور اسے

جَیْشِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَھَا اَنَا یَا

روشن کرنے والے اے نبیوں اور رسولوں کے لشکر کے سالار! اور یہ میں

سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُکَ ھَارِبًا

حاضر ہوں اے میرے سردار، اے اللہ کے رسول میں آپ کی خدمت میں

مِنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِیْرًا

اپنے گناہ اور اپنے (برے) عمل (کے خوف) سے بھاگ کر اور اپنے رب کے

بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ

دربار میں آپ کی شفاعت کا امیدوار اور آپ کی پناہ کا طلبگار بن کر آیا ہوں

الْغُمَّۃِ یَا سِرَاجَ الظُّلْمَۃِ اَجِرْنِیْ بِہٖ یَا اَللّٰہُ

سو آپ میری شفاعت کیجئے۔ اے امت کی شفاعت کرنیوالے اے رنج وغم کو

مِنَ النَّارِ۔ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

دور فرمانیوالے۔ اے اندھیرے کے چراغ۔ اے اللہ مجھے آپ کے وسیلے سے دوزخ سے

أَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى

محفوظ رکھنا! اے رحمت والے نبی اے اللہ کے رسول ہم آپ کی زیارت کے طلب گار

بَابِكَ الْعَالِىْ وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ

بن کر حاضر ہوئے ہیں اور بڑے شوق سے خدمت میں حاضری کا قصد کیا ہے اور

فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ

(اللہ کے کرم سے) اب آپ کے دروازہ عالی پر کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے حق کو

مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ

(جو ہم پر ہے) پہچان رہے ہیں لہذا ہم کو ناکام اور اپنے در شفاعت سے نہ لوٹائیے اے

الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَكَ الْوَسِيْلَةَ

میرے سردار، اے اللہ کے رسول میں آپ سے (اپنے لئے) شفاعت کا سوال کرتا

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ

ہوں اور اللہ تعالٰے سے آپ کے لئے مقام وسیلہ کا اور بڑائی کا اور بلند درجہ کا

الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَذَا الشَّفَاعَةَ

اور مقام محمود کا اور حوض (کوثر) کا جس پر آپ کی امت اترے گی اور سب سے بڑی

الْعُظْمٰى فِى الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ (شعر)

شفاعت (کے رتبہ) کا قیامت کے دن سوال کرتا ہوں۔ (شعر)

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ

اے ان سب میں بہترین جن کی ہڈیاں خاک میں دفن کی گئیں اور ان کی

فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

خوشبو سے میدان اور پہاڑیاں مہک اٹھیں۔

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ

میری جان فدا ہو اس قبر (مبارک) پر جس میں آپ مقیم ہیں اس میں

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

(در حقیقت) پاکیزگی سخاوت اور بزرگی (مدفون) ہے

اَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللهِ اَنْتَ

آپ ہی ہمارے محبوب ہیں اے اللہ کے محبوب۔ آپ ہی

الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ

ہماری شفاعت کرنیوالے اے اللہ کے (دربار کے) شفیع (وہاں) آپ ہی کی

الَّذِي تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ

شفاعت قبول کی جائیگی۔ آپ ہی وہ ہیں جن کی شفاعت کے پل صراط پر

الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ

سب امیدوار ہوں گے جب (وہاں) قدم ڈگمگانے لگیں گے میں گواہی دیتا

الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ

ہوں بیشک اے اللہ کے رسول آپنے اللہ کا پیغام (اس کے بندوں تک) پوری طرح

الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ وَ

پہنچا دیا اور امانت کا حق کر دیا اور اُمت کی پوری خیر خواہی فرما دی اور

جَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَّ

(کفر کے) اندھیرے کو دور فرما دیا اور (باطل کی) تاریکی کو چھانٹ دیا اور اللہ کے

رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی

راستہ میں کوشش اور قربانی کا حق ادا کر دیا اور آپ اپنے رب کی عبادت میں لگے رہے

عَنَّا وَعَنْ وَّالِدَیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَاءِ

یہاں تک کہ واصل بحق ہوئے، اللہ تعالٰے آپ کو ہماری طرف سے، ہمارے والدین کی طرف

وَنَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ

اور ملت اسلام کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ اور ہم پھر آپ سے شفاعت کا

یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ

سوال کرتے ہیں، یہ کہ آپ اللہ تعالٰے کے دربار میں ہماری سفارش کریں! ہمارا نامہ کے

لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ

پیش ہونے کے دن سخت گھبراہٹ کے دن، اس دن جب کسی کے نہ مال کام آئیگا نہ اولاد

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِجِیْرَا

مگر ہاں جو اللہ کے سامنے پاک صاف دل لیکر آیا تو وہ کام آئیگا (اے اللہ کے رسول) آپ

نِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا

ہماری شفاعت فرمائیگا اور ہمارے ماں باپ کی اور ہمارے پڑوسیوں کی اور ہمارے بزرگوں کی

عِنْدَکَ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ عِنْدَ الزِّیَارَۃِ اَلصَّلٰوۃُ

اور ہمارے استادوں کی اور ہر اس شخص کی جس نے ہمیں وصیت کی اور ہمیں پابند بنایا کہ آپ کی

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

زیارت کے وقت اس کیلئے دعا خیر کریں۔ درود وسلام آپ پر اے نبیوں اور رسولوں کے

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

بادشاہ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

* آپ کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کر کے دائیں ہاتھ تھوڑا سا ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رخ گرامی کے سامنے کھڑا ہو آپ کے روئے مبارک کے مقابلہ میں بھی پیتل کا گول دائرہ حضور والے دائرے سے چھوٹا بنا ہوا ہے اور یوں سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقِ۔ اَلسَّلَامُ

سلام آپ پر اے ہمارے سردار ابو بکر صدیق رضی سلام

عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ

آپ پر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ برحق

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثَانِیَ

سلام آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ

دو (راہ حق کے فداکاروں) میں سے ایک جبکہ وہ غار میں چھپے ہوئے تھے

اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَحُبِّ رَسُوْلِہٖ

سلام آپ پر اے وہ فدائے دین، جس نے اپنا تمام مال اللہ اور اسکے رسول کی محبت

حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ

میں خرچ کر ڈالا یہاں تک کہ ایک چیز میں رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ

اور بہترین طریقے سے آپ کو راضی کرے اور جنت کو آپ کے اترنے کی جگہ،

مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوَاکَ

آپ کے رہنے کی جگہ، آپ کے قیام کی جگہ اور آپ کا مستقل ٹھکانہ بنائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

سلام آپ پر اے سب سے پہلے خلیفۂ رسول، عالموں کے تاج اور نبی مصطفےٰ صلی اللہ

وَصِہْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

علیہ وسلم کے خسر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر اور اس کی برکتیں۔

★ اس کے بعد دو قدم دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرے۔ یہاں بھی پیتل کا گول دائرہ آپ کے چہرہ مبارک کے سامنے بنا ہوا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

سلام آپ پر، اے عمر بن الخطاب، سلام آپ پر،

یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اے انصاف اور سچائی کی بات کہنے والے، سلام آپ پر

یَا حَفِیَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْہِرَ دِیْنِ

اے محراب (مسجد نبوی) کی طرف بہ کثرت جانیوالے، سلام آپ پر اے دین اسلام

اَلْاِسْلَامِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ

کو غالب کرنیوالے سلام آپ پر، اے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَ

سلام آپ پر، اے فقیروں ضعیفوں بیواؤں اور یتیموں کے

رَامِلِ وَالْاَیْتَامِ۔ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ

سرپرست۔ آپ ہی ہیں جن کے حق میں سید البشر (صلی اللہ

سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْکَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ

علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ

عمر بن خطاب ہوتے" راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی

وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ

کرے آپ کو بہترین رضا کے ساتھ اور جنت کو بنائے آپ کے اترنے کی

مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ

جگہ، آپ کے رہنے کی جگہ آپ کے ٹھہرنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا۔ سلام

عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِہْرَ النَّبِیِّ

آپ پر، اے دوسرے خلیفۂ رسول، اور علماء کے تاج اور نبی مصطفیٰ (صلی

الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ علیہ وسلم) کے خسر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں

★ اس کے بعد حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کے مواجہ ت کے درمیان کھڑا ہو کر یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

سلام آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں وزیرو سلام آپ پر

عَلَیْکُمَا یَا مُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مشیرو سلام آپ

یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا

دونوں پر اے رسول اللہ کے مددگارو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کی برکتیں اور سلام ہو تم دونوں پر۔

★ ان دعاؤں کے علاوہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اپنے لئے، اپنے والدین اہل وعیال دوست احباب، بزرگوں استادوں اور تمام مسلمانوں کے لئے خوب دعائیں مانگے۔

★ اگر کسی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں جاں نثار ساتھیوں کی خدمت مبارک میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا تو ان کی طرف سے حضور کی خدمت میں یوں سلام پیش کرے مثلاً اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ من خلیل الرحمٰن بن فضل الرحمٰن یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ عربی میں نہ کہہ سکے تو اردو میں یوں عرض کردے کہ یارسول اللہ فلاں بن فلاں (یہاں اس کا اور اس

کے باپ کا نام لے) نے آپ کی خدمت مبارک میں سلام عرض کیا ہے اور وہ آپ سے اللہ تعالےٰ کی جناب میں شفاعت کا طلبگار ہے اور پھر حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دے ناظرین کرام سے نہایت التجا کے ساتھ درخواست ہے کہ وہ خاکسار مولف کا سلام تاجدار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں جاں نثار رفقار رضی اللہ عنہما کی خدمت مبارک میں جب بھی یاد آتے ضرور پیش فرمادیا کریں، خاکسار پر احسان عظیم ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو [illegible] عطا فرمائے ۔ آمین

★ [illegible] مسجد نبوی کے جنوب مشرقی کونے پر آئے۔ یہاں کمرہ بنا ہوا ہے [illegible] کے اندر موذن اذان دیتے ہیں۔ اس کی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر ملائکہ مقربین پر سلام عرض کرے، کہتے ہیں یہاں وہ بالاخانہ تھا جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ناراضگی کے وقت قیام فرمایا تھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَائِیْلَ۔ اَلسَّلَامُ
سلام آپ پر اے ہمارے سردار جبریل ۔ سلام

عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
آپ پر اے ہمارے سردار میکائیل۔ سلام آپ پر اے

یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا
ہمارے سردار اسرافیل۔ سلام آپ پر اے ہمارے

عِزْرَائِیْلَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلَائِکَةَ اللّٰہِ

سردار عزرائیل۔ سلام تم پر اے اللہ کے مقرب

الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ

فرشتو آسمانوں والو اور زمینوں والو سب

کَافَّةً عَامَّةً اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پر ہر ایک پر، سلام تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یَا رَجَاءَ السَّائِلِیْنَ وَاَمَانَ

اے اللہ اے سب جہانوں کے پروردگار اے سوال کرنے والوں کی امید گاہ اے

الْخَائِفِیْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

ڈرنے والوں کے لئے جائے امن۔ اے توکل کرنے والوں کے لئے پناہ گاہ۔ اے

یَا دَیَّانُ یَا سُلْطَانُ یَا سُبْحَانُ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ

بڑے مشفق، اے بڑے محسن، اے پورا پورا بدلہ دینے والے اے صاحب اقتدار، اے

یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ اِسْمَعْ دُعَاءَنَا وَتَقَبَّلْ زِیَارَتَنَا

مقدس ذات، اے ہمیشہ کے محسن، اے دعاؤں کے سننے والے ہماری دعا سن

وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

اور ہماری زیارت کو قبول کر۔ اور ہمارے خوف کو دور کر اور ہمارے عیبوں کو چھپا اور

وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ سَيِّئَاتِنَا

ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے مرنے والوں پر رحم فرما اور ہماری

وَاجْعَلْنَا يَا اللّٰهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ

نیکیوں کو قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور اے اللہ اپنے پاس ہمیں

الْفَائِزِيْنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمَجْبُوْرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

ان لوگوں میں شامل فرمالے جو تیری پناہ میں آنے والے ہیں، شادکام ہیں شکرگزار

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ

ہیں تیرے تابع فرمان ہیں وہ جنھیں نہ کوئی خوف ہوگا، اور نہ غم، اپنی رحمت سے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی جانب لوٹے اور یہ دعا پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

بیشک تمہارے پاس خدا کا پیغمبر آیا جو تم میں ہی سے ہے اس پر وہ چیز گراں ہے

مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

جس سے تم کو تکلیف پہنچے تمہاری بھلائی کا حریص ہے، ایمان والوں پر بڑا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

شفقت کرنیوالا مہربان ہے۔ پھر بھی اگر وہ بدنصیب کافر منہ پھیریں تو اے پیغمبر ان سے

تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

کہہ دیجئے مجھے اللہ کافی ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اس کے، اسی پر

وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ درحقیقت اللہ اور اس کے

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپ پر

وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

درود وسلام بھیجو۔ اے اللہ تو آپ پر صلوۃ وسلام اور برکت نازل فرما۔ اے

اَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے عطا فرما وہ ایمان جو

وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ

کامل ہو، پائیدار ہو جس کی وجہ سے تو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا

اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَعِلْمًا نَافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا

یقین (عطا فرما) کہ میں سمجھ لوں کہ مجھے صرف وہی پہنچے گا جو تو نے میری تقدیر

وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّ

میں لکھ دیا ہے اور (عطا فرما) نفع بخش علم، ڈرنے والا دل (نیز) ذکر کرنیوالی

اسِعًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ

زبان! اور نیک اولاد اور روزی افراط کیساتھ، حلال! اور پاک! اور توفیق بخش، سچی توبہ

وَصَبْرًا جَمِيلًا وَّاَجْرًا عَظِيمًا وَّعَمَلًا صَالِحًا

بہترین صبر، ثواب عظیم اور نیک عمل (دی)

مَقْبُولًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا

جو مقبول ہو اور ایسی تجارت (دی) جس میں کبھی گھاٹا نہ ہو

عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ

اے نوروں کے نور، اے دلوں کا حال جاننے والے مجھے اور تمام

مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

مسلمانوں کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف پہنچا، دنیا میں بھی اور

وَتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

آخرت میں بھی اور مجھے اسلام کی حالت میں موت دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِيْفِ

اے اللہ ہمارے اس معزز مقام میں سیدنا رسول اللہ

بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

صلی اللہ علیہ وسلم، کے مواجہہ میں ہمارا کوئی گناہ نہ رہے جسے تو معاف نہ

وَلَا هَمًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا عَيْبًا يَا اَللّٰهُ

کرے اور اے اللہ کوئی غم نہ رہے جسے تو دور نہ فرمادے اور اے اللہ

اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا مَرِيْضًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ

کوئی عیب نہ رہے جسے تو چھپا نہ دے اور اے اللہ کوئی بیمار نہ رہے جسے تو

وَعَافَيْتَهٗ وَلَا مُسَافِرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ

صحت و آرام عطا نہ فرمادے اور اے اللہ کوئی مسافر نہ رہے جسے تو (سفر کی مشکلات)

وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا رَدَدْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ

سے چھٹکارا نہ دیدے اور اے اللہ کوئی کھویا ہوا نہ رہے جسے تو لوٹا نہ دے

اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا

اور اے اللہ کوئی دشمن نہ رہے جسے تو رسوا اور برباد نہ کر دے اور اے اللہ کوئی

اَغْنَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً يَا اَللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

فقیر نہ رہے جسے تو غنی نہ کردے اور اے اللہ ہماری دنیا اور آخرت کی

وَالْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ

ضرورتوں میں سے کوئی ضرورت جس میں ہماری بہتری ہو ایسی نہ ہو

يَسَّرْتَهَا۔ اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ

جسے تو پورا نہ کردے اور آسان نہ فرمادے! اے اللہ ہماری حاجتوں کو

اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا

پورا فرمادے اور ہمارے کاموں کو آسان کردے اور ہمارے دلوں کو

وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

کھولدے اور ہماری (اس) زیارت کو قبول فرما اور ہمارے خوف کو دور کر دے

وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

اور ہمارے عیبوں کو چھپا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہماری

اَعْمَالَنَا وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا

تکلیفوں کو دور کر دے اور نیکیوں کے ساتھ ہمارے اعمال کا خاتمہ کر اور ہماری

سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْ

مسافرت کو ہمیں اپنے اہل و عیال میں لوٹا کر دور کر دے اس حال میں کہ ہم

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ

صحیح سلامت ہوں کامیاب ہوں ہمارے عیبوں پر پردہ پڑا ہوا اور ہمیں اپنے نیک

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا

بندوں میں شامل فرما ان نیک بندوں میں جن پر نہ کبھی خوف طاری ہو اور نہ غمگین ہوں

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اے سب جہانوں کے پالنے والے

★ پھر قدمین شریفین کی جانب سے باب جبریل کی طرف آئے اور وہاں سیدہ فاطمۃ الزہراء کے حجرہ کی طرف متوجہ ہو کر ان پر سلام پیش کرے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ اپنے مکان ہی میں مدفون ہوئیں، مگر صحیح روایت سے آپ کا جنت البقیع میں دفن ہونا ثابت ہے، تاہم یہاں بھی سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے لئے محترم فاطمۃ زہرا اے صاجزادی

رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

رسول اللہ کی۔ سلام ہو آپ پر اے صاجزادی اللہ کے نبی کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ

آپ پر اے صاجزادی اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاجزادی

الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ

اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی سلام ہو آپ پر اے پانچویں کملی والوں میں کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا

سلام ہو آپ پر اے زوجہ امیر المومنین ہمارے سردار

عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ اَلسَّلَامُ

علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سلام ہو آپ پر

عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ

اے والدہ صاحبہ حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کی جو دو سردار

الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا

دو شہید دو ستارے دو چاند چمکتے ہوئے دو سردار ہیں۔

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ

نوجوانانِ جنت کے جنت میں وہ ابو محمد حسن

وَاِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

اور ابو عبد اللہ حسین ہیں ۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن دونوں سے

وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

اور آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو

مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاوَاكِ ۝ اَلسَّلَامُ

آپ کے لئے گھر اور آرام ۔ اور ٹھہرنے اور ٹھکانے کی جگہ سلام ہو

عَلَیْكِ وَعَلٰی اَبِیْكِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِكِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی

آپ پر اور آپ کے والد محترم محمد مصطفےٰ اور آپ کے شوہر مکرم حضرت علی مرتضےٰ

وَاَبْنَیْكِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور آپ کے صاحبزادوں حسن و حسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

★ زیارت سے فارغ ہو کر استوانہ ابی لبابہ کے پاس آ کر دو رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور ریاض الجنہ کے دوسرے ستونوں کے پاس بھی نماز پڑھے، درود پڑھے اور دُعائیں مانگے، پھر منبر شریف کے پاس آئے اس پر ہاتھ رکھ کر درود پڑھے اور دُعا مانگے، ان سب باتوں سے فارغ ہو کر گھر آ جائے اور جتنے ایام وہاں قیام کا موقع ملے مقیم رہے۔

★ دورانِ قیام درود شریف کا کثرت سے ورد رکھے۔[1] پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کرتا رہے، یہاں کی ایک نماز کا ثواب ایک روایت کی رو سے ایک ہزار کے برابر اور ایک دوسری روایت کے مطابق پچاس ہزار کے برابر ملتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے برآت لکھی جاتی ہے گی۔ اور عذاب و نفاق سے بھی برآت لکھی جائے گی۔ (او کما قال)

★ یہاں بھی بعض بدنصیب فروعی اختلاف کی آڑ لے کر امام کے پیچھے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے آپ ان کے بہکانے میں نہ آئیں۔ ورنہ سعادت کے بجائے شقاوت لے کر لوٹیں گے۔ اور وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہیں گے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا جو اجر و ثواب ہے وہ بھی انھیں حاصل نہ ہوگا۔

★ ممکن ہو تو مسجد میں مستقل اعتکاف کرے، ورنہ جتنی دیر مسجد میں رہے اعتکاف کی نیت کرلے، شب بیداری اور عبادت میں اکثر وقت گذارے، مسجد نبوی میں قرآن مجید پڑھے، جب مسجد نبوی میں حاضر ہو تو روضۂ اطہر کو دیکھا کرے کہ روضۂ مبارک کا

---

[1] درود شریف کے برکات و فوائد سے متعلق ایک مستقل رسالہ شائع کیا گیا ہے جس میں بہت سے درود شریف لکھے گئے ہیں اس کا مطالعہ کرلیا جائے اور اس کے مندرجات میں کوئی درود شریف منتخب کرکے دل چاہے تو اس کا ورد رکھا جائے (نعمانی)

دیکھنا بھی باعث ثواب ہے مسجد سے باہر ہو تو گنبد خضرا کو دیکھا کرے یہ بھی اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

★ مسجد میں شور و غل، لڑائی جھگڑا، اور دنیاوی بات چیت نہ کرے۔

★ دورانِ قیام ممکن ہو تو روزانہ ورنہ ہر دوسرے تیسرے خصوصاً جمعہ کو جنت البقیع میں زیارت کے لئے حاضر ہوا کرے۔ زیارت کا مناسب وقت صبح فجر کی نماز کے بعد ہے۔

★ روزانہ یا ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا جائے اور دو یا چار رکعت نفل پڑھے اور دعائیں مانگے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے با طہارت مسجد قبا جائے۔ اور وہاں دو رکعت پڑھے۔ اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (او کما قال)

★ ان کے علاوہ دیگر مقدس و متبرک مقامات کی زیارت کو بھی جائے۔

★ مواجہہ شریف میں اگر آسانی سے باریابی ہو جائے تو پانچوں وقت حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرے۔

★ بجز ضرورت شدیدہ اور مجبوری کے روضۂ مبارک کی طرف پشت نہ کرے، نہ نماز میں نہ خارج نماز!

★ جب بھی روضۂ مبارک کے برابر سے گذرے تھوڑا رک کر صلوٰۃ و سلام عرض کرے گو مسجد سے باہر ہی ہو۔

★ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ و سلام عرض کرتے وقت دست بستہ ہونا جائز ہے۔

جنّت البقیع

★ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے۔ جو مسجد نبوی کے مشرقی سمت واقع ہے، باب جبریل کے سامنے ایک گلی ہے اس میں سے نکل کر جب سڑک پر آتے ہیں تو سامنے بقیع کا احاطہ ہے۔

اس میں بے شمار صحابہ (بروایتے دس ہزار) اور اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ بقیع میں دفن ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت ہے۔

★ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بقیع کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب مدفون ہیں،

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر امہات المومنین، اور تینوں صاحبزادیوں، اور صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین، حضرت عباس رضؓ حضرت امام حسنؓ، حضرت عقیلؓ بن طالب، حضرت حلیمہ سعدیہ رضؓ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں کے مزارات بھی بقیع کے احاطہ میں ہیں۔ بقیع کی مشرقی دیوار سے باہر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے مزار ہیں۔

★ ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت اسد بن زرارہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزارات ہیں۔ شیخ القرا امام نافع اور امام مالک رحمہما اللہ بھی یہیں

مدفون ہیں۔ اس کے علاوہ شہداءِ اُحد میں سے اُن صحابہ کے مزار بھی یہیں ہیں۔ جو جنگ اُحد میں مجروح ہوتے اور مدینہ میں آکر فوت ہوئے۔

★ اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں کہ بقیع میں آکر سلام و دعا کی ابتداء کس جگہ سے کرے۔ بعض حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، بعض حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور بعض حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار سے شروع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں، جہاں سے بھی شروع کرے اجازت ہے!

جب بقیع میں داخل ہو (یا اس کے پاس سے گذرے) تو یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا

تم پر سلام ہو اے مومنوں کی بستی کے

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

ساکنو، ہم بھی انشاء اللہ تم سے آملنے والے ہیں

لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا

اے اللہ بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ انھیں بھی

وَلَھُمْ

اور ہمیں بھی معاف فرما

پھر ہر ہر معروف و معلوم مزار پر حاضر ہو کر اس ترتیب سے سلام عرض کرے سب سے
پہلے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی زیارت کرے اور کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. اَلسَّلَامُ
سلام آپ پر اے ہمارے سردار عثمان بن عفان۔ سلام
عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْکَ مَلَائِکَةُ الرَّحْمٰنِ
آپ پر اے وہ کہ آپ سے اللہ کے فرشتے بھی شرمائے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ
سلام آپ پر اے وہ کہ جس نے قرآن کو اپنی تلاوت سے
وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِہٖ وَسِرَاجُ اللّٰہِ تَعَالٰی
زینت دی اور محراب کو اپنی امامت سے منور کیا اور اے اللہ تعالٰے
فِی الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ
کے چراغ جنت میں۔ سلام آپ پر، اے تیسرے خلیفہ راشد،
الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ
اللہ تعالٰے آپ سے راضی ہوا اور آپ کو بہترین رضا مندی کے ساتھ
اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ وَ
راضی کردے اور جنت کو آپ کے اترنے کی جگہ آپ کے رہنے کی جگہ اور
مَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوَاکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
آپکے ٹھہرنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا بنائے۔ سلام آپ پر اور اللہ تعالٰے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

کی رحمت اور اس کی برکتیں

پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کرے اور یوں کہے (ان کا مزار جنت البقیع کی چار دیواری سے باہر ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا سَعِيْدِ ﹰالْخُدْرِيَّ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت ابو سعید خدری

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے روایت کرنیوالے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے صحابی رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے

حَبِيْبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيْبِ

محبوب اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے صحابی اللہ کے محبوب

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ

کے سلام ہو آپ پر اے صحابی نبی مصطفےٰ کے راضی ہو اللہ تعالیٰ

تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو

اَلْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ

آپ کا گھر اور آپ کا مسکن اور آپ کے رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا

أَفَاضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ

فیضیاب فرمائے اللہ تعالےٰ ہمیں آپ کی برکتوں سے اور آپ کے

عُلُوْمِكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

علوم کی برکتوں سے دنیا اور آخرت میں سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی زیارت کرے اور یوں کہے (ان کا مزار بھی جنت البقیع کی چہار دیواری سے باہر ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ رسول اللہ کے چچا کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

آپ پر اے اہلیہ محترمہ نبی کے چچا کی۔ سلام ہو آپ پر اے

زَوْجَةَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

اہلیہ محترمہ خدا کے محبوب کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ

زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ

عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِيُّ

علی مرتضےٰ کی سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ کفن دیا جس کو نبی نے

بِقَمِيصِهِ وَلَحَدَهَا بِيَمِينِهِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اپنے کُرتے میں اور قبر میں اتارا ان کو اپنے داہنے ہاتھ سے۔ اللہ تعالیٰ

عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپ سے راضی ہوا ور آپ کو راضی کرے بہتر راضی کرنا اور بنادے

مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط اَلسَّلَامُ

جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل اور آرام گاہ۔ سلام ہو

عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہو اور یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةَ۔ يَا

سلام ہو آپ پر اے ہماری سردار حضرت حلیمہ سعدیہ۔ اے

مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ

دودھ پلاتی اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلاتی

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلاتی مصطفےٰ کی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَ

راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور

جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ

بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور اُترنے کی جگہ اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر جنت البقیع کے دروازے کے پاس جو شہداء مدفون ہیں ان کی زیارت کرے اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ يَا نُجَبَاءُ

سلام ہو تم پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شرفاء

يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اے سردارو! اے مجسم صدق و وفا سلام ہو آپ پر

يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ سَلَامٌ

اے جہاد کرنے والو! اللہ کی راہ میں جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے

عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے۔ گھر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ الْبَقِيْعِ كَافَّةً عَامَّةً

آخرت کا سلام ہو تم پر اے بقیع کے شہیدو! تم سب پر اور اللہ کی

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ
سلام ہو آپ پر اے ابراہیم صاحبزادہ رسول اللہ کے سلام ہو
عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ
آپ پر اے صاحبزادہ نبی اللہ کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے اللہ کے
اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ
محبوب کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے مصطفٰے کے سلام ہو آپ پر
عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اور جو آپ کے آس پاس صحابی ہیں رسول اللہ کے سلام ہو
اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
آپ پر اے اصحاب رسول اللہ کے راضی ہو
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا
اللہ تعالٰے آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور
وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ
بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے آرام اور ٹھکانا
وَمَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو۔ اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا نَافِع شَیْخَ الْقُرَّاءِ۔ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا نافع قاریوں کے شیخ سلام ہو

عَلَیْکَ یَا مَوْلٰی اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْکَ

آپ پر اے خادم ابن عمر کے راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے

وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ

اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنادے جنت کو

مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوٰکَ

آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو آپ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا الْاِمَامَ مَالِکًا صَاحِبَ الْمَذْهَبِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام مالک مذہب والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ دَارِ الْھِجْرَۃِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

سلام ہو آپ پر اے امام دار الہجرت (مدینہ) کے راضی ہو اللہ تعالیٰ

عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ. اَلسَّلَامُ

کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کے مزار پر حاضر ہو۔ اور یوں کہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَقِيْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ. اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے عقیل بن ابی طالب سلام ہو۔

عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے صاحبزادے رسول اللہ کے چچا کے سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ ؐ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ

اے صاحبزادے اللہ کے نبی کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے

حَبِيْبِ اللّٰهِ ؐ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے مصطفےٰ کے چچا کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَخَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ؓ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے بھائی حضرت علی مرتضٰے کے سلام ہو آپ پر

وَعَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور اُن پر جو آپ کے آس پاس ہیں اصحاب رسول اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہوا اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَ

اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور مقام اور

مَاْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات
اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات سلام ہو آپ پر

یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ

اے ازواج رسول کی سلام ہو آپ پر اے ازواج اللہ

حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی

کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے ازواج مصطفےٰ راضی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَ

اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا

مَاوٰكُنَّ السلام عليكن ورحمة الله وبركاته

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاجزادیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ

آپ پر اے صاجزادیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے صاجزادیو

حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاجزادیو مصطفےٰ کی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَ

اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے قیام اور

مَاوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبَّاسًا يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عباس اے عم بزرگوار رسول اللہ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے چچا

حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ

اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا حضرت مصطفٰی کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ حَسَنَ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام حسن جو اللہ کے برگزیدہ تھے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام زین العابدین سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ مُحَمَّدَ الْبَاقِرِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار حضرت امام محمد باقر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ جَعْفَرَ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ہمارے سردار امام جعفر صادق سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ

آپ پر اے اہل خاندانِ نبوت و معدنِ رسالت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سب سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ

اور بنا دے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور جائے سکونت اور آرام گاہ اور

مَاْوٰیکُمْ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ

سلام ہو آپ پر اے صاجزادی رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر

یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ

اے صاجزادی نبی اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاجزادی اللہ کے

اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا

محبوب کی راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰىكِ

اور بنا دے جنت کو آپ کی جائے قیام اور آپ کی جائے سکونت اور جائے آرام اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ

آپ پر اے پھوپھیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو!

حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ الْمُصْطَفٰى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو! مصطفےٰ کی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَ

اور بنادے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور سکونت گاہ اور آرام گاہ اور

مَاْوٰكُنَّ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے:۔ (ان کا مزار بھی جنت البقیع کے احاطہ سے باہر ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْمٰعِيْلَ ابْنَ الْاِمَامِ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا اسمٰعیل بن امام

جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ

جعفر صادق سلام ہو آپ پر اے اہل خاندان نبوت

وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ

وکان رسالت ـــــ راضی ہو اللہ تعالٰے آپ سے اور راضی فرمائے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَ

آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل

مَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت احد و شہداء اُحد

★ مدینہ طیبہ سے جانب شمال تین میل کے قریب یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اُحدُ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحدُ سے محبت کرتے ہیں" آپؐ جبل اُحدُ پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور فرمایا ہے کہ "جب تم اُحدُ پر آؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو" اس لئے وہاں کے درخت پودے، بوٹی، وغیرہ کے پتے وغیرہ کھا لینا چاہیئے! اُحدُ کی زیارت جمعرات کو افضل ہے۔

★ اب مدینہ کی آبادی اُحدُ کے قریب تک پہنچتی جا رہی ہے۔

اُحد پہاڑ کی تلہٹی میں ۳ھ کا معرکہ پیش آیا جہاں حضرت حمزہ

اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات ایک احاطہ میں ہیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور کے محبوب چچا کا مزار احاطہ کے بیچ میں ہے آپ کی قبر مبارک کے برابر ہی حضرت عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔ اور کچھ آگے باقی اصحاب کرام مدفون ہیں۔

اس احاطہ کے دروازہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوں تو سامنے ہی وہ پہاڑی ہے جسے جبل رُماۃ کہتے ہیں جہاں تیرانداز صحابہ متعین کئے گئے تھے، اسی کے قریب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اصل شہادت گاہ کی عمارت کے کھنڈر ہیں۔ سیلاب میں آپ کی قبر آجانے کے سبب سے آپ کو موجودہ جگہ پر منتقل کیا گیا۔

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو (جمعرات کے روز زیارت افضل ہے) تو یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ سلام ہو آپ پر اے

عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عم محترم رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے عم بزرگوار اللہ کے نبی کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی

آپ پر اے چچا اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفیٰ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ

سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے شیر اللہ کے اور شیر

رَسُوْلِهٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

اس کے رسول کے سلام ہو آپ پر اے سیدنا عبد اللہ بن

جَحْشٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ ابْنَ عُمَيْرٍ ط

جحش سلام ہو آپ پر اے مُصعب بن عمیر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً

آپ پر اے شہدائے اُحد سب کے سب پر اور اللہ

وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر قبہ کے باہر جو شہدا ہیں۔ اُن کی قبروں کی زیارت کرے اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ

سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شریفو! اے سردارو!

يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ

اے مجسّم صدق و وفا! سلام ہو آپ پر اے کوشش کرنے والو

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اللہ کی راہ میں کوشش کا حق سلام ہو آپ پر بدلے میں اسکے جو آپنے صبر

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اُحُدٍ

کیا پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو تم پر اے شہدائے اُحد

كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

★ اسی جنگ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے دندانِ مُبارک شہید ہوا. آپؐ جس جگہ زخمی ہوئے وہاں ترکوں نے علامتی عمارت بنادی تھی مگر اب اس کے آثار کھنڈر کی صورت میں ملتے ہیں. یہ جگہ حضرت حمزہؓ کے مزار سے آگے اُحد کی طرف کی آبادی میں ہے. یہاں سے زخمی ہونے اور کفار کے دباؤ کے پیش نظر اُحد کی بالکل جڑ میں حضورؐ منتقل ہوئے، اور وہیں آپ کے زخم کو دھو کر مرہم پٹی کی گئی اس جگہ کو قبہ ثنایا کہتے ہیں. چھوٹی دیواروں کا مختصر سا احاطہ ہے اسی کے سامنے ایک غار ہے، کہتے ہیں کہ زخم کی صفائی کے بعد یہیں آپ نے آرام فرمایا تھا، اس غار کے دائیں بائیں سفیدی کے نشانات دور سے نظر آتے ہیں، چڑھائی زیادہ بھی نہیں اور مشکل بھی نہیں!

★ قبہ ثنایا. اور غار کی زیارت کا موقع ملے تو وہاں بھی دو. رکعت نفل پڑھئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعائیں مانگئے. محض سیر وتفریح اور خوش وقتی کر کے نہ چلا آئے.

مدینہ طیّبہ کی دیگر زیارات

مساجد

★ مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں جن میں سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھی ہے ان کی زیارت بھی کرنا باعث سعادت و ثواب ہے، ان مساجد میں سے بہت سی تو اب بھی آباد ہیں اور بہت سی منہدم و غیر آباد ہیں، البتہ ان مساجد میں سے کوئی مسجد بھی زمانہ نبوی کی تعمیر و ہیئت پر موجود نہیں آپ کے بعد بہت دفعہ ان کی تجدید ہو چکی ہے مگر چونکہ جگہ وہی ہے اس لئے آثار برکت و رحمت سے خالی نہیں۔ یہاں چند مشہور مساجد کا مختصر سا تذکرہ درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو استفادہ میں سہولت ہو۔

(۱) **مسجد قبا** مدینہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی سے تقریباً ۲½ میل پر واقع ہے۔ پیدل کا راستہ آدھ گھنٹہ کا ہے۔ مسجد غمامہ کے سامنے سے بسیں چلتی ہیں جو فی سواری چار قرش یکطرفہ کرایہ لیتی ہیں، دو تین ریال میں پوری ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ مدینہ کی آبادی اب مسجد قبا تک پھیل گئی ہے، اور مسجد کے آس پاس تک پختہ و شاندار عمارات بن گئی ہیں۔

★ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب تشریف لاتے تو قبیلہ بنی عوف کے پاس فروکش ہوتے اور آپ نے مع صحابہ کرام کے خود اپنے دست

مُبارک سے اس کی بُنیاد رکھی، مسجد حرام، مسجدِ نبوی اور مسجد اقصٰے کے بعد مسجد قبا دُنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے آپ کا ارشاد گرامی ہے.

کہ "مسجد قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے مثل ہے" (او کما قال)

جب بھی موقعہ ملے سواری یا پیدل اس کی زیارت کرے. البتہ شنبہ (ہفتہ) کے دن افضل ہے! پیر کے دن کی بھی روایت ملتی ہے. اور ۱۷ رمضان کو بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی حدیث ہے

★ مسجد کی موجودہ عمارت ترکوں کی بنائی ہوتی ہے حال ہی میں سعودی حکومت نے بڑے پیمانہ پر اس کی مرمت کرائی ہے، دیواروں اور فرش پر سنگ مرمر لگایا ہے، خوبصورت اور مضبوط دروازے لگاتے، اور شمال جانب شاندار مسقف دالان ہے، اس مرمت کے بعد مسجد نہایت عالیشان اور خوبصورتی کا بیحد جاذب نمونہ بن گئی ہے. اس کی اندرونی محراب حکومت تونس نے بہت خوبصورت بنوا کر عطیہ کی ہے!

★ مسجد کے صحن میں وہ محراب بھی ہے جو آیت لمسجد اسس علی التقوی الخ نازل ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی، اسی محراب کے سامنے ذرا بائیں ہاتھ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی بیٹھی تھی، دو سال قبل جبکہ مسجد کے صحن کا فرش کچا تھا وہ نشان چونہ کے فرش کے ذریعہ محفوظ تھا، اب پورا فرش سنگ مرمر کا بنا دیا گیا ہے.

★ مسجد کے مشرقی کونہ میں کہتے ہیں کہ پہلے ایک سوراخ تھا۔ اب بہر حال نہیں ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت قبلہ کا رُخ متعین کرنے کے لئے جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہاں سے کعبہ حضورؐ کے سامنے کر دیا تھا، مگر یہ واقعہ مسجد قبا کی دوسری تعمیر کے وقت تحویل قبلہ کے بعد کا ہے کیونکہ پہلی تعمیر کے وقت قبلہ مسجد اقصیٰ کی طرف تھا اور خود حضورؐ نے اسی جانب جہت قبلہ متعین کی تھی۔

(۲) مسجد جمعہ

قبا کے نئے راستہ سے جانب مشرق یہ مسجد واقعہ ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا، اُس وقت اس جگہ بنو سالم آباد تھے، یہ جگہ وادی "رانونا" کہلاتی تھی، مسجد کے قریب ایک باغ بستان والجزع تھا۔ اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

(۳) مسجد غمامہ

مشہور بازار مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے، مسجد نبوی کے باب السلام کے سامنے ایک تنگ بازار ہے جسے سوق النقاش کہتے ہیں، مشہور ہے کہ حضور کے زمانے میں بھی یہ بازار اسی جگہ تھا۔ اس بازار سے گزر کر جب مین روڈ پر آتے ہیں تو سامنے ہی مسجد غمامہ ہے، اس مسجد کو مسجد مُصلّیٰ بھی کہتے ہیں، یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے، صلوٰۃ استسقا بھی یہیں ادا فرمائی تھی ایک مرتبہ دھوپ کی شدت کے وقت اسی مقام پر ابر آپؐ پر سایہ فگن ہوا۔ اسی وجہ سے اس کا نام مسجد غمامہ مشہور ہوا۔

(۴) مسجد سُقیا

باب عنبریہ (مدینہ سے مکہ مکرمہ

جانے کا یہی راستہ ہے) کے قریب ریلوے کا ایک اسٹیشن تھا۔ اس کے اندر ایک قبہ ہے جسے قبتہ الرؤس کہتے ہیں، اس میں ایک کنواں وبیر السقیا بھی ہے۔ روایت ہے کہ غزوۂ بدر کو تشریف لے جاتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ جیش بدر کا معائنہ فرمایا تھا۔ اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی۔

(۵) مسجد فتح | اس کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلےٰ بھی ہے۔ جبل سلع کے غربی کنارہ اونچائی پر ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر کہتے ہیں کہ یہاں آپ نے تین روز پیر۔ منگل اور بدھ۔ دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ نے چہار شنبہ کے روز آپ کی دعا قبول فرمائی اور فتح کی خوشخبری دی اور مسلمانوں کو فتحمند کیا۔

اس مسجد کے قبلہ رُخ، چار اور مساجد ہیں جو مسجد سلمان فارسیؓ مسجد ابوبکرؓ مسجد عمرؓ۔ مسجد علیؓ کے نام سے مشہور ہیں دراصل غزوۂ خندق کے موقعہ پر یہ ان حضرات کے پڑاؤ تھے، اور حضورؐ نے یہاں تشریف لاکر نماز بھی پڑھی۔ جن کو محفوظ و متعین کرنے کے لئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبد العزیز نے مساجد کی شکل دے دی۔

یہ مقام مَسَاجِدِ خَمسَہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی اہم امر پیش آتا میں مسجد فتح میں فوراً حاضر ہوتا اور دُعا کرتا تھا۔ اور مجھے دُعا کی قبولیت کی بشارت ملجاتی تھی۔

(۶) مسجد بنی حرام | مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلع کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع ہے۔ یہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز ادا فرمائی ہے۔ اسی گھاٹی کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی۔ اور غزوہ خندق کے دنوں میں رات کو آپؐ نے اسی غار میں آرام بھی فرمایا ہے۔ اس غار کی زیارت بھی باعث شرف وسعادت ہے۔

⑦ **مسجد ذباب** | اسے مسجد رایہ کہا جاتا ہے۔ جبل اُحد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع سے اُتر کر بائیں جانب جبل ذباب ہے۔ اسی پر یہ مسجد واقع ہے۔ ایک روایت کے مطابق غزوہ خندق میں آپؐ کا خیمہ مبارک یہاں نصب تھا۔ اور یہاں آپؐ نے نماز بھی ادا فرمائی۔

⑧ **مسجد قبلتین** | مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے قریب اونچائی پر واقع ہے۔ اس کی ایک دیوار میں محراب کا نشان بنا ہوا ہے جس کا رُخ بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری دیوار میں بجانب کعبہ باقاعدہ محراب ہے، کہتے ہیں تحویل قبلہ کا حکم عین حالت نماز میں اسی مسجد میں نازل ہوا تھا۔ اسی لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد قبا میں ہوا تھا واللہ اعلم۔

⑨ **مسجد الفضیح** | عوالی (محلہ کا نام) کے شرق میں واقع ہے۔ یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ فضیح کھجور کی شراب کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ تحریم خمر سے پہلے ایک جماعت

کے ساتھ مے نوشی میں مشغول تھے کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی، جونہی انھیں اس کی اطلاع ملی تو انھوں نے شراب کے سارے مٹکے توڑ ڈالے اور شراب بہادی۔ غالباً یہ واقعہ اسی جگہ کا ہے اسی لئے اس کا نام مسجد فضیح پڑ گیا

★ بعض حضرات نے اس کا نام مسجد شمس بتایا ہے۔ اس لئے کہ اونچائی پر ہے اور دوسری جگہ کی نسبت یہاں سے طلوع پہلے نظر آتا ہے۔ مسجد قبا سے جانب شرق میل پون میل کے قریب ہے۔ بغیر چھت کی کالے پتھروں کی ایک چہار دیواری ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عصر کی نماز قضا ہوگئی، سورج غروب ہوگیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپؐ نے دعا فرمائی۔ اور سورج پلٹ آیا، اور یہ دعا اسی مقام پر فرمائی تھی جہاں مسجد شمس ہے، اسی لئے اس کا نام مسجد شمس پڑ گیا لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے جو خیبر کے شہروں میں سے ایک شہر تھا البتہ سورج کے لوٹائے جانے کا واقعہ صحیح ہے!

(یہ وہی مقام ہے جس کا ذکر حضور کی مدینہ آمد کے وقت کے استقبالی اشعار میں کیا گیا ہے)

طلع البدر علینا ۔ من ثنیات الوداع

(۱۰) مسجد بنی قریظہ مسجد فضیح سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے، یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت اس جگہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا، اور یہود کے مقرر کردہ حَکَم حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہیں وہ فیصلہ صادر کیا تھا جس کی رو سے یہودی مردوں کو قتل اور بچوں، عورتوں کو قیدی

بنایا تھا۔

(۱۱) **مسجد بنی ظفر** یہ مسجد بقیع سے مشرقی جانب حرہ واقم کے کنارے واقع ہے، یہاں ایک قبیلہ بنو ظفر نامی بود وباش رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف فرما ہوئے، اور نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد وہیں پڑے ہوئے ایک پتھر پر آپ بیٹھ گئے۔ اہلِ مدینہ میں زمانہ قدیم سے یہ بات مشہور رہی ہے کہ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس پتھر پر بیٹھ جاتے تو ان شاء اللہ صاحب اولاد ہو جاتی ہے۔ اس پتھر پر بیٹھ کر ایک صحابی نے آپ کی فرمائش پر قرآن شریف کی تلاوت کی۔ ایک آیت کی تلاوت پر آپؐ پر گریہ طاری ہوا۔

اس مسجد کو مسجد البغلۃ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ مسجد کے قریب ایک پتھر پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر کے سم کا نشان قدرتی طور پر کندہ ہے! ایک اور پتھر پر کہنی ٹیکنے کا نشان بھی ہے، ایک اور پتھر پر انگلیوں کے نشان بھی تھے۔

(۱۲) **مسجد الاجابہ** بقیع سے شمال جانب "بستان سمان" کے پاس ہے، اب اس کے آس پاس بساتین کی جگہ عمارات ہیں، اور کافی آبادی ہے۔ اُس وقت بنو معاویہ (ابن مالک ابن عوف) یہاں مقیم تھے۔ اس لئے اس کا نام مسجد بنی معاویہ بھی ہے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لاتے، نماز کے بعد دیر تک دعا میں مشغول رہے، فراغت کے بعد فرمایا، میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کی تھیں۔

① میری امت کو (اجتماعی) قحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ فرماتے۔
② اُسے غرق عام سے ہلاک نہ فرماتے۔
③ ان میں باہمی اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو۔
اللہ تعالےٰ نے ان میں سے اوّل کی دو درخواستیں قبول فرمالیں مگر تیسری منظور نہیں فرمائی۔ محمد بن طلحہؓ سے مروی ہے کہ اس مسجد میں آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ محراب سے دائیں جانب دو گز کے فاصلہ پر ہے۔

⑬ **مسجد سجدہ** | بستان، بحیری، اور "بساتین صدقہ" کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کافی طویل سجدہ فرمایا۔ اس کو مسجد بحیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد حضرت حمزہؓ کے مقام شہادت کی طرف لے جانے والے راستہ پر شرقی جانب دائیں ہاتھ پر ہے اسے مسجد طریق السافلہ اور مسجد ابو ذر غفاریؓ بھی کہتے ہیں۔

⑭ **مسجد اُبَیّ** | بقیع کے متصل ہے۔ یہاں حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا حضور یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے تھے۔

⑮ **مسجد ابوبکرؓ** | مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب واقع ہے۔

⑯ **مسجد عمرؓ** | یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب قبا جانے والی سڑک پر بائیں ہاتھ واقع ہے۔

⑰ **مسجد علیؓ** | یہ بھی مسجد غمامہ کے شمال جانب مسجد ابوبکرؓ کی لائن میں تھوڑے سے فاصلہ پر ہے۔ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ

کے محاصرہ کے وقت حضرت علیؓ اپنا مکان چھوڑ کر یہاں فروکش ہو گئے تھے۔

(۱۸) **مسجد مشربہ ام ابراہیم** ابن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محلہ عوالی میں مسجد قریظہ سے شمالی جانب حرہ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے۔ یہ جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھی نماز ادا فرمائی ہے! مشربہ کے معنے باغ کے ہیں۔ یہاں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے کچھ باغ تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ صدقات تھے جو آپ نے فقراء و مساکین پر وقف فرما دیئے تھے۔

آبار مدینہ

★ آبار بیر کی جمع ہے، بیر کنویں کو کہتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعض کنویں آج بھی موجود ہیں، جن کا پانی اہل مدینہ نوش فرماتے تھے، جن میں حضور کا لعاب دہن شامل ہوا، جن سے آپ وضو فرماتے تھے، مگر افسوس ہے ان میں سے اکثر کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بہت سے مٹی پتھروں سے اٹے ہوئے ہیں، اکثر ناقابل استعمال ہیں، مگر چونکہ ان کو سرکار سے نسبت کی سعادت و برکت حاصل ہے اس لئے زائرین کو ان کی زیارت ضرور کرنی چاہیئے، اور جو کنویں قابل استعمال ہیں ان کا پانی بھی ضرور تبرکاً پینا چاہیئے، اور ہو سکے تو بطور تبرک اپنے ساتھ بھی لانا چاہیئے۔

(۱) **بیر اریس** مسجد قبا کے متصل غربی جانب تھا۔ ۱۳۸۸ھ میں اس کو اچھے پیمانے پر دوبارہ تعمیر کرنے اور قابل استعمال

بنانے نیز عین زرقا کو اس کے اندر سے گذارنے کا کام ہو رہا تھا، مگر ۱۳۸۹ء کی حاضری کے وقت اس کا نشان بھی غائب پایا بہت عرصہ سے نا قابل استعمال تھا، مگر کنویں کی شکل اور منڈیر باقی تھی، اب وہ بھی باقی نہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اس کا پانی پیا اور اس سے وضو کیا، اس کا پانی نہایت صاف وشیریں تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت والی انگوٹھی اسی کنویں میں گری، اور تین روز کی تلاش بسیار اور کنویں کا سارا پانی نکال دینے کے باوجود دستیاب نہ ہوئی۔

اسی لئے بیر خاتم بھی اس کا نام ہے۔ حضور کے زمانہ میں کنویں میں اُترنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

(۲) **بیر غرس** | مسجد قبا سے چار فرلانگ تقریباً شمال مشرق جانب موضع "قربان" میں واقع ہے۔ اس کے پانی کا رنگ سبزی مائل تھا۔ اس کا پانی حضور نے نوش فرمایا، اس سے وضو فرمایا اور لعب دہن مُبارک اور شہد اسمیں ڈالا ہے۔

روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ بعد وفات بیر غرس کے سات ڈول پانی سے مجھے غسل دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(۳) **بیر بُضاعہ** | اُحد کو جاتے ہوئے شامی دروازہ سے باہر دائیں جانب دروازہ کے متصل باغ جمل اللیل میں تھا

اب نہ فصیل باقی ہے نہ اس کے دروازے نہ باغ، سب چیزیں نئی تعمیرات میں مدغم ہو گئیں۔ اس لئے صحیح جائے وقوع معلوم کرنے کے لئے مدینہ منورہ کے بزرگ ساکنین یا معلم سے مدد لینی چاہیئے، اس کنویں میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی ہے، حضورؐ کے زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو لوگ اس کنویں کے پانی سے غسل دیتے تھے اور اللہ تعالےٰ اسے شفا عطا فرما دیتے تھے۔

④ **بیر بُصّہ** | بقیع کے متصل ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، تو اس کنویں پر آپ نے سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا۔ اور مستعمل پانی کنویں ہی میں ڈال دیا۔

⑤ **بیر حاء** | باب مجیدی کے سامنے۔ اصطفیٰ منزل والی لائن میں کونہ پر یہ کنواں موجود ہے، جو ایک مکان کے گوشہ میں ہے یہاں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں رونق افروز ہوتے، اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے اور درختوں کے سایہ میں آرام فرماتے۔

⑥ **بیر عِہن** | مسجد شمس کے قریب واقع تھا، اس سے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ہے۔

⑦ **بیر رُومہ۔ یا بیر عثمان** | یہ وہ تاریخی کنواں ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندہ یادگار رہے۔ مدینہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارے پر واقع ہے۔

سابق مدینہ سے تقریباً ڈھائی تین میل پر ہے، یہ کنواں یہودی کی ملکیت تھا، پانی نہایت عمدہ وشیریں تھا۔ مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی، یہودی بغیر پیسے لئے پانی دیتا نہیں تھا۔ سرکار صلے اللہ علیہ وسلم کے ترغیب دلانے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نصف کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ اور باری مقرر ہو گئی۔ مسلمان اپنی باری میں دو روز کے بقدر پانی بھر لیتے تھے، یہودی کا کاروبار ٹھپ ہو گیا، آخر اس کی درخواست پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار میں بقیہ نصف خرید کر سارا کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

★ یہ کنواں اب بھی جاری ہے، اس پر مشین لگی ہوئی ہے جو اس کے سوتوں سے پانی کھینچ کر حوض اور ٹنکیوں میں بھرتی ہے۔ سعودی حکومت کے محکمۂ زراعت نے اس کنویں کے اردگرد، باغ لگایا ہے، سبزیاں کاشت کی ہیں اور ایک پولٹری فارم کھولا ہے۔

★ یہ سات مشہور و ماثور کنویں ہیں، ان کے علاوہ بھی دس کے قریب اور کنویں تھے، جن میں سے بہت سے معدوم ہو گئے، اور کئی بند! مثلاً بیر فاطمہؓ۔ جو غالباً ترکی حکومت کے زمانہ تک مسجد نبوی کے صحن میں باقی تھا اب موجود نہیں۔ یا بیر ذروان (جس میں لبید یہودی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے) اب کوئی اسے نہیں جانتا۔

★ منجملہ دیگر مقامات متبرکہ و مقدسہ کے حضرت ابوایوب انصاری کا وہ مکان بھی ہے جس میں مدینہ تشریف لاکر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ روضہ مبارک کے جنوب مشرقی گوشہ میں واقع ہے اسی کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا وہ مکان ہے جس میں آپ کا قیام تھا، آپ کی شہادت جس کمرہ میں ہوئی تھی۔ وہ کمرہ مکان کے کافی حصہ کے ساتھ حرم نبوی سے باہر مشرقی سمت کی فٹ پاتھ اور سڑک میں آگیا۔ اور باقی حصہ مکان کی صورت میں باقی ہے جس میں حرم نبوی کے امام قاضی القضاۃ رہتے ہیں!

★ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان والی گلی ہی میں غالباً ابوالجود انصاری معلم مدینہ کے مکان میں وہ متبرک مکان، بھی محفوظ ہے جس سے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد کے دن کفار پر تیر برسائے تھے۔ یہ وہی جاں نثار رفیق نبی ہیں کہ ان کی تیراندازی پر آپؐ نے فداہ ابی وامی (تجھ پر میرے ماں باپ قربان) کے الفاظ کے ساتھ تحسین و حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔

★ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا مزار بھی شہر مدینہ میں شارع عینیہ سے متصل گنجان محلہ کے اندر ہے۔ بغیر واقفت کے پہنچنا مشکل ہے، معلم واقف ہوتے ہیں۔ حکومت نے وہ عمارت اب سنگ بستہ کردی ہے اندر کوئی نہیں جاسکتا۔

تبرکات۔ کھجور

★ مدینہ منورہ کا خاص تبرک جس کا بدل کہیں میسّر نہیں آسکتا

اور جو صحیح معنوں میں تبرک ہے وہ مدینہ کی کھجوریں ہیں، کھجوروں کے بے شمار اقسام ہیں بعض اقسام کا نام لے کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کے کھانے کی برکات ذکر فرمائی ہیں، آدھا ریال کیلو سے لے کر چار پانچ ریال کیلو تک کی کھجوریں ملتی ہیں۔ کھجوروں کا مستقل بازار وسوق التمار کے نام سے ہے۔ بے شمار دکانیں قسم قسم کی کھجوروں سے بھری رہتی ہیں۔ ان کھجوروں میں خاص مدینہ کے باغات کی کھجوروں کے علاوہ، خیبر، اور دوسرے علاقوں کی کھجوریں بھی ملتی ہیں۔ شناخت نہ ہو تو دکاندار بتا دیتے ہیں کہ یہ مدینہ کی ہیں یہ باہر کی۔

★ باغ سلمان فارسیؓ میں کھجور کے دو درخت اب بھی ایسے موجود ہیں جو اُن پودوں کی نسل سے ہیں جن کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے لگایا تھا۔ اس کی کھجوریں باغ ہی میں فی ریال ایک کے حساب سے ملتی ہیں۔ اسی باغ میں ایسے درخت بھی ہیں۔ جن میں بلا گٹھلی کی کھجور ہوتی ہے۔ بلا گٹھلی کی کھجور بازار میں عام ملتی ہے۔

خاکِ شفاء حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مدینہ طیبہ کے غبار میں بھی شفا ہے، اس لئے لوگ مدینہ منورہ کی پاک مٹی بھی بطور تبرک لاتے ہیں۔ حکومت نے اس کی فروخت کی سختی سے ممانعت کر رکھی ہے اس لئے دو ایک سال سے بازار میں دستیاب نہیں، یہ مٹی وادی عقیق سے جس کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی حاصل کی جاتی تھی۔ اب بھی زائر وہاں جا کر خود کھود کر لے آتے ہیں۔

روغن بلسان :- گو یہ تحفہ مدینہ منورہ کا خاص تبرک تو نہیں تاہم

لوگ بطور تبرک ہی لاتے ہیں، یہ ایک درخت کا مد ہے جو غالباً حجاز میں یا مدینہ کے قرب و جوار کے کسی پہاڑ پر پائے جاتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے طرح طرح کے نئے نئے منافع بخش کاروبار ہیں اس لئے اس کے حصول کی طرف توجہ کم ہوتی جارہی ہے یہی اس کی کمیابی اور گرانی کا سبب ہے!

اس کے بہت سے طبی فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ بہت کمیاب ہے۔ اکثر جگہ ملاوٹی ملتا ہے۔ اس کی خوشبو، رنگ بیروزہ سے ملتی جلتی ہے اس لئے اس کی آمیزش آسانی سے ہوجاتی ہے اصلی روغن ۲۰ ریال فی تولہ ملتا ہے۔

★ باب السلام کے سامنے شارع عینیہ کی سیڑھیاں چڑھ کر بائیں ہاتھ غالباً دوسری دکان ایک میمن صاحب کی ہے وہاں سے قابل اعتماد مل جاتا ہے۔

تسبیح :- سینکڑوں قسم کی جو تسبیحیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ملتی ہیں وہ سب دوسرے شہروں اور ملکوں سے آتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں صرف کھجور کی گٹھلی والی تسبیح بنتی ہے۔ یہی مدینہ کا خاص تحفہ ہے۔ جو دنیا بھر میں اور کسی جگہ سے دستیاب نہ ہوگا۔ عام طور پر چار یا پانچ ریال کی ایک تسبیح ملتی ہے۔ بلکہ معظمہ میں بھی کھجور کی تسبیح دستیاب ہوتی ہے!

یوں تو جسے مدینہ کی ہوا لگ جائے، اور وہاں کی مبارک فضا میں آجائے وہ تبرک ہی ہے۔ مگر خاص تبرکات یہی ہیں، میسر ہو جائے تو جاری کنوؤں کا پانی بھی ساتھ لاتے۔

★ جب حضورِ قلب ہو، ذوق و شوق کا غلبہ ہو، مواجہ شریف میں با طمینان حاضری میسّر ہو تو وقتاً فوقتاً یہ التجا آقا کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔

التجا بحضور سرورِ کونین آقائے کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُكَ مُسْتَعِیْذًا　　عَلَیْكَ صَلٰوۃُ رَبِّیْ وَالسَّلَامُ

یا رسول اللہ میں آپ کی پناہ کا طالب بن کر حاضر ہوا ہوں، آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام نازل ہو

کَئِیْبًا مُسْتَغِیْثًا مُسْتَعِیْنًا　　عَلٰی نَفْسٍ تَضِیْمُ وَلَا تُضَامُ

پریشان خاطر، فریادی اور امداد کے طالب نفس کو لیکر حاضر ہوا ہوں جس نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں

رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُكَ مُسْتَجِیْرًا　　وَجَارِیْ مُسْتَجِیْرُكَ لَا یُضَامُ

یا رسول میں آپ کی خدمت میں امان کی طلب میں حاضر ہوا ہوں اور یقیناً آپ کی امان میں آئے ہوئے پر ظلم نہیں کیا جاتا

رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُ اِلَیْكَ ضَیْفًا　　وَحَقُّ الضَّیْفِ تَعْرِفُہُ الْکِرَامُ

یا نبی اللہ میں آپ کے در کا مہمان بن کر آیا ہوں اور ہر کریم مہربان میزبان جانتا ہے کہ مہمان کیا سلوک کیا جاتا ہے

قَدِمْتُ اِلَیْكَ مِسْکِیْنًا فَقِیْرًا　　وَزَادُ النَّفْسِ اٰثَامٌ عِظَامٌ

میں آپ کی خدمت میں غریب محتاج صورت حاضر ہوا ہوں جس کا توشہ گناہوں کی بہت بڑی گٹھری ہے،

غَرِیْبٌ جَاءَ مِنْ اَرْضٍ غَرِیْبٍ　　وَلَیْسَ لَہٗ رِفَاقٌ اَوْ نِدَامٌ

میں ایک ایسا مسافر ہوں جو اجنبی سر زمین سے آیا ہے جس کا کوئی رفیق ہے نہ ندیم و دمساز!

وَمَسَّتْهُ الْبَلَايَا وَالرَّزَايَا يُقَلِّبُهُ الْبِسَاطُ فَلَا يَنَامُ

اور جس کو مصائب و پریشانیوں نے ایسا گھیر رکھا ہو کہ بستر پر کروٹ پر کروٹ بدلتا ہے مگر نیند نہیں آتی

مَرِيضٌ أَقْلَقَتْهُ شُؤُونُ نَفْسٍ وَقَدْ أَيِسَتْ مُدَاوُوهُ وَقَامُوا

جو ایسا مریض ہو جسکو نفس کی پراگندگی نے بے چین کر رکھا ہو اور جسکے معالج مایوس ہو کر اس سے ہاتھ اٹھا چکے ہوں

لَهُ قَلْبٌ وَلَا تُحْصَى مُنَاهُ لَهُ نَدَمٌ وَلَيْسَ لَهُ كَلَامُ

اسکا دل ایسا ہو کہ جو بیشمار تمناؤں کا گہوارہ ہے وہ اپنی حالت پر نادم تو ہے مگر اظہار ندامت پر زبان نہیں کھلتی

وَأَتْعَبَنِي طَرِيقٌ قُدَّامَتِي وَلَمْ يَبْقَ اللُّحُومُ وَلَا الْعِظَامُ

اور مجھے درپیش منزل کے راستے نے اتنا تھکا اور گھلا دیا ہو کہ بدن پر گوشت ہی رہا ہو نہ ہڈیاں ہی اپنی جگہ سالم ہیں

وَقَدْ ضَيَّعْتُ عُمْرِي فِي التَّلَهِّيْ وَفِي الطُّغْيَانِ صَارَ لِيَ الدَّوَامُ

اور میں نے اپنی ساری عمر کھیل کود ہی میں بیکار گنوا دی اور ہمیشہ سرکشی اور نافرمانی ہی میں لگا رہا

وَتَجْرَحُنِي خُطُوبٌ بَعْدَ خَطْبٍ وَيُصْمِينِي مِنَ الْكُرَبِ السِّهَامُ

اور مجھے پے درپے حوادث نے ادھ موا کر دیا ہو اور کرب و بلا کے جیسے تیروں نے اتنا گھائل کیا ہے کہ بے حس ہو کر رہ گیا ہوں

رَغِبْتُ إِلَى مَعَاصٍ مُوبِقَاتٍ وَأَلْهَانِي مِنَ الدُّنْيَا حُطَامُ

میں مہلک و خطرناک گناہوں کی طرف راغب رہا اور دنیا کے ناپائیدار مال و متاع نے مجھے غفلت میں ڈالے رکھا

مَعَاصٍ قَدْ حَوَتْ سَاعَاتِ عُمْرِي فَلَا يَخْلُو قُعُودٌ أَوْ قِيَامُ

میری زندگی کے لمحات کو گناہوں نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ نشست و برخاست کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں

لَقَدْ أَنْفَقْتُ مَالِي حُبَّ جَاهٍ رِيَاءً لِي صَلٰوةٌ أَوْ صِيَامُ

میں نے اپنی دولت دنیا وی وجاہت کی محبت میں لٹا دی اور میری نماز ہو یا روزہ سب ریاکاری کی نذر ہو گئے

هَوَایَ قَدِ اتَّخَذْتُ اِلٰهَ نَفْسِیْ ۔۔۔ فَمَا نَفْسِیْ تُرِیْدُ هُوَ الْمَرَامُ

میں نے نفسانی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنائے رکھا اب جو میرا نفس چاہتا ہے وہی مقصد زندگی قرار پایا ہے

وَاَیُّ جَرِیْمَةٍ لَمْ اَرْتَکِبْهَا ۔۔۔ فَمَا لِیْ تَمَادِیًا اِلَّا الْمَلَامُ

وہ کونسا جرم و گناہ ہے جو مجھ سے سرزد نہ ہوا ہو پس مجھ سے گناہگار کے پاس بجز خود ملامتی کے اور کیا ہے

صَحَائِفُ سَیِّئَاتِیْ اَقْدَمَتْنِیْ ۔۔۔ اِلٰی مَنْ یَسْتَغِیْثُ بِهِ الْاَنَامُ

میری سیاہ کاریوں کے دفتروں ہی نے مجھے اس ذات گرامی کے سامنے لا کھڑا کیا ہے جس سے سب ہی امداد کے طالب رہتے ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِیَدِیْ فَاِنِّیْ ۔۔۔ جَرِیْحٌ لَا لِجِرَاحَتِهٖ الْتِئَامُ

یا رسول اللہ میری دستگیری فرمایئے کیونکہ میں ایسا زخمی اور مجروح ہوں جس کے زخم کبھی مندمل نہ ہو سکے ہوں

رَسُوْلَ اللّٰهِ مُلْتَجِاً حَزِیْنًا ۔۔۔ عَرَضْتُ وَفِی الْفُؤَادِ ذَوِیْ ضِرَامُ

یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حزن و ملال کی تصویر بنا التجا لیکر حاضر ہوا ہوں جس کے دل میں آتش ندامت شعلہ زن ہے

وَاَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَرَقُّ قَلْبًا ۔۔۔ وَاَرْعَاهُمْ اِذَا رَقَدُوْا وَنَامُوْا

آپ ہی یا رسول اللہ سب سے زیادہ مہربان اور رحمدل ہیں اور آپ ہی ان کی حفاظت فرماتے ہیں خواہ وہ خواب میں ہوں یا بیدار

وَاَنْتَ رَسُوْلُهُمْ جِنًّا وَاِنْسًا ۔۔۔ وَاَنْتَ لِمَنْ عَلَی الْاَرْضِ الْاِمَامُ

اور آپ ہی نوع جن و بشر کے رسول اور روئے زمین پر بسنے والوں کے امام و مقتدا ہیں

وَاِنَّكَ خَیْرُ مَنْ رَکِبَ الْمَطَایَا ۔۔۔ وَقَدْرُكَ لَیْسَ یَدْرِیْهِ اللِّئَامُ

سارے سواروں کے سردار ان سے بہتر و برتر بھی آپ ہی ہیں مگر تنگ ظرف کمینے لوگ آپ کی قدر نہیں پہچان سکے

وَاَفْضَلُ مَنْ مَشٰی فِی الْاَرْضِ هَوْنًا ۔۔۔ وَاَعْظَمُ مَنْ لِعِزِّهٖ الْمَقَامُ

زمین پر چلنے والوں میں بھی سب سے افضل و اعظم آپ ہی ہیں اور ذی وقار لوگوں میں بھی آپ ہی کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہے

وَأَجُودُ مِن رِّيَاحٍ مُّرسَلَاتٍ اِلَى جَدوَاكَ اِن نَظَرُوا وَشَامُوا

اور زندگی بخش ہواؤں کے نفع سے بھی زیادہ آپ کے جود وسخا کا نفع بڑھا ہوا ہے بشرطیکہ کوئی غور کرے اور محسوس کرے

حَرِيمُكَ آمِنٌ مِّن كُلِّ هَولٍ وَبَابُكَ حَولَهُ عَكَفَ الْاَنَامُ

آپ کا حرم محترم ہر خوف اور ڈر سے محفوظ و مامون ہے اور آپ کی بارگاہ کے ارد گرد لوگوں کیلئے جائے سکون و طمانیت

عَلَوتَ مَكَانَةً مِّن مَدحِ نَفسٍ عَصِيٍّ خَائِبٍ فِيْمَا مَرَامُ

ناکام آرزو گنہگار غلام کی مدحت و تعریف سے آپ کا مرتبہ و مقام وراء الوراء ہے

وَأَرضٍ قَد تَقَدَّسَتْ بِهَا رُقُودًا يُعَظِّمُهَا الْمَلَائِكَةُ الْكِرَامُ

اور جس خاک پاک پر آپ آسودہ استراحت ہیں اسکی عزت و تکریم کیلئے ملائکہ کرام تک جھکتے ہیں

رَسُولَ اللهِ فَارحَمنِي فَإِنِّي غَرِيبٌ هَائِمٌ وَّلِيَ الْهُيَامُ

یا رسول اللہ مجھ پر رحم فرمائیے، کیونکہ غریب الدیار پریشان حال اور عشق کا مارا ہوا ہوں

سَقَيتَهُم وَقَد جَاؤُكَ عَطشَى وَهَل أَنَا رَاجِعٌ وَّلِيَ الْأُوَامُ

آپ کی خدمت میں جو بھی پیاسا حاضر ہوا سیراب ہوا۔ اور کیا میں پیاسا ہی لوٹ جاؤں گا

سَقَيتَهُمُ وَقَد جَاؤُكَ مَرضَى فَهَل أَنَا رَاجِعٌ وَّلِيَ السَّقَامُ

اور آپ کے در پر جو مریض بھی آیا شفایاب ہوا تو کیا میں بیار سا بیمار ہی لوٹ جاؤں گا

أَغِثنِي يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي لَمَغبُونٌ وَّقَنَّطَنِي الْعِظَامُ

یا رسول اللہ میری فریاد سماعت فرمائیے، میں تباہ حال ہوں اور مجھے ہر بڑے نے مایوس کر دیا ہے

تَرَحَّم يَا ابنَ آمِنَةٍ تَرَحَّم فَفِي حُوبِي رِضَاعِي وَالْفِطَامُ

اے آمنہ کے لال مجھ پر رحم فرمائیے۔ کیونکہ میری زندگی کا ہر دور ہی گناہوں میں گذرا ہے

بِكَ اسْتَشْفَعْتُ فِي قِلِّي وَكُثْرِي ۔ بِكَ اسْتَشْفَيْتُ اِذْ عَرَضَ السَّقَامُ

میں اپنے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں آپ ہی کی شفاعت کا اور جب کوئی مرض درپیش ہو تو آپ ہی کے ذریعے شفا کا خواستگار ہوں

مَلَاذِيْ اَنْتَ اِذْ هَجَمَ اللَّيَالِيْ ۔ وَحِيْنَ قِتَالِهِمْ اَنْتَ الْحُسَامُ

جب بلاؤں کا ہجوم ہو تو آپ ہی میرے پشت پناہ ہیں اور جب میں ان کے نرغے میں ہوں تو آپ ہی وسیلۂ نجات ہیں

اِنِ اسْتَغْفَرْتَ لِيْ مَوْلَايَ يَوْمًا ۔ اَكُنْ مِمَّنْ عَلَى الدِّيْنِ اسْتَقَامُوْا

میرے آقا آپ اگر ذرا بھی میرے لئے طلب مغفرت فرما دیں تو مجھے دین پر استقامت نصیب ہو جائے

يُطِيْعُكَ مِثْلَ عَبْدٍ كُلُّ عُضْوِيْ ۔ وَفِيْ قَلْبِيْ يَدُوْمُ لَكَ الْغَرَامُ

میرا ہر ہر عضو بندہ، بے دام کی طرح آپ کا مطیع و فرمانبردار ہو جائے اور میرے دل میں ہمیشہ آپ کی محبت جاگزیں ہو

وَوَفِّقْنِيْ اِلٰهِيْ طُوْلَ عُمْرِيْ

میرے مولا مجھے عمر بھر یہ توفیق دے کہ جب دنیا محو خواب

اُصَلِّيْ بَاكِيًا وَهُمْ نِيَامٌ

ہو تو میں رو رو کر تحفہ درود و سلام نذر کرتا رہوں

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ ۔ دلم پژمردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ

چو سوئے من گذر آری من مسکیں ز ناداری ۔ فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

ز فرد اخویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم ۔ پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یا رسول اللہ

ز جام حب تو مستم بزنجیر تو دل بستم ۔ نمی گویم کہ من ہستم سخنداں یا رسول اللہ

(مولانا جامیؒ)

مناجات مجذوبؒ

اے خدا اے میرے ستّار العیوب — میرے مولا میرے غفّار الذنوب
تجھ پہ روشن ہے مرا حال زبوں — پارسا میں لاکھ ظاہر میں بنوں
سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں — جز بہ اقرار خطا چارہ نہیں
سخت بدکردار و بد اطوار ہوں — سخت نالائق ہوں ناہنجار ہوں
میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال — بدعمل، بدنفس، بدخو، بدخصال
سربسر عصیاں سراپا عیب ہوں — مستحق نار میں لاریب ہوں
سیکڑوں کو تو کرے گا جنتی — ایک یہ نااہل بھی ان میں سہی
ہیں گنہ بے حد نہ لے مجھ سے حساب — داخل جنت مجھے کر بے حساب
ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا — مجھ کو بندہ کر تو اپنے کام کا
سخت طغیانی پہ ہے بحر ذنوب — لے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب
بے ترے دل کیا ہے بس اک خول ہے — جلد آ یہ ناؤ ڈانواں ڈول ہے
تلخ ترا ز فرقت تو ہیچ نیست — بے پناہت غیر پیچا پیچ نیست
غلبہ دے دے نفس اور شیطان پر — آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر
اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب — اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب
نفس و شیطاں زد کریما راہ من — رحمت باشد شفاعت خواہ من
تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں — کاہ سے کیا ہٹ سکے کوہ گراں
از چو ما بیچارگاں ایں بند سخت — کہ کشاید جز تو اے سلطان بخت
ایں چنیں قفل گراں را اے ودود — کہ تواند جز کہ فضل تو کشود

میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب — دے چکی ہے اب مری ہمت جواب
خویش را دیدیم و رسوائی خویش — امتحان ما مکن اے شاہ بیش
حال ابتر ہے دلِ برباد کا — ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا
یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی — اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی
لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے — ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے
دستگیرم در چنیں بیچارگی — شاد گردانم دریں غمخوارگی
عہد ما بشکست صد بار و ہزار — عہد تو چوں کوہِ ثابت برقرار
عاجزیم و جرمہا کردہ بسے — نیست ما را غیر تو دیگر کسے
یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ — یَا مَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شَهْوَةٍ
یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ — یَا مَلَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ مِحْنَةٍ
نفس سرکش کو مرے پامال کر — دل کے سب روگوں کا استیصال کر
اے طبیب جملہ علتہائے ما — اب تجھی سے ہے شفا کی التجا
اے خدا آں کن کہ از تو می سزد — کہ ز ہر سوراخ مارم می گزد
اے ہمیشہ حاجت ما را پناہ — بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ
توبہ پھر کرتا ہوں میں توبہ شکن — منہ نہیں توبہ کا گو اے ذوالمنن
توبہ ام بپذیر ایں بارِ دگر — تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر
اب تو یارب استقامت کر نصیب — معصیت کے اب نہ میں پھٹکوں قریب
زندگی ہو ذکر و طاعت میں بسر — اب ترا دامن نہ چھوٹے عمر بھر
زندگیِ بندہ بہر بندگی است — زندگی بے بندگی شرمندگی است
عمر گذری خوار پھرتے دربدر — اے خدا اب تو لگا دے راہ پر
تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید — فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید

پاک ہے تو پاک کردے دل مرا — نور سے عرفاں کے بھردے دل میرا
قلب سے دھودے مرے ہر گندگی — ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
نفس کا یارب مرے کر تزکیہ — کر عطا مجکو حیوٰۃ طیبہ
اے خدا بنما تو جاں را آں مقام — کاندرو بے حرف می روید کلام
عمر گذرے اب مری طاعات میں — رکھ مجھے مشغول مرضیات میں
رہ گئے ہیں زندگی کے دن بھی کم — اب تو ہو جائے مرے اوپر کرم
عمر کا اکثر ہوا حصہ توسطے — ہائے غفلت میں رہوں گا تا بکے
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے — با حضور دل نہ کردم طاعتے
اے خدا اے باعطا و باوفا — رحم کن بر عمر رفتہ در جفا
کیوں ہراساں ہوں بڑا داور ہے تو — زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
اے خدا از جان ما راکن تو شاد — زیں تردد عاقبت ما خیر باد
کار تو تبدیل اعیان و عطا — کار ما سہوست و نسیان و خطا
کرد گارا منگر اندر فعل ما — دست ما گیر اے شہ ہر دو سرا
غرق بحر معصیت ہوں سر بسر — رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر
خوش سلامت ما بہ ساحل باز بر — اے رسیدہ دست تو در بحر و بر
ڈگ نہ جائیں پھر کہیں میرے قدم — ہو کرم ہاں ہو کرم ہاں ہو کرم
سن مرے مولا مری فریاد کو — آ مرے مالک مری امداد کو
جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست — ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست
داد خود از کس نیابم جز مگر — زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر
از ہمہ نومید گشتیم اے خدا — اول و آخر توئی و منتہا

اے کریم و اے رحیم سرمدی | درگذر از بد سگالاں ایں بدی

من بخواب و پاسباں من توئی | من چو طفلم حرز جان من توئی

من بعصیاں صرف وقت خود کنم | بینی و از حلم می پوشی برم

روزیت را خوردہ عصیاں می کنم | نعمت از تو من بغیرے می تنم

جملہ می گیری نہ گیری انتقام | از در حلم و کرم آئی مدام

جرمہا بینی و بخشے نادری | اے بقربانت چہ نیکو داوری

چوں شمارم من ز احسانِ تو چوں | گر زباں ہر مو شود لطفت فزوں

دستگیر و رہنما توفیق دہ | جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن | گر بدم من سرِّ من پیدا مکن

پردہ اے ستار از ما وا مگیر | باش اندر امتحاں مارا مجیر

آخری عرض گدا ہے شاہ سے | تا دمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے

لا تزغ قلبنا ہدیت بالکرم | واصرف السوء الذی خط القلم

ہکذا انعم الی دار السلام | بالنبی المصطفیٰ خیر الانام

سب سے بڑھکر ہے یہ عرض مختصر | خاتمہ کر دے مرا ایماں پر

اندروں دم کز بدن جانم بری | از جہاں با نور ایمانم بری

چشم دارم از گنہ پاکم کنی | پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی

مرتبوں کی تو کہاں ہے حیثیت | مغفرت ہو مغفرت ہو مغفرت

یہ مناجات اے خدا مقبول ہو | درگذر فرما اگر کچھ بھول ہو

آتِنَا فی دَارِ دُنیا نا حَسَن
آتِنَا فِی دَارِ عُقبا نا حَسَن

وِداع

★ سرکارِ دو عالم و عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں راحت و سکون کی جو جنّت نصیب ہوتی ہے، اس سے جُدائی اور دوری پر ہر مسلمان مضطرب، پریشان اور دِلگیر ہوتا ہے، حسرت و افسوس کرتا ہے، اور تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے۔ یہی تڑپ، یہی گریہ اور یہی آہ و بکا اس کی محبت کی نشانی اور قبولیت کی علامت ہے۔ زہے نصیب جسے یہ دولت لازوال حاصل ہو جائے۔

★ اگر ہم اپنی مرضی کے مالک اور آزاد ہوتے تو کبھی آپ کے در کی مفارقت گوارا نہ کرتے، اپنی خوشی سے آتے تھے۔ دوسروں کی مرضی سے داغ مفارقت اٹھانا ہی ہے۔ اسلئے جب روانگی کی تیاری ہو جائے، تو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر محراب نبوی یا اس کے قرب و جوار میں دو رکعت نفل پڑھے پھر روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے دین و دنیا کی حاجت کے لئے حج و زیارت کے قبول ہونے خیر و عافیت سے واپسی اور بار بار حاضری کی سعادت کے حصول کے لئے خوب دُعائیں کرے۔ والدین اعزہ و اقارب سب کے لئے دُعا کرے۔ جی چاہے تو یہ سلام عرض کرے۔

وِداعی سلام

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ

رخصت ہوتا ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ سے جُدا ہوتا ہوں

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اے اللہ کے نبی اے اللہ کے رسولؐ آپ سے جدا ہوتا ہوں امن و عافیت (آپ کے واسطے سے) چاہتا ہوں

لَاجَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَہْدِ

اے اللہ کے پیارے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس آپ کی خدمت میں

لَا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ

باریابی، آپ کی زیارت، اور آپ کے حضور میں حاضری کو

الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا وَ مِنْ

آخری نہ بنائے، بلکہ اگر خیر و عافیت اور صحت و

خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ

سلامتی کے ساتھ زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر

عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ

حاضر ہوں گا اور اگر مر گیا تو میں

مُتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَہَادَتِیْ

آج کے دن سے قیامت کے دن تک کے لئے اپنی شہادت

وَاَمَانَتِیْ وَعَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا

اپنی امانت اپنے عہد اور اپنے پختہ وعدہ کو آپ کے پاس

ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَھِیَ شَہَادَۃُ

محفوظ کر چکا ہوں، اور وہ گواہی ہے اس بات کی کہ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

شریک نہیں اور اس کے ساتھ ہی (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ

اس کے بندہ اور رسول ہیں تیرا پروردگار رب العزت ان تمام عیوب سے پاک ہے جنہیں کافر اس

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کے ذمہ لگاتے ہیں اور سلام ہو تمام رسولوں پر اور ساری تعریف کا مستحق رب دو جہاں ہی ہے

اور باچشم گریاں، مودب واپس ہو۔ خدام روضہ، دربانان حرم نبوی، فقراء و مساکین مدینہ کو حسب استطاعت نذرانۂ خیر پیش کر کے روانہ ہو۔ حج و زیارت کی تکمیل مبارک ہو!

خاتمہ

★ خلوص نیت اور احکام و مسائل کی پابندی اور جملہ مناسک کی صحیح ادائیگی کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا نومولود پاک ہوتا ہے۔ ہمیں ایک سعادت اپنی پیدائش کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ ہم گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، وہ غیر شعوری اور اضطراری ہوتی ہے اور دوسری اب شعور و اختیار کے عالم میں حاصل ہوتی! اب ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اس سعادت کو اپنی بقیہ زندگی میں اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ ہماری پاکیزہ زندگی پھر

معصیت آلود ہو کر رہ جائے!

اب آپ محبوب دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا داغ لئے مدینہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے جتنا بھی رنج و غم آپ کو ہو فطری ہے۔ اور ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تعالے بار بار آپ کو حاضری کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے!

★ عموماً مدینہ منورہ سے واپسی ایسے وقت ہوتی ہے جبکہ جہاز کی روانگی میں ایک دو دن رہ جاتے ہیں آپ مدینہ منورہ سے سیدھے جدہ آئیں گے اس لئے اب احرام کی ضرورت نہیں، اگر مکہ مکرمہ جانا ہو، تو مدینہ منورہ کی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیے!

★ جدہ میں معلم کا وکیل آپ کی روانگی کا انتظام کرے گا۔ وہاں سے روانگی کے وقت سوار ہونے اور سامان کو اتارنے چڑھانے میں بھی بڑا ہنگامہ رہتا ہے۔ صبر و ضبط و متانت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، لڑائی جھگڑے سے بچئے۔

★ جب اپنے شہر پہنچ جائیں تو گھر جانے سے پہلے محلہ کی مسجد میں دو نفل جا کر پڑھئے، اور اپنے لئے اپنے اہل و عیال، اعزہ و احباب ملنے جلنے والے سب کے لئے دعا کیجئے۔ ذکر و تسبیح اور درود شریف پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہو جئے!

★ ملنے والوں سے سفر کی تکالیف اور ساکنان مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی شکایات نہ کیجئے۔ اپنے کسی عمل، کسی عبادت وغیرہ پر فخر کا اظہار نہ کیجئے، عاجزی اور فروتنی کے ساتھ شوق و ذوق بڑھانے

والے واقعات ضرور بیان کیجئے،

★ عبادات اور خصوصاً معاملات درست رکھنے میں منہمک رہئے! یوں تو نام مسلمان بھی آج کل معاملات سے سخت غفلت برتتے ہیں اور ان کو دین کا جز ہی نہیں سمجھتے (حالانکہ معاملات دین کا اس قدر اہم نصف جز ہے کہ عبادات کا قصور اور کوتاہی تو توبہ واستغفار سے معاف بھی ہو جاتی ہے، مگر حقوق العباد، جو معاملات کا دوسرا نام ہے حج جیسی عظیم الشان عبادت کے ذریعہ بھی معاف نہیں ہوتے) مگر حاجی صاحبان تو "بد معاملگی" میں خاصے مشہور ہوتے جارہے ہیں، ہے تو یہ لطیفہ مگر نہایت عبرتناک اور لائق توجہ ہے کہ کسی نے مذاق میں کسی اندھے کی لاٹھی چھین لی تو وہ فوراً کہنے لگا کہ حاجی صاحب کیوں ستاتے ہو، دیکھنے والوں نے پوچھا میاں تم کو دکھائی تو دیتا نہیں تم نے کیسے پہچان لیا یہ "حاجی" ہیں اندھا کہنے لگا بھائی معذور کو ستانے کی ہمت حاجی ہی کر سکتا ہے!!

★ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیں سب کو حقوق اللہ اور حقوق العباد میں قصور وکوتاہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے،

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ

طالب دعا

خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

نعمانی منزل ۲ بادشاہ روڈ کراچی ۳

ہماری

بہترین دیدہ زیب

مطبوعات

مکتبہ اسحاقیہ
جونا مارکیٹ پھول چوک کراچی ۲
فون 230200
(کتابا پرنٹنگ پریس کراچی)

احسن البیان فی خواص القرآن

یہ کتاب مولانا سید محمد احسن بہاری کی قرآنی دعاؤں اور پیارے رسول کی پیاری دعاؤں اور اولیائے کرام سے منقول دُعاؤں پر مشتمل بیش بہا تالیف ہے یہ کتاب ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کے دور کرنے کے لئے مجرّب اَدْعیہ سے لبریز ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم کے روحانی فیوض سے بحث کرتی ہے۔

آیاتِ قرآنی پر مشتمل دعاؤں اور سورتوں کے خواص واثرات کا بڑا پُرکیف بیان اس کتاب میں موجود ہے۔

آیاتِ الٰہی کے انوار وفضائل پر مشتمل یہ کتاب نادر اور بے مثال ہے۔

طباعت وکتابت دیدہ زیب قیمت: چھ روپے

تدوینِ حدیث

مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ کسی کتاب کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے اس کے مصنّف کا نام بڑی حد تک کافی ہوتا ہے۔

مولانا کا قلم اپنی وسعتِ معلومات، شیوہ بیانی اور رنگین ادائی کے لئے مشہور ہے حدیث کی تدوین کی تاریخ اپنی افادیت اور اہمیت کے پیشِ نظر اس بات کی متقاضی تھی کہ اس پر مولانا گیلانی جیسا فاضلِ اجل قلم اُٹھائے۔ مولانا گیلانی نے اس فریضہ کو بطریقِ احسن انجام دیا ہے۔ اس کتاب میں ان تمام گتھیوں کو حل کر دیا ہے جو حدیث کے طالبِ علم کو پیش آتی ہیں۔

آفسٹ کی حسین کتابت و طباعت سائز $\frac{26 \times 20}{8}$

صفحات ۴۹۴ قیمت مجلد ۱۳/۵۰ روپے

شرح قصیدۂ بُردہ

امام بوصیریؒ کا قصیدۂ بُردہ عربی زبان میں نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نادر ترین اور بے حد مقبول نمونہ ہے۔ اس قصیدہ کو حق تعالیٰ نے سب سے زیادہ شرف اور قبولیت عامہ نصیب فرمائی ہے۔

اس قصیدے کی سینکڑوں شرحیں اور ترجمے ایشیا اور یورپ کی زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں کراچی یونیورسٹی کے اُستاد جناب علی محسن صدیقی نے خاص طرز پر اس کا ترجمہ و شرح لکھ کر قصیدے کے ان گوشوں کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی ہے جو اب تک لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔ فاضل شارح کا اندازِ بیان اور تبحرِ علمی اس پر مستزاد ہے۔

حسین آفسٹ کتابت وطباعت قیمت ۳/۷۵

قصیدہ بانت سُعاد

قصیدۂ بانت سُعاد عربی قصائد میں شہرت اور اہمیت کے لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اُردو میں اس قصیدے کی سب سے اچھی شرح مولانا ذوالفقار علی دیوبندی مرحوم کی ہے جو ارشاد الی بانت سعاد کے نام سے شائع ہوئی تھی، اس میں حضرت کعبؓ کے حالات نہایت مجمل اور نظم قصیدہ کا نہایت مختصر طریقہ سے سبب بیان کیا گیا ہے۔

جناب ع۔ ن محسن صدیقی صاحب نے اس قصیدے کی نہایت عمدہ اور بلند پایہ شرح لکھی ہے اور کتاب کے شروع میں حضرت کعبؓ کے حالات، خصوصیاتِ کلام کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ

قیمت ۲/۲۵ روپے

عکسی تعلیمُ الاِسلام

مُکمّل چہار حصّے

بُرِّصغیر پاک و ہند میں کون پڑھا لکھا مسلمان ہے
جو مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحبؒ دہلوی کی شخصیت
اور آپ کے عِلمی مَنصب سے واقف نہ ہو۔ آپ نے
مسلمان بچوں کو دین کی باتیں سکھانے کے لئے ضروری
عقائد و مسائل پر مشتمل چار مختصر رسالے تحریر فرمائے
تھے یہ آپ کے خلوص کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائی۔ زمانۂ تصنیف سے
لے کر اب تک کروڑوں کی تعداد تک اس کی اشاعت
پہنچتی ہے۔ مکتبہ اسحاقیہ نے آفسٹ پر دیدہ زیب کتابت
کے ساتھ یہ سلسلہ شائع کیا ہے۔

قیمت مکمل چار حصے مجلد تین ۳ روپے

میری نماز

اسلامی عبادات کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ صرف
اُخروی نجات کا ہی ذریعہ نہیں بلکہ دُنیوی فلاح کا بھی باعث ہیں
نماز اس مقصد کی سب سے زیادہ تکمیل کرتی ہے ہمارے پیارے
رسول نے نماز کو دین کا ستون، مؤمن اور کافر کے درمیان وجہِ امتیاز
اور مومن کی معراج کہا ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اس کی پابندی
کی جانب توجہ دلائی جائے۔ یہ کتاب مولانا محمد ادریس انصاری
کی بہترین تالیف ہے۔ قیمت ۱/۸۰ روپے

نماز کامِل مُترجم

اس کتاب میں نماز پنجگانہ کی اہمیت، فضیلت کے علاوہ
نماز جمعہ، عیدین، نمازِ جنازہ کے احکام، آدابِ دعا، احکامِ مساجد
اَدعیۂ ماثورہ، جمعہ و نکاح کے خطبے اور ضروری مسائل بیان کئے
گئے ہیں۔ ھدیہ ۱/۱۲ روپے

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

رہنمائے حُجّاج

فضائل و مسائل اور مناسک حج و عمرہ کا

مستند و معتبر مجموعہ

تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

ناشر

اقبال بک ہاؤس

صدر۔ کراچی ۳

فون :- ۴۴۱۵۶